Dar e yaar se
DIL E YAAR TAK
Izza iqbal

وہ روز کی طرح آج بھی چھت پر کھڑی سڑک پر نظریں جمائے ہوئے تھی، جب اسے وہ کپل آتے ہوئے دکھائی دیا جو روزرات کو واک کیلیئے وہاں سے گزرتا تھا۔اس کی کوئی جان پہچان تو نہیں تھی ان لوگوں سے، مگر ان دونوں میاں بیوی کی اک دوسرے کیلیئے محبّت۔۔۔چاؤ تھا جو اسے روز اوپر چھت پر کھینچ لاتا تھا۔۔۔وہ ان کے آنے سے پہلے چھت پر آکر کھڑی ہو جاتی تھی۔۔۔ان دونوں میاں بیوی کے گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ کوئی یوں ان کے انتظار میں ہوتا ہے۔۔۔اسے ان کو دیکھ کر عجیب سی خوشی ہوتی تھی اور اس بات کی تسلی بھی کہ ابھی بھی حلال رشتے میں محبّت، لحاظ ہوتا ہے۔۔۔وہ یونہی ہر رات منڈیر پر اپنے بازوؤں پر سر رکھے انہیں تکتی رہتی۔۔۔ان کی باتیں اس کی سماعتوں تک نہیں پہنچ پاتی تھیں لیکن محبت سے سرشار ٹہلتے دو وجود آنکھوں کو خیرہ کئے دیتے تھے۔۔۔

"محبّت حلال ہو تو ساتھ بھی نصیب ہو ہی جاتا ہے۔۔۔ بھلا اللہ محبت کرنے والوں کو الگ کیونکر کرے گا۔۔۔"اس نے انہیں دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔"شاید مجھے بھی تمہارا ساتھ نصیب ہو جائے۔"آس کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے وہ خود سے بولی تھی۔۔۔وہ جوڑا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تو وہ منڈیر سے پیچھے ہٹتی چھت سے جانے کیلیئے مڑ گئی۔۔۔اب وہاں کس کو دیکھنا تھا۔۔۔

وہ ساتھ رہا تھا تو اک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔اب نہیں تھا تو آنکھیں اس کی متلاشی تھیں۔۔۔پاس تھا تو کبھی محبت کا احساس نہیں جاگا تھا۔۔۔اب جب نہیں تھا تو اس سے نفرت ہونے کا بھرم بھی چھناکے سے ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

\-----------------

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی لیٹ ہی گھر آیا تھا۔۔۔ تھکا تھکا وجود یوں جیسے منوں من وزن اپنے کندھوں پر لئے ہوئے ہو۔۔۔ بوجھل قدموں سے وہ چلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا جب رباب کو سامنے بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکا اور پھر رک گیا۔۔۔ ہاتھ میں پکڑا بیگ اس نے اک جانب میز پر رکھ دیا۔۔۔۔ "السلامُ علیکم ۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔۔" وہ بڑی غور سے اس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔ "ارحان۔۔۔ آخر کب تک تم اپنے ساتھ یہی رویہ رکھو گے ؟ اگر تمہیں اس کے بغیر یونہی زندگی گزارنی تھی۔۔۔ اگر نہیں رہ سکتے تھے اس کے بغیر تو اسے کیوں جانے دیا۔"

رباب اس کی بہن تھی وہ کیسے اس کی تکلیف کو نظر انداز کر سکتی تھی۔

"اس نے اجازت طلب ہی کب کی تھی۔۔۔ وہ کہتی تو اسے روک لیتا۔۔۔" وہ غم کو تو چھپا گیا مگر شکوے کو زبان پر آنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔۔ کیا نہیں تھا ان الفاظ میں شکوہ، درد، زخمی دل کی تڑپ۔۔۔ سب تو تھا۔۔ بس کوئی نہیں تھا تو وہ جس کیلئے یہ الفاظ تھے جس کیلئے یہ احساسات تھے۔۔۔

وہ اس کی باتوں سے اس کی تکلیف کا بخوبی اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔

"اس نے جانے کی خواہش بھی تو نہیں کی تھی نا ارحان۔۔۔" جانے وہ کب سے ان کے بیچ آئے فاصلے کو سمیٹنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ہر بار اس کی ہر کوشش بے سود ٹھہرتی تھی۔۔۔

"اس نے رکنے میں بھی تو خاص دلچسپی نہیں دکھائی تھی۔۔۔اس نے تو اک پل کو مجھ سے پوچھنا تو دور کی بات مجھے بتانا تک بھی گوارا نہیں کیا۔۔وہ جس کیلئے یہاں تھی جب وہی نہیں تو پھر وہ کیوں رکتی۔۔۔"اس بات کا احساس کہ اس کی زندگی میں اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی جسے وہ دل وجان سے اپنا مان بیٹھا تھا اس کے گلے میں کرواہٹ بھر گیا۔۔۔رباب بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔ناچار۔۔۔بے بس۔۔۔

"چلو میں چینج کرلوں۔۔۔"اسے خاموش دیکھ کر ارحان نے کہا اور پھر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"آخر تم دونوں میں اتنی انا کیوں ہے۔۔۔؟بیوقوف۔۔۔"وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔۔۔

جب سے وہ گئی تھی ارحان کی زندگی میں کافی بدلاؤ آگیا تھا۔۔۔اس کے جانے کے ساتھ محض ارحان کی زندگی میں خلا ہی پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی زندگی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔راتوں کو دیر سے گھر آنا۔۔۔زیادہ تر وقت دفتر میں گزارنا۔۔۔پہلے جو وہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا وہ مسکراہٹ اب بہت تگ و دو کرنے کے بعد بھی اس کے چہرے پر کہیں نہیں ملتی تھی۔۔۔اس نے تو حقیقتاً اس کے جانے کا روگ دل سے لگا لیا تھا۔۔۔وہ ایسا تھا تو نہیں۔۔۔یا شاید وہ اس کیلئے ہمیشہ سے ہی ایسا تھا مگر کبھی کسی کو بھنک لگنے نہیں دی تھی۔۔۔اسے خود کو بھی نہیں جواب جا چکی تھی۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ سیڑھیاں اتر کر گھر کے نچلے حصے میں آئی اور آخری سیڑھی کے اختتام پر پہنچتے ہی اس کو کچن میں حسن کھڑا دکھائی دے گیا۔۔۔وہ اس کے پاس چلی آئی۔۔۔

"ارے واہ ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا آپ اتنے سگھڑ بیٹے ہیں۔۔۔"عریبہ شیلف پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔

حسن کافی بناتے ہوئے اس کی بات پر مسکرادیا۔۔۔"تو پھر کیا پلین ہے۔۔۔؟"اس نے کافی کپ میں انڈیلتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں کافی پی کر بس سوؤں گی۔۔۔"عریبیہ نے اپنا کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے بڑے عام سے انداز میں کہا تو حسن نے اپنا ماتھا ہی پیٹ لیا۔۔۔

"لڑکی۔۔۔ میں تم سے تمہاری آنے والی زندگی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔ تم نے پھر آگے کیا کرنے کا سوچا ہے،اب تو تمہیں یہاں آئے ہوئے دو ہفتے ہو چکے ہیں۔۔۔"

"فی الحال تو سونے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال آکر ہی نہیں دے رہا۔۔۔"اس نے منہ کے آگے ہاتھ رکھتے ہوئے جمائی روکنے کی اداکاری کی اور پھر شیلف سے اتر گئی۔۔۔"اس لئے اللہ حافظ۔۔۔"

"بندہ ویسے ہی منع کر دے نہیں بتانا یوں ذلیل کرنے سے تو اچھا ہی ہے۔۔۔"حسن کا منہ بنا تھا۔

حسن کے شکوہ کرنے کا انداز ایسا تھا کہ وہ مسکرادی۔۔۔"اللہ حافظ۔۔۔"اس نے اک بار پھر سے کہا اور پھر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

عریبیہ کو اپنے ماموں کے گھر آئے ہوئے دو ہفتے ہو چکے تھے۔حسن نے آج جو سوال اس سے کیا تھا وہ سوال نجانے دن میں کتنی ہی مرتبہ وہ خود سے کرتی آرہی تھی مگر پھر کوئی جواب نہ ڈھونڈ پانے پر وہ سوال پر ہی صبر کر لیتی تھی۔۔۔اب بھی وہ نیچے حسن کو تو ٹال آئی تھی مگر خود کی آواز کا کیا۔۔۔جواب شدت پکڑنے لگی تھی۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ تھکے تھکے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"عریبیہ تم لوگوں کو بتا کیوں نہیں دیتی کہ تم اک ایسی مسافر ہو جس کا ہمسفر کھو گیا ہے اور وہ بھٹکتے بھٹکتے اپنے گلشن سے صحرا میں آ پہنچی ہے۔۔۔ وہاں کے باسی پوچھتے ہیں کہ کہاں سے ہو۔۔؟ کہاں جانے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔؟ منزل کی بابت پوچھتے ہیں۔۔۔ مگر وہ ان کے سوالوں کے کیا ہی جواب دے منزل سے آشنا تو اس کا ہمسفر ہی تھا۔۔۔ وہ جو اسے چھوڑ کر کہیں دور نکل گیا ہے۔۔۔ وہی تو اس کا محافظ تھا جس نے اندھیرے میں اس کی ذات کے گرد اپنے وجود سے روشنی کا ہالہ بنائے رکھا تھا۔۔۔ وہی تو اس کا رہبر تھا جس کا ہاتھ تھامے وہ بس اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔" وہ سوچوں کی وادی میں روز اترتی تھی اور پھر وہ سب کہہ دیتی تھی جو وہ کبھی اس کے روبرو آنے پر نہیں کہہ پائی تھی۔۔۔ روز اس قسم کے اعتراف پر اس کی آنکھیں گریہ کرنے لگتی تھیں۔۔۔

ایک سال پہلے۔۔۔۔

سورج ڈھلتے ہی دن کو کھینچ لیا گیا تھا اور شام نے روشنی کو اچک لیا تھا۔۔۔ ہر سو اندھیرے کی آمد آمد تھی جب اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ وہ کسمسائی اور بائیں ہاتھ سے آنکھ کو ملتے ہوئے دائیں ہاتھ سے سائیڈ میز پر پڑا موبائل اٹھا کر وقت دیکھا۔۔۔ سات بج چکے تھے۔۔۔ وہ اتنی دیر سوتی رہی تھی۔۔۔ "اللہ۔۔۔ عریبیہ اتنی دیر بھی کوئی سوتا ہے۔۔۔ بابا بھی آنے والے ہوں گے۔۔۔" اپنے اوپر سے کمفرٹر کو اک جانب پھینکتے ہوئے اس نے ہاتھ سے جمائی روکی اور پھر جلدی جلدی جوتا پاؤں میں پہنتی باہر نکل آئی۔۔۔

"سکینہ باجی کافی دے دیں یار۔۔۔"اس نے لاؤنج میں آتے ہی ٹی وی آن کر دیا۔۔گھر کی خاموشی سے اسے وحشت ہوتی تھی جس سبب وہ جب بھی گھر ہوتی ٹی وی کو آن ہی رکھتی۔۔۔

"جی چھوٹی بی بی ابھی لائی۔۔۔"سکینہ نے بھی کچن سے باہر آنے کی ذحمت نہیں کی تھی بلکہ وہیں سے ہی جواب عنایت کر دیا تھا۔۔۔

عریبیہ اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل کے پاس آئی اور کرسی کو پیچھے کھینچتے ہوئے اس پر بیٹھ گئی۔۔۔ نیند کا خمار ابھی بھی آنکھوں میں برقرار تھا۔۔"یہ بتاؤ بابا کی کال آئی، کچھ بتایا کب تک آرہے ہیں وہ۔۔؟"

"جی بی بی جی وہ تو کب کے آچکے ہیں۔۔۔"اس نے کافی کا کپ عریبیہ کی جانب بڑھایا۔۔۔

"واہ سکینہ بڑی فاسٹ سروس ہے یار۔۔۔"عریبیہ کے تعریف کرنے پر وہ مسکرادی۔۔۔ پھر جاتے جاتے رک گئی۔۔۔

"اوہ ہاں سچ صدف بیگم بھی آئی ہوئی ہیں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔پھوپھو آئی ہیں۔۔۔کب۔۔۔؟اور مجھے کسی نے اٹھایا ہی نہیں۔۔۔"وہ فوراً سے کرسی کو چھوڑتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"وہ بی بی جی۔۔۔وہ ناں پریشان لگ رہی تھیں میں نے بولا آپ سو رہی ہیں تو آپ کو جگا دیتی ہوں مگر انہوں نے کہا رہنے دوں آپ کو آرام کرنے دوں۔۔۔"سکینہ اس کے پاس کھڑی چہرے پر پریشانی کے تاثرات لئے اسے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔۔ عریبیہ اس کی بات سن کر اپنے بابا کے کمرے کی طرف بڑھ آئی۔۔۔۔

"ارحان کدھر ہوا اتنی دیر لگادی تم نے آنے میں ماما کب سے کال کر رہی ہیں یار۔۔۔" رباب کار کا دروازہ کھولتے ہی بنا سانس لئے اس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔۔

"ہاں وہ جو میں نے فاسٹ اینڈ فیوریس کے لائیسنس کیلئے اپلائے کیا تھا ناں وہ ابھی آیا نہیں ہے۔۔۔" اس نے بھی جلتے بھنتے ہی جواب دیا تھا۔۔۔ پہلے ہی وہ سپیڈ کے سارے ریکارڈ توڑتا ہوا پہنچا تھا اور گلے وہ ابھی بھی ختم نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

"ویسے یہ ماما نے اتنی اچانک بلایا کیوں ہے۔۔۔ میں میٹنگ چھوڑ کر آیا ہوں۔۔۔" وہ متجسس سا بولا۔۔۔

"پتا نہیں بھئی۔۔۔ میں نے ربی کو بھی میسج کیا مگر اس کا کوئی ریپلائے نہیں آیا۔۔۔ سچ پوچھو تو مجھے بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اللہ پاک سب ٹھیک رکھے۔۔۔"

"تم تو رہنے دو۔۔۔ تم سے جب بھی سچ پوچھو کوئی منحوس خبر ہی دیتی ہو۔۔۔ اس بار معاف ہی رکھو۔۔۔" ارحان نے اسے کسی بھی قسم کی پیشن گوئی سے روک دیا۔۔۔ اس نے بھی ارحان کے کہنے پر زبان تو بند کر لی مگر ہاتھ روکنا ممکن نہیں تھا اور اگلے ہی لمحے مکا جڑ کر اپنا بدلہ پورا کر لیا۔۔۔

صدف بیگم کا سنتے ہی اس کی ساری نیند چھو منتر ہو گئی تھی۔۔۔ موڈ بھی یک دم فریش ہو گیا تھا۔۔۔ وہ قدرے بھاگتے ہوئے کمرے میں آئی مگر اندر آتے ہی اس کا استقبال کچھ خاص خوشگوار تاثرات سے نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

"کیاہواسب ٹھیک توہے۔۔۔؟آپ دونوں اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔ بابا۔۔" وہ اپنے باپ کی جانب بڑھی۔۔۔

"ماماسب ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟آپ نے اتنی جلدی میں کیوں بلایاہے۔۔؟" ارحان اور لاریب بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ عریبیہ نے سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔رباب نے صدف بیگم کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔

"رباب تم زرہ باہر جاؤاورارحان تم میرے ساتھ آؤ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔" صدف صاحبہ کہتے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔۔ارحان نے پہلے عریبیہ اور پھر لاریب کو دیکھاجو حیرانی سے اسے ہی گھور رہی تھیں۔۔۔بدلے میں وہ انہیں ان سے زیادہ حیرانی میں گھور کر صدف صاحبہ کے پیچھے چل دیا۔۔۔

"بابا۔۔۔ کیاہواہے۔۔۔ پھوپھو کوایسی کیابات کرنی ہے۔۔۔؟پہلے تو کبھی انہوں نے یوں الگ ہو کر بات نہیں کی۔۔۔" کمرے میں صرف کریم صاحب اور وہ خود رہ گئی تھی۔۔۔اسے ایک دم سے کئی خدشات نے آن گھیرا تھا۔۔۔" بابا۔۔۔سب ٹھیک ہے نا۔۔۔"اس نے ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔

چند ثانیے وہ خاموش اس کے چہرے کو دیکھتے رہے۔۔۔ان کے جواب نہ دینے پر وہ اک بار پھر سے خود ہی بولی تھی۔۔۔" بابا۔۔۔پلیز کچھ تو بولیں۔۔۔آپ کایوں خاموش رہنامجھے اب سٹریس دے رہا ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"ربی۔۔۔میری آنکھوں کی ٹھنڈک۔۔۔میری معصوم پریوں جیسی بیٹی۔۔۔میری محبت کی آخری نشانی۔۔۔"انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔"میری رانی اپنے بابا پر بھروسہ کرتی ہیں ناں۔۔۔" کریم صاحب نے پیار سے مگر بے بسی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"جی بابا کیوں نہیں کروں گی۔۔۔آپ پر خود سے زیادہ اعتماد ہے۔۔۔"اس نے بھی اپنے باپ کا مان رکھنے میں اک سیکنڈ کی دیر نہیں کی۔۔۔

"تو میرے بیٹے میں نے اور آپ کی پھوپھو نے آپ کے اور ارحان کے نکاح کا فیصلہ کیا ہے، آج ہی۔۔۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے ناں۔۔۔؟میں اپنے بیٹے کیلئے یہ فیصلہ لینے کا حق تو رکھتا ہی ہوں ناں۔۔۔" وہ عریبیہ کی آنکھوں میں بڑی آس لئے دیکھ رہے تھے۔۔۔لہجہ ملتجیانہ تھا۔۔۔وہ چند پل کیلئے کچھ بول ہی نا پائی۔۔۔بم ہی تھا جو اتنی سہولت سے اس کے سر پر پھوڑا گیا تھا۔۔۔

"بولو میرا بیٹا۔۔۔مانیں گی ناں بابا کی بات۔۔۔؟

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔زبان ہر قسم کی حرکت سے عاری تھی۔۔۔

"خوشدلی سے۔۔۔؟"انہوں نے اک اور ضمانت چاہی۔۔۔کوئی اور ہوتا تو پوچھتا اپنی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کسی اور کی منشاء پر لینے میں کیسی خوشدلی۔۔۔مگر یہاں عریبیہ تھی جس نے زندگی میں کبھی ناں کہنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے اک بار پھر سے سر ہلا دیا۔۔۔کریم صاحب نے بڑے پیار سے ۔۔۔شفقت سے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے سر کا بوسہ لیا تھا۔۔۔۔

ارحان صدف صاحبہ کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔وہ خاموش رہیں شاید اس کو گھیرنے کیلئے منصوبہ ترتیب دے رہی تھیں۔۔۔

"یار ماں۔۔۔اتنا سس پینس۔۔۔؟اب بتا بھی دیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"ارحان تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے تمہارے لئیے عریبیہ پسند ہے اور تم نے کہا تھا کہ ہم وقت آنے پر بات کریں گے۔۔۔"صدف صاحبہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اسے یاد دلایا۔۔۔

"جی مجھے یاد ہے۔۔۔مگر اس وقت وہ بات کہاں سے آگئی۔۔۔"وہ حیران ہوا۔۔۔

"جب صحیح وقت آگیا تو وہ بات بھی یاد آگئی، میں نے تمہارے اور عریبیہ کے نکاح کا فیصلہ کیا ہے وہ بھی ابھی۔۔۔امید ہے تم میرا مان نہیں توڑو گے۔۔۔"صدف صاحبہ نے آخر پر اپنے بیٹے کیلئے اک جزباتی جملہ بولنا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

کچھ لمحے تو وہ سمجھ ہی نہیں پایا کہ اس کی ماں نے کیا کہا ہے اور اسے اس کا کیا جواب دینا ہے۔۔۔آیا اس ہونی کو روکنا ہے یاں زندگی کے رحم و کرم پر سب چھوڑ کر تجسس کی لہروں میں تیرتے جانا ہے۔۔۔وہ کچھ پل خاموش کھڑا رہا۔۔۔

"ماما۔۔۔"اس نے گردن سیدھی کرتے ہوئے اپنی ماں کی جانب

دیکھا۔۔۔"نکاح۔۔۔عریبیہ۔۔۔میں۔۔۔"وہ کیا بول رہا تھا۔۔۔"میرا مطلب میں اور عریبیہ۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ نکاح۔۔۔ تمہارا اور عریبہ کا۔۔۔ قاضی صاحب بس آتے ہی ہوں گے۔۔۔" صدف صاحبہ اس کی کیفیت کو سمجھ سکتی تھیں مگر اس وقت اس کے ساتھ ہمدردی دکھانا مطلب اس کو نہ کرنے کا موقع دینا تھا جو وہ نہیں چاہتی تھیں۔۔۔ ارحان کے سامنے ہلکا پڑ کر وہ اسے انکار کا موقع نہیں دینا چاہتی تھیں۔۔۔

"یہ قاضی صاحب کو دعوت نامہ بھیج دینے کے بعد کون سا پوچھنا ہوتا ہے۔۔۔؟" وہ ارحان تھا جس کی زبان موقع محل دیکھنے کے تابع نہیں تھی۔۔۔

"یہی سمجھ لو کہ بتا ہی رہی ہوں۔۔۔ قاضی کے سامنے قبول ہے تو تم ہی بولو گے ناں۔۔۔" انہوں نے پیار سے اس کے گال کو تھپتھپایا۔۔۔

"چلیں میں تو آپ کی مان ہی جاؤں گا۔۔۔ خیر ماننا کیا زبردستی منوا ہی لیں گی مجھ سے۔۔۔ مگر کیا اس سے پوچھا ہے جسے آپ میرے ساتھ باندھنا چاہ رہی ہیں اور کیا وہ بھی مان گئی ہے۔۔۔؟" اس کے دماغ میں ڈھیروں سوال آئے تھے مگر سامنے کھڑی عورت جو اس کی والدہ ماجدہ کے مرتبے پر فائز تھیں وہ اس ایک سوال کا ہی جواب دے دیتیں تو بڑی بات تھی۔۔۔

"اس نے زمین آسمان ایک کر دینا ہے۔۔۔ اگر ابھی نہیں تو نکاح کے بعد۔۔۔ آپ کو پتا ہے ناں وہ کتنا چڑتی ہے مجھ سے۔۔۔" اپنی ماں کو خاموش دیکھ کر اس نے اک بار پھر سے کہا۔۔۔

"وہ اس لئے کیوں کہ تم اسے چڑاتے ہو۔۔۔ اگر تم اسے چڑاؤ گے نہیں تو وہ پاگل ہے جو بلاوجہ چڑے گی۔۔۔"

"تو کیا میں پاگل ہوں جو بلاوجہ اسے چڑاتا ہے۔۔۔؟" وہ ناراض ہوا تھا۔۔۔

"چڑایاتوبلاوجہ ہی جاتا ہے صاحبزادے۔۔۔اب تم پاگل ہو یاں نہیں یہ تم اور تمہاری منکوحہ بعد میں طہ کرلینا۔۔۔"

"آپ نے اس سے بات کی ہے۔۔۔؟وہ مان گئی ہے۔۔۔؟"

"ظاہری بات ہے اس سے بھی پوچھیں گے۔۔۔کریم نے اس سے بات کرنی تھی بلکہ مجھے لگتا ہے وہ اب تک بات کر چکا ہوگا۔۔۔" کہہ کر وہ کمرے سے نکل آئیں۔۔۔وہ بھی ان کے پیچھے آیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے پہلے اس سے بات کریں۔۔۔اگر وہ رضامند ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔۔"

صدف بیگم نے اسے یوں دیکھا کہ بیٹا تم سے پوچھ لیا ہے اسی پر شکر کرو تم مزید چوڑے ہو گئے ہو۔۔۔

"وہ میری بڑی پیاری بیٹی ہے۔۔۔وہ اپنے باپ کے فیصلے پر نہ نہیں کرے گی۔۔۔"

"سیدھا سیدھا کہیں۔۔۔ایموشنل بلیک میلنگ۔۔۔"

انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے گال کو سہلایا۔۔۔"میرا پیارا بیٹا۔۔۔مطلب تم مان گئے ہو۔۔۔"

"اس کے علاوہ آپ نے مجھے کوئی آپشن دیا ہے۔۔۔؟"

صدف صاحبہ بنا اس کی بات کا جواب دیئے وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔

عریبیہ لاؤنج میں پڑے صوفے پر بیٹھی مسلسل اپنی ٹانگ جھلا رہی تھی تبھی ارحان اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"سنو۔۔۔تم نے کرنا ہے میرے ساتھ نکاح۔۔۔؟"اس نے بڑے دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

kahanifreak.com

ارحان نے اس سے بڑا اہم سوال کیا تھا مگر اسے لگا ہمیشہ کی طرح وہ اسے چڑانے کی کوشش کر رہا ہے کہ دیکھو جتنا زچ ہوتی تھی اتنی ہی شدت سے تمہارے پلے بندھ گیا ہوں اب ہو لو زچ۔۔۔

"نہیں۔۔۔ایسے ہی شوق ہو رہا ہے قبول ہے قبول ہے قبول ہے کہنے کا۔۔۔۔"

" صحیح کہتا ہوں نا میں پھر ڈیئر کزن۔۔۔؟ تم ہو ہی نک چڑی۔۔۔"وہ بھی اس کے جیسے ہی منہ چڑا کر بولا تھا۔۔۔

"آپ کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے۔۔۔۔؟"

"لڑکی تنگ نہیں کر رہا۔۔۔میں سنجیدہ ہوں۔۔۔"

"آپ کو ان حالات میں بھی مزاق سوجھ رہا ہے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔۔"وہ اس کے پاس بیٹھا تو وہ ہمیشہ کی طرح دور کھسکی۔۔۔ارحان نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔"ہمارے پریشان ہونے سے یہ کون سا ہمارا نکاح رکوا دیں گے۔۔۔میری مانو تو تم بھی زرا مسکرا لو۔۔۔اور کچھ نہیں تو تصاویر ہی اچھی آجائیں گی۔۔۔"

اس نے تھکے تھکے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔"مجھے آپ کی سائنس سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔"

"ہاں تم نے کونسا میری سائنس سمجھ کر پیپر دینا ہے۔۔۔جسٹ ریلیکس۔۔۔"

"آپ ہی رہ سکتے ہیں ایسی حالت میں ریلیکسڈ۔۔۔میں نہیں۔۔۔"

"ہاں خیر یہ تو میرا پازیٹو ٹریٹ ہے۔۔۔"اس نے فخریہ کہا۔۔۔

اک تو اسے پریشانی ہو رہی تھی اوپر سے ارحان کی باتیں۔۔۔وہ خاصا زچ ہو رہی تھی۔۔۔اور صوفے پر بیٹھی مسلسل اپنی ٹانگ ہلا رہی تھی۔۔۔

"ویسے یہ نکاح کروا کیوں رہے ہیں۔۔۔؟"اک بار پھر تجسس نے عروج پکڑا۔۔۔

"ارحان۔۔۔"صدف بیگم کی پکار پر اس نے گردن گھما کر اپنی ماں کی جانب دیکھا جو اسے تنبیہی نگاہوں سے گھور رہی تھیں۔۔۔اب عریبیہ کے ساتھ ساتھ وہ بھی زچ ہو گیا۔۔۔صدف صاحبہ ابھی تک اسے ہی دیکھ رہی تھیں مگر وہ انہیں جانتے بوجھتے دیکھنے سے اجتناب برتتے ہوئے تھا۔۔۔

"رباب جاؤ۔۔۔ارحان کو عریبیہ کے پاس سے اٹھاؤ۔۔۔یہ اس بیچاری کا دماغ بھی خراب کر دے گا۔۔۔"

"ماما۔۔۔پھر سے سوچ لیں۔۔۔آپ جانتی ہیں ناں وہ دونوں اک دوسرے کو پانچ منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔"

"رباب۔۔۔"انہوں نے اسے گھورتے ہوئے خفگی سے کہا۔۔۔وہ ناچار وہاں سے عریبیہ لوگوں کی جانب چلی آئی۔۔۔

"فکر نہیں کرو صرف نام کا ہی نکاح ہے۔۔۔ہمیں بات تک تو کرنے نہیں دے رہے۔۔۔"

اس کی بات پر عریبیہ کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہوئے تھے۔۔۔اس کی ہلتی ٹانگوں کو بریک لگی۔۔۔اس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔"ک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔آپ صرف دکھاوے کیلئے کر رہے ہیں یہ سب۔۔۔؟"

kahanifreak.com

وہ ابھی کہنے کو منہ کھول ہی رہا تھا جب رباب ان دونوں کے بیچ آکر بیٹھ گئی۔۔۔"اور کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔؟"

ارحان بدمزہ ہوا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اسے اس کی اماں نے ہی بھیجا ہے۔۔۔

"تم اپنے بھائی سے امید کر سکتی ہو کہ یہ باتیں کرتے ہوں گے۔۔۔؟"وہ ان دونوں سے منہ موڑے دوسری جانب دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ارحان صوفے کی پشت کو چھوڑتا ہوا سیدھا ہوا اور رباب کو کندھے سے پکڑ کر پیچھے کو کرتے ہوئے اس نے منہ آگے کو کئے عریبہ کو دیکھا۔۔۔

"منہ سے انگارے ہی نکالتے ہیں۔۔۔"وہ کسی بھی وقت رو دینے کو تھی۔۔۔

"میں منہ سے انگارے نکالتا ہوں۔۔۔؟آپ خود کیا ہیں مائی ڈئیر نک چڑی۔۔۔عجیب سی کزن۔۔۔"

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔ان سے کروا رہی ہیں پھوپھو میرا نکاح۔۔۔"وہ روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔

"ہاں جی میرے ساتھ ہی کروا رہی ہیں۔۔۔اب یاں تو برداشت کریں۔۔۔نہیں تو پھر بھی برداشت ہی کریں۔۔۔"کہتے ساتھ ہی وہ اک بار پھر سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔۔۔

"ارحان۔۔۔کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"رباب نے اسے ڈپٹا۔۔۔

"مسئلہ میرے ساتھ نہیں ہماری اس ڈئیر کزن کے ساتھ ہے۔۔۔مجھے بھی اس کی طرح اتنی ہی فکر ہے۔۔۔اتنا ہی سٹریس ہے۔۔۔مگر میرے پاس کوئی ارحان نہیں ہے جس پر میں سارا کا سارا غبار نکال

kahanifreak.com

دوں۔۔۔"اس نے بات تو خاصی صحیح کی تھی مگر پھر بھی اس نے ناراضی سے نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔ارحان نے بے بسی سے رباب کو دیکھا تو اس نے اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے تسلی دی۔۔۔

"کیا کیا سوچا تھا کہ کیا کیا کروں گا اپنے نکاح پر۔۔۔ کیسی شلوار قمیص پہنوں گا۔۔۔جوتا کون سا پہنوں گا۔۔۔"وہ دکھ سے کہنے لگا تھا۔۔۔

"پہنی تو ہوئی ہے شلوار قمیص۔۔۔"رباب نے اس کی ڈھارس بندھانی چاہی۔۔۔

اس نے اپنی شرٹ کو پکڑتے ہوئے ابھارا۔۔۔"یہ۔۔۔ایسی شلوار قمیص پہنتے ہیں اپنے نکاح پر۔۔۔کالے رنگ کی۔۔۔؟"اس نے رباب کی عقل پر افسوس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"ہاں تو عریبیہ نے بھی تو کالے رنگ کا ڈریس پہنا ہوا ہے۔۔۔"

"اس کا کالا رنگ پہننا بنتا ہے میرا نہیں۔۔۔"اس کی بات پر عریبیہ نے اک لمبی سانس اندر کھینچنے کے بعد آزاد کرتے ہوئے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قریباً پچھلے ایک گھنٹے سے قاضی صاحب اس کا انتظار کر رہے تھے بالکل ویسے جیسے قاضی صاحب نے پورا آدھا گھنٹہ انہیں انتظار کروایا تھا۔۔۔نکاح سے انکار کا یا اس کی منسوخی کا کوئی آپشن نہیں تھا البتہ اس نے صدف صاحبہ کو اپنی کچھ شرائط گوش گزار کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

"ماں نکاح انسان کا زندگی میں اک بار ہی ہوتا ہے۔۔۔ میرے جیسے بندے کا اک بار ہی ہوگا انشاءاللہ۔۔۔" لہجہ بتانے سے زیادہ دعا والا تھا۔۔۔"اب بندہ اس دن بھی یوں آفس والا منہ لے کر اس میں شریک ہو جائے۔۔۔؟"

"تم منہ دھو کر بیٹھ جاؤ۔۔۔" وہ بھی اس کی ماں تھیں۔۔۔

"یہ کپڑے بھی آفس والے ہیں۔۔۔" اس نے اپنے کپڑوں کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"ارحان۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو۔۔۔" صدف صاحبہ نے اکتائے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے آپ لوگ ہمارا نکاح زبردستی کروا رہے ہیں۔۔۔" کہتے ہوئے اس نے اپنے ماموں کو مکمل طور پر نظرانداز کیا۔۔۔"لیکن نکاح تو نکاح ہے جس کیلئے میں نے اتنا کچھ سوچا ہوا تھا۔۔۔ اب اتنا کچھ نہیں تو کم سے کم کچھ ہی سہی۔۔۔"

اس کی بات پر رباب کو سر جھکا کر اپنی ہنسی کا شغل فرمانا پڑا۔۔۔ وہ سب لوگ اس وقت کافی نازک صورتحال سے دوچار تھے۔۔۔

"اور یہ تمہارا کم سے کم کچھ ہی سہی کیسے ہوگا۔۔۔؟"

"مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔ عریبہ کو بھی ہونا ہی ہوگا۔۔۔ یہ کالے رنگ کے جوڑے میں کون نکاح کرتا ہے۔۔۔" اس نے سامنے صوفے پر بیٹھی عریبہ کو بھی بحث کا حصہ بنایا جس کو کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

"اس وقت تمہیں نکاح کا ڈریس کون لا کر دے گا۔۔۔؟"

"میں اپنا بندوبست کرلوں گا۔۔۔اور عریبیہ بھی اپنا کر ہی لے گی۔۔۔" وہ عریبیہ کو ساتھ نتھی کرنا نہیں بھول رہا تھا جس کا مطلب سب بخوبی سمجھ رہے تھے۔۔۔اسے بھی تیار ہونا ہی پڑنا تھا۔۔۔

"اس میں بہت وقت لگ جائے گا ارحان۔۔۔ قاضی صاحب آتے ہی ہوں گے۔۔۔"

"ماں اب۔۔۔" اس نے کچھ کہنا چاہا مگر صدف صاحبہ نے اسے جملہ مکمل کرنے نہیں دیا۔۔۔

"ارحان تمہارے پاس صرف منہ دھونے کی گنجائش ہے۔۔۔اور جو تم نے نکاح نامے پر تصویر لگانی ہے ناں وہ بعد میں منہ دھلوا کر بنا لینا۔۔۔" ان کی بات پر اس نے اپنے ماموں کی جانب مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔۔وہ مسکرا دیئے۔۔۔

"آپا۔۔۔ارحان کی بات ماننے میں کوئی برائی نہیں۔۔۔ ہم انتظار کر لیتے ہیں۔۔۔" کریم صاحب نے بلآخر اسے اجازت دلوا ہی دی تھی۔۔۔

اور اب وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔۔۔اپنا ڈریس وہ خود گھر جا کر لے آیا تھا۔۔۔ویسے بھی اس کا گھر اس کے ماموں کے گھر سے کچھ زیادہ دور نہیں تھا۔۔۔اس کی تیاری کو دیکھ کر کہیں سے بھی یہ نہیں لگ رہا تھا کہ یہ نکاح آناً فاناً ہو رہا ہے۔۔۔اس نے سامنے میز پر سے اپنی گھڑی اٹھا کر اپنے بازو میں پہنی جبھی رباب دروازہ توڑنے والے انداز میں اندر آئی۔۔۔

"ارحان قاضی صاحب پچھلے ایک گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔اب اور کتنی تیاری کرنی ہے تمہیں۔۔۔؟"

"نکاح کر رہا ہوں ناں اب کم سے کم مجھے تیار اپنی مرضی سے ہونے دو۔۔۔"

"اللہ۔۔۔ چھتر نہ کھالینا ماں سے۔۔۔ وہ پہلے ہی اس وقت تم سے کافی خوش بیٹھی ہیں۔۔۔"

"عریبہ تیار ہو گئی۔۔۔؟" اس نے اپنا جوتا پہنتے کہا۔۔۔

"اسے تمہاری طرح زبردستی کے نکاح میں تیار ہونے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔"

"رباب۔۔۔" ارحان نے سر اٹھا کر اسے تنبیہ کی تھی۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ تیار ویار نہیں ہوئی ہے مگر کپڑے تبدیل کر لئے ہیں۔۔۔" رباب کی بات پر اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

"ویسے وہ بھی تم سے کچھ خاص خوش نہیں ہے۔۔۔" وہ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"تم یہاں مجھے منحوس خبریں ہی دینے آئی ہو۔۔۔ تمہاری ماں تم سے ناراض ہیں۔۔۔ تمہاری ہونے والی منکوحہ تم سے ناراض ہیں۔۔۔ تمہارے پاس کبھی کوئی اچھی خبر بھی ہوتی ہے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں تو صرف بتا رہی ہوں کہ پھوپھو اور پھوپھو کی لاڈلی کچھ خاص خوش نہیں۔۔۔ ویسے تمہارے سسر تم سے کافی خوش ہیں۔۔۔" کہنے کے ساتھ وہ اس کے بازو میں بازو ڈالتی باہر نکل آئی۔۔۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹے کے انتظار کے بعد قاضی صاحب کو خلاصی مل ہی گئی تھی۔۔۔ ان دونوں کا نکاح بڑی خوش اسلوبی سے پڑھوا دیا گیا تھا۔۔۔

دونوں نے اک دوسرے کو قبول کر ہی لیا تھا مگر یہ قبولیت دل سے ہوئی تھی یا زبردستی اس کی کسی کو کوئی خاص پرواہ نہیں تھی۔۔۔ یوں محسوس ہو رہا تھا گھنٹہ بھر پہلے ہونے والی براہ راست بحث ان کے درمیان

آخری تھی۔۔۔جب قاضی صاحب آئے تھے اور ان دونوں کو اک دوسرے کے سامنے بیٹھایا گیا تھا تب ہی آخری مرتبہ دونوں نے اک دوسرے کو براہ راست دیکھا تھا۔۔۔وہ خاصا پر سکون سا بیٹھا ہوا تھا یوں جیسے کوئی بڑی بات ہو ہی نہیں۔۔۔اس کو دیکھ دیکھ کر عریبیہ کے چہرے پر بل پڑنے لگے تھے۔۔۔عریبیہ کو خود کو یوں تکتا پا کر اس نے بھی بدلے میں ویسے ہی گھورا تو وہ گڑ بڑا کر نظریں پھیر گئی۔۔۔۔پھر جیسے ہی قاضی صاحب نے اپنا فریضہ انجام دینا شروع کیا تھا دونوں کے چہروں پر سے پہلے والے تاثرات غائب ہوتے چلے گئے اور پھر دونوں کے چہروں پر باقی رہ جانے والی سنجیدگی ہی تھی۔۔۔۔اس کے بعد سے اب تک دونوں نے اک دوسرے کی جانب غلطی سے بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔چند دن پہلے تک وہ عریبیہ کے ناک پر دم کئے ہوئے تھا اور اب نکاح کے بعد یہ منصب اس سے لے کر اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دے دیا گیا تھا۔۔۔نکاح ہوتے ہی وہ خاموشی سے سب سے نکاح کی مبارکباد قبول کرنے لگا۔۔۔

کریم صاحب عریبیہ کے پاس آئے تو وہ بلا اختیار ہی ان سے لپٹ گئی اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ان کے کہنے پر دل سے رضا ظاہر تو کر دی تھی لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں تھا کہ رویا بھی نہیں جا سکتا۔۔۔وہ یک دم رونا شروع ہوئی تو رباب اور ارحان دونوں نے اک ساتھ ہی گھبرا کر اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔

"ماں۔۔۔میں نے آپ سے کہا تھا ناں۔۔۔آپ نے نہیں پوچھا نہ اس سے۔۔۔؟"

"ارحان۔۔۔خاموش ہو کر کھڑے رہو۔۔۔"انہوں نے اسے ڈپٹ دیا۔۔۔"لڑکیاں ہو جاتی ہیں ایسے موقع پر جذباتی۔۔۔تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔"

اس نے حیرانی سے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔"اب سے یہی میرا کام ہے۔۔۔۔"

اس نے قدرے سنجیدگی سے کہا مگر جانے کیوں اس کی بات صدف بیگم کو ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"عریبہ۔۔میری گڑیا۔۔۔"صدف نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنے باپ سے دور ہوتی ہوئی ان کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔یہ کیا ہو گیا۔۔۔؟"اس نے روتے روتے کہا تو تینوں نفوس کے قہقہے اک ساتھ ہوا میں جھوم اٹھے تھے ماسوائے شوہر نامدار کے۔۔۔اس نے کریم صاحب کے لحاظ میں اپنی زبان پر ہوتی کھجلی کو بڑی مشکل سے روکا تھا۔۔۔

"ارے کچھ بھی تو نہیں ہوا۔۔۔ان فیکٹ دیکھو تو کتنا اچھا ہو گیا۔۔۔عریبہ اور پھوپھو ساتھ ساتھ رہیں گے۔۔۔"

"مگر یہ بھی تو ہوں گے۔۔۔"اس نے آنکھیں بند کئے ہی روانی میں بول دیا تھا یوں جیسے جس کے بارے میں بول رہی ہے وہ وہاں ہو ہی نہیں۔۔۔

"تو کوئی بات نہیں میں ماموں کے ساتھ رہ لوں گا تم اپنی پیاری پھوپھو کے ساتھ رہ لینا۔۔۔۔"

"بھئی تم دونوں کا نکاح تم دونوں کے اک ساتھ رہنے کیلئے کروایا ہے نہ کہ اپنے ساس سسر کے ساتھ۔۔۔"رباب نے کہنے کے ساتھ عریبہ کو صدف بیگم سے الگ کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"ہم آتے ہیں۔۔۔"عریبہ کا ہاتھ تھامے وہ لان کی جانب بڑھ آئی مگر آنے سے پہلے ارحان کے کندھے پر ہاتھ جڑھنا نہیں بھولی تھی۔۔۔"تم بھی میرے گھوڑے۔۔۔"

لان میں پہنچنے کے بعد ہی اس نے عریبیہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔"ویسے تو مجھے پتا ہے تم دونوں ہی اک دوسرے سے چڑتے ہو مگر جیسے قبول ہے قبول ہے قبول ہے بولا ہے ویسے ہی مبارک ہو مبارک ہو بھی بول دو۔۔۔" وہ بڑی سہولت سے کہنے کے بعد اسے وہاں چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

عریبیہ خاموشی سے پاس نسب بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔وہ ارحان کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی مگر وہ اس کی ہی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔پہلے بھی وہ اس کی جانب دیکھ کر ہی بات کرتا تھا مگر آج جس استحقاق کے زیر اثر دیکھ رہا تھا وہ کچھ منفرد تھا۔۔۔وہ پہلے بھی اس کے چہرے کی جانب دیکھنے سے اجتناب برتی تھی مگر آج حجاب کے زیر اثر تھی۔۔۔پلکیں اٹھنے سے قاصر تھیں۔۔۔

وہ چند پل اس کے چہرے کو دیکھتا رہا جو مسلسل اپنے ہاتھوں کی جانب جھکا ہوا تھا۔۔۔پھر اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔حیران کن طور پر وہ آج اپنی جگہ سے کھسکی نہیں تھی۔۔۔اسے یوں اپنی جگہ پر بیٹھا رہتے دیکھ کر ارحان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔وہ خود بھی حیران ہونے لگا تھا کہ آج اس کی نظریں اس کے چہرے سے رخ پھیرنے کو تیار کیوں نہیں تھیں۔۔۔آج ایسا کیا ہو گیا تھا کہ اس چہرے سے زیادہ خوبصورت کچھ اور محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔مزید چند لمحے بنا گفتگو کے گزر گئے۔۔۔بلآخر اس نے خود ہی ارحان کی جانب دیکھا اور پھر اس کو خود کو دیکھتا پا کر پہلے ٹھٹکی اور پھر اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ دیکھ کر کچھ جذبز سی ہوئی۔۔۔

"میں جاؤں۔۔۔؟"اس نے کہاتوارحان کے لبوں کی مسکراہٹ پر بارش سے پہلی والی شادابی کی جگہ قوسِ قزح جیسی رونق نے آن بسیرا کیا۔۔۔اس کی ہرادادل کو بھانے لگی تھی۔۔۔ارحان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔وہ وہاں سے اٹھتی ہی اندر کی جانب بڑھی کہ اس کی پکار پر اسے رکناپڑا تھا۔۔۔

"عریبہ۔۔۔"وہ رک گئی۔۔۔وہ آہستہ سے چلتاہوااس کے سامنے آن کھڑاہوا۔۔۔پھراس نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔۔۔وہ سرعت سے اندر کی جانب بھاگ گئی۔۔۔

"ارحان کے بچے۔۔۔"رباب نے پیچھے سے نکلتے ہی اس کے کان کو پکڑ لیا۔۔۔"اماں دیکھ لیتی تو خود تو جوتے کھاتے ہی کھاتے مجھے بھی پڑواتے۔۔۔"

"ہاں میں نے تو نہیں کہا تھا نکاح کروائیں خود ہی نکاح کروایا ہے۔۔۔"

"تو۔۔۔اس کا کیا مطلب ہے تم واحیات حرکتیں شروع کردوگے۔۔۔"

اس نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔"رکو ماں سے کہتاہوں تمہارا بھی نکاح کروائیں۔۔۔تمہیں پتا چلے کہ یہ واہیاتی نہیں بلکہ احتراما اس رشتے میں خوش آمدید کہنا ہے۔۔۔"

"میں باز آئی اس احترام سے۔۔۔"

"جبھی سنگل گھوم رہی ہو۔۔۔"

"بدتمیز۔۔۔یہ بتاؤ کہ احترام کے علاوہ زبانوں کے قفل بھی توڑے یاں پھر تعظیم میں ہی رہے۔۔۔"

"جی نہیں۔۔۔نہیں توڑے۔۔۔"اس نے منہ چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

kahanifreak.com

اسے مایوسی ہوئی۔۔۔"کوئی بات وات نہیں کی۔۔۔؟"

"جی کوئی بات وات نہیں کی۔۔۔اب خوش۔۔۔"

"پھر اتنی دیر کیا کرتے رہے۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔"اس نے کندھے اچکائے اور پھر دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ دوبارا اسے بولا۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی اور میں اسے۔۔۔۔"

"تم شروع سے ہی اک نمبر کے ٹھرکی ہو۔۔۔"وہ اس کا بازو پکڑتی اس کے ساتھ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

صدف صاحبہ لوگ واپس جا چکے تھے اور کریم صاحب بھی سونے چلے گئے تھے۔۔۔وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھنے لگی۔۔۔زندگی کب کس وقت کون سا رنگ اوڑھ لے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔بے ساختہ ہی اس کی نظریں شیشے میں اپنے ماتھے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔پھر شیشے میں اس کے خود کے عکس میں ارحان کے عکس کو ابھرنے میں اک لمحہ لگا تھا۔۔۔وہ اس کو ٹکا ٹکا کر جواب دینے کی عادی تھی مگر آج جانے ایسا کیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ بحث پر خاموشی کو ہی ترجیح دے رہی تھی۔۔۔وہ کسی وقتوں کے بہترین دوست تھے۔۔۔جہاں وہ ہر بات کہہ لینے کے عادی تھے۔۔۔ مگر اب اک بات کہنے کو بھی سوچوں کا اک صراط تھا جو عبور کرنا پڑنا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

پہلے وہ بھی تو بہت باتیں کرتا تھا۔۔۔وہ نہیں بھی کرتی تھی تو وہ اسے بولنے پر اکساتا تھا مگر اب وہ بھی تو بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔افف کہاں پھنسا دیا ہے۔۔۔اس نے خود سے کہا۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹتی ہوئی بیڈ کے پاس آگئی اور اپنا بلینکٹ کھولنے کے بعد بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔نیند بھی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔وہ یونہی لیٹے چھت کو تکنے لگی۔۔۔

چند سال پہلے کی بات تھی جب وہ صدف صاحبہ کے گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔اس کے بابا کو کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا پڑا تو وہ اسے صدف بیگم کے ہاں چھوڑ گئے۔۔۔انہیں نہیں معلوم تھا کہ ان کی بھابھی اور بھائی بھی وہاں آئے ہوئے ہیں نہیں تو وہ کسی صورت اسے وہاں ٹھہرنے نہیں دیتے۔۔۔

وہ بڑی خوشی سے وہاں آئی تھی،اس کی رباب سے اور پھر ارحان سے بھی اچھی ہی دوستی تھی۔۔۔اور صدف صاحبہ۔۔۔اس کا بس چلتا تو وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہ جاتی۔۔۔جتنی خوشی سے وہ آئی تھی لاؤنج میں اپنے تایا اور تائی کو بیٹھا دیکھ کر اتنی ہی افسردہ ہو گئی تھی۔۔۔اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے سب کو سلام کیا اور صدف صاحبہ کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔رباب وہاں نہیں تھی اگر ہوتی تو وہ اسے ضرور اپنے ساتھ لے جاتی۔۔۔صدف صاحبہ نے اسے اپنے ساتھ لگا کر خوب سارا پیار کیا اور پھر اسے وہاں بیٹھا کر خود کچن میں چلی گئیں۔۔۔کچھ ثانیے تو خاموشی کی صورت کافی اچھے گزر گئے تھے مگر پھر تائی بھی کب تک اپنی زبان کو روکتیں۔۔۔بس پھر کب ان کی زبان پہلے سے تیسرے اور پھر تیسرے سے چھٹے گئیر میں گئی تھی پتا نہیں چلا تھا۔۔۔کب باتوں کے بیچ میں اس کی ماں۔۔۔اس کی ماں کا کردار۔۔۔پھر اس کا کردار آگیا تھا وہ تو دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی تھیں۔۔۔یہی اپنے گھر پر ہوتی تو کس کی اتنی مجال تھی

کہ کچھ کہہ سکتا۔۔۔ جیسے ہی صدف بیگم کو اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا وہ بڑے عام سے انداز میں ان کی جانب بنا دیکھے ہی وہاں سے اٹھ آئی۔۔۔اب بس کوئی جگہ چاہیے تھی جہاں بیٹھ کر سکون سے ان آنکھوں کو آزاد کروایا جا سکتا۔۔۔وہ اوپر آکر چھت پر جانے والی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔۔۔کم سے کم یہ جگہ وہ تھی جہاں کوئی نہیں آسکتا تھا۔۔۔اس وقت تو نہیں۔۔۔اس نے سیڑھیوں پر بیٹھے اپنے بازوؤں کا حلقہ بنائے اس پر سر ٹکا دیا۔۔۔اور دل کے غبار کو آنسوؤں کی صورت بہ لینے دیا۔۔۔اس نے تو کبھی کسی کیلئے برا نہیں بولا تھا پھر ان سب کے دلوں میں اس کیلئے اس قدر نفرت کیوں۔۔۔کیسے آگئی تھی۔۔۔وہ بے آواز وہاں اکیلی بیٹھی مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔اس سے اچھا تھا کہ وہ اپنے گھر پر رہ لیتی اکیلی ہوتی مگر یوں اس قدر استحصال نہ ہوتا۔۔۔مگر پھر یہاں صدف صاحبہ تھیں جن کے متعلق کریم صاحب کا خیال تھا کہ عریبیہ کو ان کے سامنے کچھ نظر نہیں آتا۔۔۔

یک دم اسے اپنے بہت پاس سے موبائل کی بیل سنائی دی۔۔۔اس نے بازوؤں پر سے سر اٹھا کر آواز کی جانب دیکھا۔۔۔آواز اس کے بائیں جانب سے آرہی تھی اس نے سر اٹھاتے گردن موڑے اپنی بائیں جانب دیکھا تو اک دم شرمندگی اور پھر ناراضی چہرے پر در آئی۔۔۔وہ ارحان تھا جو اس کے ساتھ والی ہی سیڑھی پر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور اب اپنا موبائل بند کرتے ہوئے واپس سے جینز کی پاکٹ میں ڈال رہا تھا۔۔۔

"دانش کال کر رہا ہے۔۔۔ بڑی آئٹم ہے یہ بھی۔۔۔" بنا اس کی ناراض نظروں کو خاطر میں لائے اس نے خود ہی گوش گزار کیا۔۔۔ مجال ہے جو زرا یوں اس کے پاس بیٹھ کر اس کے رونے کے شغل کو دیکھنے پر وہ کوئی شرمندہ ہوا ہو۔۔۔

عریبیہ نے اپنے ہاتھ سے آنکھیں صاف کیں۔۔۔ "آپ کب آئے۔۔۔؟"

"تمہارے سے ساتھ مہینے دو دن تین گھنٹے پہلے۔۔۔۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔ یہ وقفہ اس کی فنگر ٹپس پر تھا۔۔۔ کیسے نہ ہوتا صدف صاحبہ اسے کبھی بھولنے دیتی تب ناں۔۔۔

"میں یہاں آنے کا پوچھ رہی ہوں۔۔۔؟" اس کی پلکیں ابھی بھی نم تھیں۔۔۔

"جب آپ رونے کیلئے پر تول رہی تھیں۔۔۔۔" وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ عریبیہ کا مزاج بگڑا۔۔۔ وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا۔۔۔

"چلو تمہیں اک بات بتاتا ہوں۔۔۔۔" ارحان کی اک اور سائنس۔۔۔ "جب لوگ درد سب کے سامنے دیں تو اس کا واہویلا بھی سب کے سامنے ہی کرنا چاہئیے۔۔۔" عریبیہ نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا وہ سنجیدہ تھا۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اس کی سائنس اسے کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"آپ ہر جگہ کیوں آجاتے ہیں۔۔۔؟" اس نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ "انسان کو زرا سی پرائیویسی بھی نہیں دے سکتے آپ۔۔۔۔"

"یہ سیڑھیوں پر کون سی پرائیویسی ہوتی ہے۔۔۔ گزرگاہوں پر تنہائی نہیں رفاقت ملا کرتی ہے۔۔۔ڈیئر کزن۔۔۔"

"آپ۔۔۔"وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اس کی بات نے اسے روک دیا۔۔۔۔

"خود نہیں آیا۔۔۔تمہاری پیاری پھوپھو نے بھیجا ہے۔۔۔"

"کیا ہر بار میری پھوپھو آپ کو میرے پیچھے بھیجتی ہیں۔۔۔؟"اس نے اسے شرمندہ کرنے کیلئے پوچھا مگر وہ ارحان ہی کیا جو شرمندہ ہو جائے۔۔۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔اب میں خود تو تمہارے پیچھے نہیں آؤں گا ناں۔۔۔"اس نے تمسخر اڑاتے کہا اور وہ الٹا خود ہی شرمندہ ہو گئی۔۔۔وہ سیڑھیوں پر سے اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔وہ نیچے کی جانب چلی آئی اور وہ بھی اس کے پیچھے چلا آیا۔۔۔۔"ویسے جو میں نے کہا ہے اس پر غور ضرور کرنا۔۔۔" اس کیلئے خاموش رہنا اتنا مشکل کیوں تھا۔۔۔ عریبہ نے خود سے سوچا۔۔۔اس کی سوالیہ نظروں کو بھانپتے ہوئے ارحان نے خود ہی تشریح کی۔۔۔"جب کوئی آپ کی عزت کا تماشہ سب کے سامنے بنائے تو اس کی حرکتوں کے بینرز بھی چوک پر چپساں کرنے چاہیے بجائے یوں اکیلے بیٹھ کر کڑنے سے۔۔۔لوگوں کو بھی تو پتا چلے کون کس قدر ظرف کا حامل ہے۔۔۔"

"جن کے متعلق آپ یہ سب کہہ رہے ہیں وہ آپ کے ماموں اور میرے تایا ہیں۔۔۔"

"ہاں ہیں تو۔۔۔"اس نے کندھے اچکائے۔۔۔"مگر تم میری اماں کی زیادہ فیورٹ ہو۔۔۔"یہ اب تک کی اتنی باتوں میں پہلی بات تھی جو اس نے اچھی کی تھی۔۔۔وہ اپنی پھوپھو کی فیورٹ تو تھی۔۔۔اس کے

چہرے پر خود بخود ہی مسکراہٹ آگئی۔۔۔"وہ تو میں ہوں۔۔۔"وہ کہتے ساتھ ہی لاؤنج کا دروازہ کھول کر اندر آئی اور اس کے پیچھے ہی ارحان۔۔۔وہ صدف صاحبہ کو دیکھتے ہی ان کی جانب بڑھ آئی اور ان کے گلے کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔آپ میری جان ہیں۔۔۔آپ سے اچھا دنیا میں کچھ بھی نہیں۔۔۔"وہ اب ان کے ساتھ لگی اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی مگر ارحان کے بقول وہ مکھن کی بالٹیاں بھر بھر کر اس کے ماں کے اوپر ڈال رہی تھی۔۔۔جیسے ہی صدف بیگم کی نظر ارحان پر پڑی وہ فوراً سے بولیں۔۔۔۔"ارحان۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟میں نے تو تمہیں دہی لینے بھیجا تھا۔۔۔"

ان کی بات پر عریبیہ نے فوراً سے سر اٹھا کر ارحان کی جانب دیکھا۔قدرے خفگی سے۔۔۔اک بار پھر وہ بڑی سہولت سے۔۔۔ڈھٹائی سے جھوٹ بول کر اس کی آنکھوں کی برسات سے لطف اندوز ہو چکا تھا۔۔۔

"جی بس جا ہی رہا تھا۔۔۔"اس نے صدف بیگم کو کہنے کے بعد عریبیہ کی جانب دیکھا جو اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔ارحان نے دائیں آنکھ دبا کر اپنی مخصوص مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی جو کہ عریبیہ کہ خیال میں وہ ہمیشہ اس کا مزاق اڑانے کے بعد اچھالتا تھا۔۔۔اور پھر وہ چلا گیا۔۔۔۔

اک عرصے تک وہ دونوں اچھے دوست رہے تھے۔۔۔وہ اپنی ہر بات بلا جھجھک اس سے کہہ دیا کرتی تھی مگر پھر اک دو بار جو بھی سرسری سا ٹکراؤ اس کا تائی کے ساتھ ہوا تھا ان کی تیز زبان کو یہی کہتے پایا تھا کہ وہ صدف باجی کے پیچھے صرف ارحان کی وجہ سے ہی ہے۔۔۔ماں کی طرح یہ بھی کوئی نیا چاند چڑھائے

گی۔۔۔ جس سبب اس نے ارحان اور خود کے بیچ خاصی واضح لکیر کھینچ دی تھی۔۔۔ مگر وہ ہر بار اس لکیر کو پھیلا نگتا ہوا آ پہنچتا تھا۔۔۔

"دوست تو تمہارا میں ہی رہوں گا مس عریبیہ۔۔۔" اس نے اک بار کہا تھا۔۔۔

"مگر میں آپ کی دوست نہیں ہوں۔۔۔" اس نے "تم" سے "آپ" کا اضافہ بھی اس کے اور اپنے بیچ فاصلے کی لکیر کو مزید گہرا کرنے کیلئے کیا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں تمہیں اتنا تنگ کروں گا۔۔۔ اتنا تنگ کروں گا کہ تمہیں دوبارہ سے مجھ سے دوستی کرنی پڑے گی۔۔۔" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے واضح کیا تھا۔۔۔ "ان فیکٹ تم خود آکر کہو گی کہ ارحان تم سے برا دشمن اور بہترین دوست کوئی نہیں۔۔۔ سو تم مجھ سے دوستی کر لو۔۔۔۔"

"خوش فہمیوں کے پاؤں نہیں ہوتے۔۔۔" اس نے تنک کر کہا۔۔۔ ارحان نے فوراً سے پاؤں آگے کئے۔۔۔

"مگر میرے پاؤں تو ہیں۔۔۔ دیکھو۔۔۔"

اس کی زبان کو ہر ٹیڑھا جواب دینا ہی مقصود تھا۔۔۔ وہ زچ ہوتی ہوئی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھنے لگی ارحان نے بہت عام سے انداز میں آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے کی سعی کی مگر اگلے ہی لمحے اس نے پلٹتے ساتھ ہی تیز نظروں سے ارحان کو دیکھا تھا۔۔۔

"ہاتھ چھوڑیں۔۔۔"

kahanifreak.com

"عریبیہ۔۔۔"اسے اس کے لہجے کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔یہ پہلی بار نہیں تھا کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔اور ہاتھ پکڑنے کے پیچھے اس کی نیت بھی خراب نہیں تھی۔۔۔"کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟"اس نے بلا اختیار ہی فکر مندی سے اک قدم اس کی جانب لیا اور اسے تھامنا چاہا۔۔۔وہ فوراً سے پیچھے ہوئی۔۔۔

"دور رہ کر بات کریں۔۔۔قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"تم۔۔۔تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔؟ سمجھ بھی آ رہا ہے بول کیا رہی ہو۔۔۔؟"

"بالکل سمجھ آ رہی ہے۔۔۔میں آپ کی گرل فرینڈز کی طرح نہیں ہوں۔۔۔جن کے ساتھ آپ دوستی رکھیں گے اور پھر استعمال کر کے چھوڑ دیں گے۔۔۔"

"تم بکواس کر رہی ہو اب۔۔۔"اس نے درشتی سے کہا اور یہ درشتی آج سے پہلے اس کے لہجے میں عریبیہ نے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔۔۔

"آپ جو بھی کہیں مگر مجھے آپ کے متعلق یہی حقیقت لگتا ہے۔۔۔"

"فائن۔۔۔بہت اچھا کیا تم نے اپنے نیک خیالات کا اظہار کر دیا۔۔۔اور یہ بھی بہت اچھا کیا کہ تم نے خود ہی یہ دوستی ختم کر دی۔۔۔۔پتا ہے کیوں۔۔۔"وہ چند قدم آگے آیا۔۔۔"تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ دوستی کی جائے۔۔۔"پھر اس نے اسکے سر پر اپنی شہادت کی انگلی کو موڑے کھٹکا۔۔۔"یہاں کافی غلاظت بھر لی ہے تم نے۔۔۔آئندہ میرے آس پاس نظر آئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی وہ چلا گیا تھا۔۔۔اس کے بعد سے ان دونوں میں براہ راست رابطہ تقریباً ختم ہی ہو گیا تھا اور پھر

آج۔۔۔آج اس نے واپس سے اس سے بات کی تھی اسی جوت میں۔۔۔نکاح سے پہلے۔۔۔اور پھر نکاح کے بعد۔۔۔اسے یاد آیا تو اک اور حجاب آڑے آگیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ رباب کے اٹھانے پر اٹھی تھی۔۔۔رباب اس کے ساتھ لیٹی اسے مسلسل آوازیں لگا رہی تھی۔۔۔"بھابھی اٹھ جاؤ۔۔۔سسرال والے آئے ہیں۔۔۔"

"کیا تم مجھے میرے نام سے نہیں بلا سکتی۔۔۔؟"اس نے ویسے ہی آنکھیں موندے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

"پھر میں بھی نہیں اٹھ رہی۔۔۔"عریبہ نے تکیے کو اپنے بازوؤں میں بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"اماں سے ملنے کیلئے بھی نہیں۔۔۔؟"رباب نے اپنے چہرے پر امڈ آتی شرارت کو حتی الامکان روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔عریبہ نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور پھر بستر پر سے بھاگنے کے سے انداز میں اٹھتے ہوئے واشروم کی جانب بڑھی۔۔۔"دو منٹ۔۔۔بس یوں گئی اور یوں آئی۔۔۔"

رباب بھی ہنستے ہوئے بیڈ سے اٹھ بیٹھی۔۔۔ٹھیک دو منٹ کے بعد وہ باہر تھی۔۔۔"چلو۔۔۔"واشروم کے سلیپر اتار کر اس نے اپنی کولاپوری پہنی اور پھر باہر کی جانب بڑھی اور اگلے ہی پل رک کر رباب کو دیکھا۔۔۔"اور کوئی بھی ہے ساتھ۔۔۔؟"

"اور کون۔۔۔؟"انجانیاں تو عروج پر تھیں۔۔۔

"تمہارے بھائی۔۔۔"

kahanifreak.com

"مطلب تمہارے شوہر۔۔۔؟"

"رباب۔۔۔۔"اس نے گھورا تو رباب نے فوراً سے اس کے گلے میں اپنی بانہیں ڈالتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

وہ دونوں یونہی ساتھ ساتھ چلتے نیچے آئی تھیں مگر جیسے ہی عریبیہ کی نظر صدف صاحبہ پر پڑی وہ رباب کے بازو اپنے پر سے ہٹاتی اندھا دھن ان کی جانب بھاگ اٹھی یوں کہ اس نے بیچ میں کھڑے ارحان کو بھی منظر سے غائب کر دیا تھا اور اس افتاد میں جو اس کی آمد سے بے خبر اس کی جانب پیٹھ کئے کھڑا تھا رباب کی آواز پر چونکا۔۔ "ارحان دھیان سے۔۔۔" جیسے ہی وہ پلٹا اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی وہ اس کے سر پر پہنچ چکی تھی۔۔۔اس نے اس طوفان کو بازوؤں سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کرنی چاہی مگر طوفان کی شدت استطاعت سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔اس قدر کے طوفان نے اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور پھر اگلی منزل رب سوہنے کی زمین بنی تھی۔۔۔دونوں ہی سلائیڈ کھاتے لاؤنج کے دروازے تک گئے تھے۔۔۔عریبیہ نے تو آنکھیں بند کر لی تھیں مگر وہ بند نہیں کر سکتا تھا اسے خود کے ساتھ ساتھ اس پھوپھو کی پیاری کو بھی بچانا تھا جس کے سر کو بچانے کے چکر میں اس کا ہاتھ رگڑ کھا گیا۔۔۔سب کا پہلے دل حلق میں آیا تھا اور پھر ان کے قہقہے ہوا میں گونج اٹھے۔۔۔

"مبارک ہو۔۔۔ارحان تمہیں تو نکاح کے بعد کافی منفرد سا تحفہ ملا ہے۔۔۔"رباب کے ساتھ ساتھ صدف اور کریم صاحب کی بھی ہنسی ماحول کو تازگی بخش گئی۔۔۔

"ماموں آپ ٹھیک کہتے ہیں آپ کی بیٹی کو اپنی ساس کے سامنے کچھ نظر نہیں آتا۔۔اپنا چھ فٹ کا شوہر بھی نہیں۔۔۔"اس نے زمین پر سے اٹھتے ہوئے عریبیہ کو ہاتھ دے کر اٹھایا۔۔۔

"اچھا بس کر جاؤ۔۔۔تم کیوں جلتے ہو ہمارے پیار سے۔۔۔"صدف صاحبہ نے آگے بڑھ کر عریبیہ کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔بیچاری کتنے شوق سے ملنے آرہی تھی۔۔۔

"میں کیوں جلوں گا ایسے پیار سے۔۔۔ایسے پیار سے تو ویسے ہی اللہ کی پناہ جو ہر چیز کو تہس نہس کر دے۔۔۔"

"میں تو آپ سے ملنے آرہی تھی پتا نہیں یہ بیچ میں کہاں سے آگئے۔۔۔"اس نے سرگوشی صرف صدف صاحبہ سے کی تھی جو ابھی تک اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھیں مگر جانے کیسے سب نے اس کی سرگوشی کو سن لیا تھا۔۔۔

"ہاں غلطی تو ارحان کی ہے۔۔۔نہ ارحان تم آتے۔۔۔نہ تم یہاں کھڑے ہوتے۔۔۔نہ عریبیہ تم سے ٹکراتی اور نہ یہ ہوتا۔۔۔"رباب کی بات پر اک بار پھر سے سب کے قہقہے ہوا کے سنگ جھوم اٹھے تھے۔۔۔ماسوائے عریبیہ کے۔۔۔

برعکس اس کے کہ آج کا دن خاصا خوشگوار گزرا تھا اس کے باوجود تھی اسے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔اک الگ سی بے چینی تھی جو اس کے وجود کو مسلسل اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔۔۔وہ اس وقت لان میں بیٹھی آسمان کو تک رہی تھی جب اک بار پھر سے اس کے دماغ میں ارحان کا خیال آنکلا تھا۔۔۔جب پچھلی بار وہ

صدف بیگم کے گھر گئی تب زندگی میں پہلی بار اس نے ارحان کا صحیح معنوں میں غصہ دیکھا تھا۔۔۔قریباً یہ اس کی ارحان کے ساتھ لڑائی کے دو مہینے بعد کی بات تھی اور یہ پہلا اتنا لمبا عرصہ تھا جس میں اس نے صدف صاحبہ کے گھر کا رخ نہیں کیا تھا۔۔۔اس کے ہر طرح کے بہانوں کو اس بار انہوں نے نفی کر دیا اور لاچار اسے آنا ہی پڑا تھا۔۔۔ارحان نے رباب سے کافی بنانے کا کہا تھا۔۔۔

رباب کا اپنے دوستوں کے ساتھ جانے کا پلین گیا اور وہ یہ زمہ داری عریبہ کے کندھوں پر ڈال کر چلی گئی تھی۔۔۔ارحان کی باتیں اس کے دماغ پر ابھی تک نقش تھیں۔۔۔"آئندہ میرے آس پاس نظر آئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔" وہ ہاتھ میں کافی کا کپ تھامے چند ثانیے اس کے کمرے کے باہر کھڑی رہی۔۔۔آیا فیصلہ نہ کر پا رہی ہو کہ جائے یاں نا۔۔۔بلآخر پھر سر جھٹک کر دروازہ ناک کرتی وہ اندر آ گئی۔۔۔

"تم۔۔۔؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟" وہ یک دم اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔کافی۔۔۔کافی لائی تھی۔۔۔" اس نے کپ اس کے سامنے کیا۔۔۔

"تم سے مانگی تھی۔۔۔؟" اس نے کڑے تیور لئے اسے گھورا۔۔۔

"کافی۔۔۔" اس نے ہنوز کپ سامنے کئے رکھا۔۔۔

"ماں۔۔۔ماں۔۔۔۔" وہ حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔

اس سے تو کبھی اس کے بابا نے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی اور آج سے پہلے تک ارحان بھی تو کبھی یوں چلایا نہیں تھا۔۔۔۔

kahanifreak.com

"ماں۔۔۔" وہ چیخا تو ڈر کے مارے عریبیہ کے ہاتھ میں پکڑا کپ زمین پر جا گرا۔۔۔ صدف صاحبہ بھی بھاگ کر اندر آئی تھیں۔۔۔ "اوہو۔۔۔ کیا ہو گیا ہے ارحان۔۔۔" اگلے ہی پل وہ عریبیہ کی جانب لپکیں ۔۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔؟"

"بد تمیزی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آواز دھیمی رکھو۔۔۔"

"مام۔۔۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔ میرے کمرے میں کیوں آئی ہے۔۔۔؟"

"تمہیں دکھائی نہیں دے رہا کافی دینے آئی تھی۔۔۔ اس میں گدھوں کی طرح چیخ کر بچی کو ڈرانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔" وہ اپنے ساتھ لگی سہمی سی کھڑی عریبیہ کی پیٹھ سہلانے لگیں۔۔۔

"میں نے کتنی بار منع کیا ہے میرا کام آپ کے اور رباب کے علاوہ کوئی نہ کیا کرے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اور اگر عریبیہ نے کر دیا تو کیا مسئلہ ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔؟"

"مجھے بہت بڑا مسئلہ ہے۔۔۔ آپ آئندہ اسے میری چیزوں سے دور ہی رکھئیے گا۔۔۔" اس نے صدف صاحبہ سے کہا اور پھر اس کو آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔ "تمہیں بہت شوق ہے خواہ مخواہ اچھا بننے کا۔۔۔؟ دوسروں کے کام کرنے کا۔۔۔؟ اک بار کہا تھا نا دور رہنے کو۔۔۔ سمجھ نہیں آتی بات۔۔۔" اس کے جملے بے عزتی کا احساس لئے ہوئے تھے۔۔۔ وہ بے ساختہ ہی ان سے لپٹی رو دی۔۔۔

"ارحان۔۔۔اب اگر تمہاری زبان بند ناں ہوئی نہ تو میں بتارہی ہوں مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔"

"آئندہ میری چیزوں کو تمہارا ہاتھ نہیں لگنا چاہیے۔۔۔۔" صدف صاحبہ کے منع کرنے کے بعد بھی وہ اپنی بات کہہ کر ہی گیا تھا۔۔۔اسے ارحان کا غصہ اور اس کے الفاظ آج پھر سے یاد آ گئے تھے۔۔۔۔

اس نے اس سے کہا تھا کہ وہ کبھی اس کا اس کی چیزوں پر لمس برداشت نہیں کرے گا۔۔۔اب۔۔۔"یا اللہ۔۔۔"اس نے بے بسی سے کہا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور گھر کے اندر آتے ہی جانے کیا خیال سمایا کہ اپنے بابا کے کمرے میں چلی آئی۔۔۔اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا مبادہ کہیں اٹھ ہی نہ جائیں لیکن اگلے ہی لمحے انہیں زمین پر گرا دیکھ کر وہ ان کی جانب بھاگی۔۔۔کاش کے وہ دروازہ کھولتی اور وہ اٹھ ہی جاتے۔۔۔وہ ان کا سر اپنی گود میں رکھے کبھی انہیں آوازیں لگانے لگی تھی اور کبھی بوا کو۔۔۔

گھر میں عورتیں مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے تسبیحات اور قرآن خوانی کر رہی تھیں۔۔۔کل سے آج تک اس کی آنکھیں ایک پل کو بھی خشک نہیں ہوئی تھیں۔۔۔۔وہ کبھی بے آواز تو کبھی باآواز وہ رونے لگتی ۔۔۔صدف صاحبہ کل سے اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھیں۔۔۔اک سیکنڈ کو بھی وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ رہی تھیں۔۔۔کیسے چھوڑ دیتی ان کے بھائی کی آخری نشانی تھی اور پھر خود انہوں نے جانے سے پہلے اللہ کے بعد اسے ان کی امان میں دیا تھا۔۔۔ایک دن میں ہی اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔۔۔۔

؟عریبیہ چاند بس کر جاؤ۔۔۔دیکھو کیا حال کر لیا ہے تم نے اپنا۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں کو صاف کرنے لگیں۔۔۔اس کے آنسوؤں میں اک بار پھر شدت آگئی تھی۔۔۔

"میری جان کچھ تو بولو۔۔۔کچھ تو کہو۔۔۔" وہ ان کے سینے سے لگتی با آواز رو دی تھی۔۔۔صدف صاحبہ نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔جانے اسے یوں روتا دیکھنا اس قدر تکلیف کیوں دے رہا تھا۔۔۔اس نے بھی تو اپنے باپ کو کھویا تھا۔۔۔اسے جو لگتا تھا کہ وہ اس معاملے میں سخت ہو چکا ہے اسے آج یوں روتا دیکھ کر اسے احساس ہوا تھا کہ عریبیہ کی تکلیف اسے آج اک نئے رنج سے متعارف کروا گئی تھی۔۔۔وہ کل سے اب تک اس کے پاس ہی رہا تھا یوں کے ساتھ تو تھا مگر خاموش۔۔۔ایسی موجودگی جس کو محسوس تو کیا جا سکتا تھا مگر قوت سماعت کو تسکین نہیں بخشی جا سکتی تھی۔۔۔اسے یوں کرب سے روتا دیکھ کر وہ وہاں سے اسی خاموشی سے اٹھ گیا جس خاموشی سے وہ اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اس کو باپ سے بچھڑے 3 ہفتے گزر چکے تھے۔۔۔اس کیلئے دوبارہ سے زندگی کی جانب آنا کبھی آسان نہ ہوتا اگر صدف بیگم اس کے زخموں پر ممتا کی محبت کا لیپ نہ لگاتیں۔۔۔صدف صاحبہ کی محبت نے اسے دوبارہ سے اٹھانے میں بہت مدد کی تھی۔۔۔اپنے کسی پیارے کا دکھ اپنا کوئی پیارا ہی کم کر سکتا ہے۔۔۔کسی اپنے کو کھونے کا دکھ اک ایسا گھاؤ ہے جو کبھی نہیں بھر سکتا ہاں مگر ہمارے ساتھ رہ جانے والے اپنوں کا رویہ اس کا مرحم ضرور بن جاتا ہے جو اس تکلیف کو ختم تو نہیں کر سکتا مگر کم ضرور کر دیتا ہے۔۔۔صدف صاحبہ کی محبت نے بھی اس کی تکلیف کو کم ضرور کر دیا تھا وہ عریبیہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر ہی لے آئیں

تھیں۔۔۔ عریبیہ کا ان کے ساتھ اک الگ سا ہی رشتہ بن گیا تھا جس کو الفاظ میں سمو کر بیان کرنا ممکن نہیں تھا۔۔۔ وہ جب گھر ہوتی تو پروانے کی صورت ان کے ارد گرد منڈلاتی رہتی۔۔۔ ان کے ساتھ اس کی باتوں کی پٹاری کبھی ختم نہیں ہوتی تھی۔۔۔ گھر آتے ساتھ ہی سب سے پہلا کام اس کا انہیں ڈھونڈنے کا ہوتا اور پھر جیسے ہی وہ نظر آ جاتیں وہ وہیں ان کے پاس بیٹھ جاتی اور سارے دن کی باتیں انہیں زیر زبر کے ساتھ بتا کر ہی اٹھتی۔۔۔ اس کی اس عادت سے رباب تو لطف اندوز ہوتی اور ارحان کو تنگ کرتی تھی مگر ارحان وہ اس کی اس عادت سے خاصا چڑ جاتا۔۔۔ ارحان اور عریبیہ کی بات تو کم و بیشتر ہی ہوتی تھی مگر جب کبھی ہوتی تھی تو کچھ خوش گوار بات چیت نہیں ہوتی تھی جس کا سارا ذمہ اختتام پر ارحان کے سر ہی آتا تھا۔۔۔ جس پر صدف بیگم اسے اکثر جھڑک بھی دیا کرتی تھیں۔۔۔۔

آج بھی انہوں نے اسے اپنے دربار میں حاضری دینے بلوا لیا تھا۔۔۔ انہوں نے محسوس کیا تھا کہ اس نے عریبیہ سے کچھ خاص تو کیا کوئی بات ہی نہیں کی تھی۔۔۔ نہ کوئی دلاسہ نہ کسی نقصان کا افسوس۔۔۔۔

"تم نے عریبیہ سے بات کی۔۔۔ اسے تسلی کے دو بول کہے۔۔۔؟"

ارحان نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟"

"مجھے سمجھ ہی نہیں آئی۔۔۔ کیا بات کروں اس سے۔۔۔ کیا کہوں اسے۔۔۔"

"کچھ بھی ایسا جس سے اس کے دل کو ڈھارس بندھ جائے۔۔۔ ایسے الفاظ جو اس کے دل کی تشفی کا باعث بن جائیں۔۔۔"

kahanifreak.com

"میرے پاس ایسے الفاظ ہیں ہی نہیں۔۔۔میرے الفاظ اس کی ڈھارس نہیں بندھا سکتے ماما۔۔۔میں خود ہیل نہیں ہو پایا اسے کیا کروں گی۔۔۔آپ جانتی ہیں کہ میرے دل میں ڈیڈ کے چلے جانے کی خلش ابھی تک ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے تشفی کا تو پتا نہیں مگر میرے الفاظ اسے مزید دکھی کر جائیں گے۔۔۔"

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ارحان۔۔۔ایسے اپنی ذمہ داریوں سے بھاگا نہیں جا سکتا۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔آپ اسے ذمہ داری سے بھاگنا کہیں یا اسے اپنے الفاظ سے پہنچنے والی تکلیف کا خدشہ۔۔۔۔مگر میرے پاس اس سب پر اس کی ڈھارس بندھانے کیلئے کوئی جملہ نہیں ہے۔۔۔۔ہاں مگر میں اس کے گرد اپنی موجودگی کو یقینی ضرور بناؤں گا۔۔۔۔"

وہ قدرے آرام دہ انداز میں بیڈ پر لیٹی خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی جب رباب نے اس کے سر پر کشن مار کر اس کو اٹھایا۔۔۔۔

"رباب کی بچی۔۔۔۔کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔"اس نے آنکھوں پر آئے بالوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اسے گھورا۔۔۔

رباب اس کے پاس کہنیوں کے بل لیٹ گئی تھی۔۔۔"میڈم مسئلہ مجھے نہیں آپ کو ہے جو اپنے شوہر کے گھر سے چلے جانے سے پہلے کمرے سے نہیں نکلتی ہیں۔۔۔"

"رباب۔۔۔"عریبہ روہانسی ہوئی۔۔۔"میرے کوئی شوہر وہر نہیں ہیں۔۔۔آئی سمجھ۔۔۔"

"وہ تمہارے شوہر نہیں ہیں۔۔۔؟اچھا تو وہ جس کو تین بار قبول کیا تھا وہ کون ہیں پھر، بھابی جی۔۔۔"

"پہلے ان سے تو پوچھ لو وہ مجھے بیوی مانتے بھی ہیں کہ نہیں۔۔۔۔ تمہیں بھابھی بنانے کی پڑی ہوئی ہے۔۔۔۔"

"اس کی یہ مجال وہ انکار کرے۔۔۔؟اماں کو نہیں جانتی کیا۔۔؟اس کے انکار پر وہ اس کا بھرتا بنادیں گی۔۔۔"اس نے شرارت سے عریبیہ کی جانب دیکھا جو بیڈ پر سے اٹھ رہی تھی۔۔۔"کیا سمجھی بھابھی جی۔۔۔؟"

"دفع دفان ہو جاؤ تم رباب۔۔۔ خبردار اب اگر تم نے مجھ سے بات کی تو۔۔۔"وہ ناراض ہو گئی تھی۔۔۔رباب بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی۔۔۔"اچھا۔۔اچھا ناراض تو نہ ہو۔۔۔ نہیں کہتی اپنی بھابھی کو بھابھی۔۔۔"

عریبیہ نے جانچتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔رباب نے فوراً سے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے اپنی گردن پر چٹکی بھرتے کہا۔۔۔"پکا۔۔۔"اس کی قسم پر عریبیہ قدرے پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔

وہ یونیورسٹی کے کیفے میں بیٹھا اپنی کافی کے ساتھ لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔۔۔آج ہفتہ تھا تو وہاں رش قدرے کم تھا۔۔۔وہ اپنے کام میں محو تھا جب آنسہ کے کرسی کو کھینچ کر پیچھے کرنے پر اس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"کیسے ہو ارحان۔۔۔؟"وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ارحان نے بڑے عام سے انداز میں اپنے اور اس کے بیچ فاصلہ کرنے کیلئے اپنی کرسی کو تھوڑا سا پیچھے سرکایا۔۔۔

"ہمم۔۔۔ ٹھیک ہوں۔ دانش لوگ کدھر ہیں۔۔۔؟"اس نے کہنے کے ساتھ ہی گردن ترچھی کئے انہیں تلاشنا چاہا۔۔۔

"ارحان۔۔۔"آنسہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس نے بے ساختہ ہی اسے واپس کھینچا۔۔"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ تم میرے ساتھ بیٹھتے ہی دوسرے لوگوں کو کیوں ڈھونڈنے لگتے ہو؟"

"میں کمفرٹیبل نہیں ہوں کسی لڑکی کے ساتھ بغیر وجہ کے بیٹھنے میں۔۔۔"وہ بنا کسی لگی لپٹی کے بولا۔۔۔

"میں نہیں مانتی تم جیسا انسان۔۔ تم اتنے بولڈ ہو کر ایسی بات کہہ رہے ہو۔۔"آنسہ طنزیہ ہنسی۔

"تو مت مانو۔۔۔"ارحان نے بڑی سہولت سے کندھے اچکانے کے بعد اپنی کافی کا گھونٹ بھرا۔۔۔

آنسہ نے اک اور کوشش کی تھی"مگر تم۔۔ تم پہلے تو ایسے نہیں تھے پہلے تو ہم گھنٹوں یونہی اک ساتھ بیٹھ کر گروپ کے اور لوگوں کا انتظار کرتے تھے تب تو تمہیں کبھی کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہوا۔۔۔"

"Now I'm committed to someone"اس نے خود ہی سوچا۔۔۔

اس کا خیال آتے ہی لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔۔وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اپنے لیپ ٹاپ کو بند کر کے اس نے بیگ میں رکھنے کے بعد بیگ کو کندھے پر ڈال لیا۔۔۔"غلط۔۔ غلط ہوتا ہے چاہے آپ پہلے کرتے رہے ہوں یاں اب کر رہے ہوں۔ میں تمہیں ہر گز لیکچر نہیں دوں گا کیونکہ میں اپنا نظریہ کسی پر تھوپنے کا قائل نہیں ہوں اور سامنے والے سے بھی یہی چاہتا ہوں۔۔۔"کہہ کر وہ رکا نہیں تھا۔۔۔رکنے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ لوگ آج وسیم صاحب کی جانب آئے ہوئے تھے۔۔۔ عریبیہ کے ہزار بار منع کرنے کے باوجود بھی صدف صاحبہ اسے زبردستی اپنے ساتھ لے ہی آئی تھیں۔۔۔ وہ عریبیہ کے تایا کا گھر تھا جہاں وہ آج پہلی بار آئی تھی۔۔۔ کریم صاحب اور ان کے بھائیوں کا ملنا جلنا بہت پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ان کے بہن بھائیوں کا شمار صرف تعداد بتانے کیلئے ہوتا تھا کہ وہ کتنے بہن بھائی ہیں اسکے علاوہ ملنے تک کا تکلف ان کا صرف صدف صاحبہ کے ساتھ ہی باقی رہا تھا۔۔۔

اس کے تایا اور تائی باقی سب سے تو کافی اچھے سے ملے تھے مگر عریبیہ کے ساتھ ملنے سے جو وہ اک اجتناب برت رہے تھے وہ وہاں سب محسوس کر سکتے تھے۔۔۔ اس سب کے باوجود بھی تائی نے اپنی زبان کے نشتر چلانے سے احتراز نہیں برتا تھا۔۔۔

"آخر کو یہ شہزادی بھی ہم غریبوں کے گھر تشریف لے ہی آئیں۔۔۔" انہوں نے قدرے منافقانہ ہنسی لئے کہا۔ "صدف باجی ویسے آپ ہی ہیں جو خون کو خون سے ملوانے لے آئیں، نہیں تو کریم بھائی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ کسی غیر کی وجہ سے اپنے ہی خون سے الگ ہو گئے۔۔۔"

"اچھا بس کر جاؤ تم بھی۔۔۔ کیوں پرانی باتوں کو کریدتی رہتی ہو۔۔۔" صدف صاحبہ کی بات پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔۔۔

بدن سے روح جاتی ہے تو بچھتی ہے صف ماتم
مگر کردار مر جائے تو چرچا کیوں نہیں ہوتا

kahanifreak.com

ان کی تلخ باتوں کے باوجود بھی عریبیہ خود کو سنبھال گئی تھی، چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے وہ وہاں انجان بنی بیٹھی رہی۔۔۔ مگر کوئی تھا جس کو عریبیہ کی خاموشی بہت چبھی تھی۔۔ غصہ بھی آیا تھا۔۔ وہ ایسی تو کبھی نہیں تھی۔۔ پھر آج۔۔ آج وہ اس کی خاموشی کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

ان کی دعوت سے واپسی شام میں ہوئی تھی۔۔۔ گھر پہنچ کر کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ کچن میں چائے بنانے آ گئی۔۔۔ یہ اک بہت خوبصورت سی ریت شروع ہو گئی تھی، جب سے وہ آئی تھی رات کی چائے وہ صدف صاحبہ کے ساتھ پینے لگی تھی۔۔۔ اور ان کیلئے چائے وہ بناتی بھی خود تھی۔۔۔ ابھی بھی کچن میں اس کی موجودگی اسی سبب تھی۔۔۔ جب کہ رباب اس کے پاس شیلف پر بیٹھی اس کے ساتھ گپے ہانکنے میں مصروف تھی۔۔۔

"سنو۔۔۔ ساتھ میں اک کپ کافی بھی بنا دو۔۔۔" رباب نے پاس کھڑی عریبیہ کا کندھا ہلایا۔۔۔

"کس کیلئے۔۔۔" عریبیہ نے موبائل پر سے نظریں ہٹا کر اسے گھورا۔۔۔

"ارحان کیلئے۔۔۔ پلیز۔۔۔ پلیز۔۔۔ دیکھو مجھے یہاں سے نیچے اترنا پڑے گا۔۔۔" رباب نے شیلف اور زمین کے فاصلے کی جانب اس کی توجہ دلوائی۔۔۔

"رباب۔۔۔ تمہارے اس پلیز کے چکر میں آخری بار میں نے اتنی کروائی تھی۔۔۔ اب تو بات ہی الگ ہے۔۔۔" یاد آنے پر اسے صدمہ ہوا۔۔۔

"کیا الگ بات ہے۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔" وہ آج اس سے کافی بنوانے پر بضد تھی۔۔۔

"تم تو رہنے ہی دو۔۔۔پہلے جب ہم آزاد پنچھی تھے تب اتنی دھونس جما کر ٹکا ٹکا کر بے عزتی کی تھی تمہارے بھائی نے اور اب تو پھر نکاح ہو گیا ہے۔۔۔اس بار تو کچا ہی کھا جائیں گے۔۔۔"اس نے نفی میں گردن ہلاتے توبہ کی۔۔۔

"ارے یہ تو اچھا ہے نا۔۔اب تو اسے تم سے ڈرنا چاہیے تم خوامخواہ اس سے ڈر رہی ہو۔۔۔"

"ویسے بھی میری چائے تو بن گئی۔۔۔"عریبیہ بڑی سہولت سے کہتے ہوئے چولہا بند کرتے چائے کپ میں نکالنے لگی تھی۔۔۔

رباب کو کچن میں داخل ہوتے ہی اس نے اشارہ کیا تو وہ شیلف پر سے اتر گئی۔۔۔

"ٹھیک ہے تم آج اپنے شوہر کیلئے کافی نہیں بناؤ گی نا۔۔۔تو وہ یونہی کافی کیلئے ترستا سوئے گا۔۔۔"اس نے مصنوئی آہ بھرتے پیچھے سے عریبیہ کے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔

"میری بلا سے۔۔۔"وہ ہاتھ میں چائے کے کپ پکڑے جیسے ہی پلٹی سامنے ارحان کو کھڑا دیکھ کر پہلے چونکی اور پھر اس کے چہرے کے رنگ اڑے تھے۔۔۔"میری بلا سے تو بالکل نہیں۔۔۔"بدقت مسکراتے اس نے فوراً سے اپنے جملے کی تصیح کی۔۔۔

"پھر آپ نے کافی بنائی کیوں نہیں۔۔۔"اس کے چہرے پر ناچتی شرارت پر عریبیہ کے اندر خطرے کی گھنٹی بجنے لگی تھی۔۔۔"آپ۔۔۔"اس نے زیر لب دہرایا۔۔۔"آلتو جلال تو۔۔۔آئی بلا کو ٹال تو۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑا رہی تھی مگر سامنے کھڑے ارحان کے چہرے پر کچھ دیر پہلے ناچتی شرارت کو رخصت ہوتا دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ وہ قدرے آواز سے اس کے شر سے پناہ مانگ گئی ہے۔۔۔

"میں بس پھوپھو کو چائے دے کر آئی۔۔۔" جان بچانے کیلئے عریبیہ نے کہا اور اس کی اک جانب سے نکلنے لگی مگر ارحان نے آگے آکر راستہ روک دیا۔۔۔

"میرے سامنے تو تمہاری اتنی زبان چلتی ہے۔۔۔ یہ لوگوں کے سامنے اسے قفل کیوں لگ جاتا ہے۔۔۔؟" وہ کڑے تیوروں سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"ہٹیں نا۔۔۔ پھوپھو انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔" اس نے اس کی بات کو مکمل نظرانداز کر دیا۔۔۔

"میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں۔۔۔" ارحان نے خفگی سے کہا۔۔۔

"جی میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔۔۔ اب یہ چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔"

"رباب۔۔۔۔" وہ زور سے بولا تو بے ساختہ ہی عریبیہ کے کندھے کچھ غیر محسوس سے انداز میں اوپر اٹھے تھے۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟ اور یہ یہاں چوکی بنائے کیوں کھڑے ہو۔۔۔" اس نے کچن میں آتے ہی ارحان سے کہا تھا۔۔۔ عریبیہ کے ہاتھ سے چائے کے کپ لیتے ہی اس نے رباب کے ہاتھ میں تھما دیئے۔۔۔ "یہ ماں کو دے آؤ۔۔۔" عریبیہ نے رباب کو مدد طلب نظروں سے دیکھا مگر وہ بھی کیا ہی کرتی۔۔۔

"اب بتاؤ۔۔۔ کیا مسئلہ ہے۔۔۔ کیوں یہ تمہاری زبان لوگوں کے سامنے نہیں چلتی۔۔۔"

"آپ کیا چاہتے ہیں میں لوگوں کے ساتھ بدتمیزی شروع کر دوں۔۔۔؟" اس نے پہلی بار سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔ اف خدایا۔۔۔ یہ معصومیت۔۔۔ اک پل کو وہ پٹڑی سے اترا مگر اگلے ہی لمحے اس نے اپنے خیالات کی لگامیں کستے اپنے جذبات کو واپس سے پٹڑی پر ڈال دیا۔۔۔

"اگر تمہیں یہ بد تمیزی لگتی ہے تو بد تمیزی ہی سہی۔۔۔ مگر یہ زبان آئندہ دوسروں کے سامنے بند نہیں رہنی چاہیے۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔۔" وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی امید کے بر عکس عریبیہ نے نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔

"کیوں کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔؟" وہ اب کی بار زچ ہوا۔۔۔ عریبیہ اک بار پھر سے نیچے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"عریبیہ کیا مسئلہ ہے یار۔۔۔۔ تم پہلے تو ایسی نہیں تھی پھر اب ایسا کیا ہو گیا ہے۔۔۔" اسے یوں اپنے خول میں بند ہوتا دیکھ کر بلا اختیار ہی اس کا لہجہ دوستانہ ہو گیا۔۔۔

مطلب ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ بنا جواب لئے وہاں سے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔ "مجھے ڈر لگتا ہے۔۔" عریبیہ نے کہنے کے ساتھ سر اٹھا کر ارحان کی جانب دیکھا تو اسے حقیقت میں اس کی آنکھوں میں خوف نظر آیا۔۔۔ "پہلے بابا تھے۔۔۔ وہ میرے لئے وہ مضبوط چٹان تھے جو میرے پیچھے کھڑے مجھے سہارا دیئے ہوئے تھے۔۔۔ میں ان کی ایما پر دنیا بھی فتح کر سکتی تھی۔۔۔ میں جانتی تھی وہ مجھے کبھی گرنے نہیں دیں گے۔۔۔ مگر اب۔۔۔ اب وہ نہیں ہیں۔۔۔ اور شاید کوئی سہارا بھی نہیں جس کی ایما پر میں دنیا کے سامنے کھڑی ہو سکوں۔۔۔"

"تمہارے خیال میں یہ جو ہمارے بیچ میں رشتہ ہے یہ کیا ہے۔۔۔؟" اس نے شہادت کی انگلی سے اپنے اور اس کے بیچ اشارہ کیا۔۔۔ عریبیہ کی آخری بات اسے مشتعل کر گئی تھی۔۔۔۔

"جس میں آپ کبھی بندھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔میں جانتی ہوں آپ مجھے کچھ خاص پسند نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کرتے ہیں۔۔۔اور میں یہ سب ہمدردی بٹورنے کیلئے نہیں کہہ رہی۔۔۔"اس نے آخر میں وضاحت دینا لازم سمجھا تھا۔۔۔آخر کو عزت نفس بھی تو ہوتی ہے۔۔۔

"یہ تمہارے دماغ نے نکاح کے بعد کام کرنا چھوڑا ہے یاں پیدائشی اتنا خرافاتی ہے۔۔۔"وہ کڑے تیور لئے اسے گھیرے ہوئے تھا۔۔۔اوراب اس کا مزاق اڑا رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں پانی امڈ آنے لگا تھا۔۔۔۔

"آئندہ اگر خود کی تضحیک پر یہ زبان بند رہی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"اس نے مزید اک قدم آگے لیتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اسے تنبیہ کی اور پھر اگلے ہی پل صدف صاحبہ کی آواز پر ان کی جانب پلٹا جو اس کے پیچھے کھڑی تھیں۔۔۔"ارحان۔۔۔"عریبیہ کی آنکھوں میں تیرتا پانی دیکھ کر وہ برہم ہوئیں۔۔۔ان کو دیکھتے ہی عریبیہ کی جان میں جان آئی تھی اور وہ ان سے جا لپٹی۔۔۔

"کیا کہا ہے تم نے اس سے۔۔۔؟"وہ اپنے ساتھ لگی دبی دبی آواز میں روتی عریبیہ کو دیکھتے بولیں۔۔۔۔ارحان نے اپنی ماں کے پیچھے کھڑی رباب کو گھورا جو چغلی مار کر اس کی ماں کو یہاں لے آئی تھی۔۔۔

"عقل کی بات سمجھانے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔"اس نے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔

"تمہارے خود کے پاس اتنی عقل ہے۔۔۔؟"انہوں نے اک سیکنڈ میں اسے لتاڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔"عریبیہ میری پیاری بیٹی کیا کہا ہے اس نے تمہیں۔۔۔؟"وہ اس کے بال سہلانے لگیں۔۔۔

"بات کر رہا تھا اپنی بیوی سے۔۔۔اب اس میں بھی کوئی مسئلہ ہے۔۔۔"اس نے کمال ڈھٹائی سے کہا مبادہ عریبیہ بتا ہی نہ دے کہ وہ اسے زبان درازی کرنے پر اکسا رہا تھا وہ بھی خود کے ماموں کے ساتھ ہی۔۔۔عریبیہ کے لال ہوتے گال دیکھ کر رباب کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔"ماشاءاللہ چھوٹی بہو پر تو خوب روپ آیا ہے۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر عریبیہ کے گال سہلائیے۔۔۔۔

صدف بیگم نے اسے گھورا اور پھر ارحان کو دیکھا۔۔۔"یوں کرتے ہیں بیوی سے بات۔۔۔؟"انہوں نے عریبیہ کی نم آنکھوں کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"آئیم سوری۔۔۔"وہ شاید پہلی بار شرمندہ ہوا تھا۔۔۔معذرت کرنے کے بعد وہ صدف بیگم کے پاس سے ہوتا ہوا باہر جاتے اک سیکنڈ کو عریبیہ کے پاس رک گیا۔۔۔"مگر جو میں نے کہا ہے وہ غلط نہیں تھا۔۔۔" کہہ کر وہ ایف سولہ کی رفتار سے نو دو گیارہ ہوا تھا۔۔۔نہ ہوتا تو صدف صاحبہ سے ضرور تواضع کروا لیتا۔۔۔۔

اس کی کلاس آج جلدی ختم ہو گئی تھی۔۔۔رکشہ آنے میں ابھی وقت تھا۔۔۔وہ اپنی دوست کے ساتھ یونی کے کیفے میں چلی آئی۔۔۔اس کی دوست دائیں جانب بنے کاؤنٹر سے ٹوکن لینے چلی گئی تو وہ یونہی وہیں کھڑے کھڑے کیفے میں جائزہ لیتی نظریں دوڑانے لگی۔۔۔آج وہاں قدرے گہما گہمی کا ماحول تھا۔۔۔اس کی دوست ٹوکن لے کر اب آرڈر دینے کیلیئے لائن میں لگ چکی تھی۔۔۔وہاں کافی بھیڑ تھی اور اسے اس کی باری جلدی آتی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔وہ پھر سے ارد گرد نظریں دوڑانے لگی کہ جبھی اس کی

نظر خود سے چند قدم فاصلے پر موجود میز پر ٹک گئیں۔۔۔وہ ارحان تھا اور اس کے ساتھ آنسہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔وہ دونوں آس پاس کی دنیا سے بے خبر خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔جانے کیوں اسے وہاں اس کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔وہ بنا یہ سوچے کہ وہ وہاں اپنی دوست کے ساتھ آئی ہے وہ کیفے سے نکل آئی تھی۔۔۔

اس منظر کو دیکھنے سے بہتر تھا کہ وہ سڑک پر کھڑی رہ کر رکشے والے کا انتظار کر لے۔۔۔مگر اس کی قسمت اچھی تھی اتنا لمبا سفر طے کرنے کے بعد جب وہ گیٹ پر پہنچی تھی تب تک رکشے والا بھی پہنچ چکا تھا۔۔۔رکشے میں بیٹھتے ہی اس نے سر پیچھے ٹیک دیا اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔یونہی باہر دیکھتے دیکھتے وہ حال سے ماضی میں جا پہنچی اگر کوئی چیز مشترک تھی تو وہ ارحان تھا۔۔۔

وہ تینوں آج آئسکریم کھانے آئے ہوئے تھے۔۔۔اک تو موسم اچھا تھا اوپر سے ارحان کی آفر اور رباب کی پینلٹی۔۔۔سب کچھ ہی اچھا تھا۔۔۔رباب عریبہ کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر بتا سکتی تھی کہ وہ اس وقت کوئی بات کرنے کو بے تاب ہے مگر ارحان کی موجودگی کے سبب ضبط کئے بیٹھی ہے۔۔۔ارحان ان سے ان کی پسند کا فلیور جاننے کے بعد جیسے ہی کاؤنٹر کی جانب آرڈر دینے بڑھا عریبہ جلدی سے رباب کی جانب آگے کو ہوئی۔۔۔"صاحب کسی کے نئے نئے کرش ہوئے ہیں۔۔۔"عریبہ نے شرارتی مسکراہٹ لئے کہا۔۔۔

"ہیں۔۔۔ہمارے گھوڑے پر کس کی آنکھ آگئی ہے۔۔۔؟"رباب کو شاک لگا تھا۔۔۔اس کی اس قدر بے یقینی کی کیفیت پر عریبیہ کا قہقہ کچھ اس قدر زور سے بلند ہوا تھا کہ کاؤنٹر کے پاس کھڑے ارحان نے مڑ کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔۔۔

چند ہی پلوں کے بعد جب وہ آئسکریم لئے آیا تو وہ بھی عریبیہ کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔وہ باری باری ان دونوں کے سامنے ان کی آئسکریم رکھتے ہوئے اپنی کرسی سنبھال گیا۔۔۔"یہ تم دونوں کو پھر سے میرا تو اگانے کیلئے کچھ نیا مل گیا ہے؟میں بتا رہا ہوں آج کی ٹریٹ کے بعد سے ہر قسم کی بلیک میلنگ بند۔۔۔"اس نے آئسکریم کا چمچ بھرتے دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔

"نہیں نہیں یہ چھوٹی موٹی بلیک میلنگ والی ٹریٹس تو پیچھے رہ گئیں۔۔۔بھئی اب تو گرینڈ ٹریٹ بنتی ہے۔۔۔ آخر کو ہمارے گھوڑے پر کسی کی آنکھیں ہیں۔۔۔"رباب کے کہنے کی دیر تھی کہ اس کے ساتھ بیٹھی عریبیہ بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔۔۔۔ان دونوں نے آپس میں گٹھ جوڑ کر رکھا تھا ویسے تو ارحان کو دھرنا کافی مشکل کام تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔اس عریبیہ کی بچی نے کوئی پھل جھڑی چھوڑی ہے نا۔۔۔؟"اس نے کہنے کے ساتھ ہی فوراً سے رباب کے ہاتھ سے اس کی آئسکریم جھپٹ لی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اگلے ہی پل عریبیہ نے اس کے سامنے سے اس کی آئسکریم اٹھالی تھی۔۔۔عریبیہ کی اس حرکت پر ارحان کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے واپس رکھو میری آئسکریم۔۔۔"اس نے عریبیہ کو گھورا مگر وہ کون سا اس کا باپ تھا جس کی گھوریوں کو وہ خاطر میں لاتی۔۔۔

"رکھ دوں گی پہلے رباب کی آئسکریم واپس کریں۔۔۔"اس نے بڑے آرام سے اپنا مطالبہ گوش گزار کیا۔

"تم دونوں ہی بہت بد تمیز ہو۔۔میرے پیسوں سے آئسکریم کھاتی ہو اور پھر دونوں آپس میں مل کر مجھے ہی سائڈلائن کروادیتی ہو۔۔۔"ارحان نے ناچار رباب کی آئسکریم واپس سے اس کے سامنے پٹخ دی ۔۔۔عریبیہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب آئسکریم بڑھادی جسے اس نے قدرے ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے پکڑ لیا۔۔۔

"اچھاناناراض کیوں ہو رہے ہو۔۔؟"رباب نے آئسکریمکا چمچ ضرورت سے زیادہ بھر کر منہ میں ڈالا تھا۔۔"تمہارے کام کی بات ہے ہمارے پاس۔۔۔"

"جیسے کہ۔۔۔؟"اس نے لاپرواہ انداز لئے کہا تو عریبیہ اور رباب کو مایوسی ہوئی۔۔۔۔

"پتا ہے آج کل عریبیہ کے بیچ کی لڑکیوں کا کرش ہو تم۔۔۔"رباب نے پھر سے اسے تنگ کرنا چاہا مگر سامنے سے اس کے قدرے ٹھنڈے تاثرات دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی۔۔۔

"اوہو۔۔۔دیکھو کرش بھی ٹھہرا تو کس کا۔۔"ارحان نے مایوسی سے کہنے کے ساتھ عریبیہ کی جانب دیکھا جو اپنی آئسکریم سے یوں رومینس کر رہی تھی گو کہ کوئی دوسرا وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔پھر ہنسی ضبط کئے وہ دوبارہ سے بولا۔۔۔"ہائے رباب کاش تم کہتی کہ میں اپنی ڈیئریسٹ نک چڑی کزن کا کرش ہوں۔۔۔"اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے آئسکریم کا چمچ بھرا تھا۔۔۔

عریبیہ جو بڑے مزے سے اپنی آئسکریم کھانے کا شغل فرما رہی تھی اس کی بات پر اس نے فوراً سے پہلے رباب کی طرف پھر ارحان کی طرف دیکھا۔۔۔"آہ کاش رباب۔۔۔کتنا اچھا ہوتا اگر تم کہتی عریبیہ شکر ہے اس سڑیل انسان کا کرش تم نہیں ہو۔۔"اس نے بھی منہ چڑاتے اسی کے انداز میں وار کیا تھا۔۔۔

وہ بڑی کمال سے اپنی ہنسی کو ضبط کئے ہوئے تھا۔۔۔"ہائے۔۔۔مگر بدقسمتی سے اس سڑیل انسان کا کرش یہ نک چڑی کزن ہی ہے۔۔۔"کہنے کے بعد وہ سکون سے اس کے اگلے ردعمل کا انتظار کرنے لگا اور پھر یہی ہوا تھا۔۔۔اس کی بات پر عریبیہ نے ہاتھ میں پکڑا کپ میز پر پٹخا اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔رباب اور ارحان بھی اس کے پیچھے آئے مگر اپنی اپنی آئسکریم تھامے۔۔۔وہ تیز تیز قدم چلتا اس تک آیا۔۔۔عریبیہ نے مڑ کر اک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔

"ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔یہ جو تم نے اندر میری آئسکریم چھینی تھی یہ اس کا حساب برابر کرنے کیلئے کہا تھا۔ورنہ میرا کرش تم۔۔؟ناممکن۔۔۔سیم ایز آئیم ناٹ یورز۔۔۔"اس نے عریبیہ کے سامنے اس کی آئسکریم کی جو وہ غصے میں میز پر پٹخ آئی تھی۔۔۔

"جانتی ہوں آپ ہی ایسی گھٹیا حرکتیں کر کے بدلا لے سکتیں ہیں"اس کا غصہ کسی قدر ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس کے ہاتھ میں پکڑی آئسکریم کو نظرانداز کرتی آگے بڑھنے لگی۔۔۔ارحان نے کار کے دروازے پر ہاتھ رکھتے دروازے کو کھلنے سے روک دیا۔۔۔عریبیہ نے مڑ کر رباب کو تلاشنا چاہا مگر وہ تو جانے کب کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

kahanifreak.com

"پکڑو۔۔۔میں نے اپنی حق حلال کی کمائی سے یہ آئسکریم خرید کر دی ہے تمہیں۔۔۔یوں ضائع کرنے نہیں دوں گا۔۔۔اور پھر تم تو میرا کرش بھی نہیں ہو کہ میں یہ نقصان ہنستے ہنستے برداشت کر لوں۔۔۔"

عریبیہ نے ناگواری سے اس کے ہاتھ سے آئسکریم پکڑلی اور پھر دروازہ کھول کر غصے سے اندر بیٹھ گئی۔۔۔

"ویسے تم دونوں کو بھی میں جانتا ہی ہوں۔۔۔ جتنی تم حاجنیں ہو میں جانتا ہوں۔۔۔۔"ارحان نے تپانے والی مسکراہٹ لئے اس کی جانب جھکتے کہا اور پھر اس کی جانب کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔

وہ تو سلگ کر ہی رہ گئی تھی۔۔۔"رباب۔۔آئیندہ تمہیں اپنے اس بھائی کے ساتھ کہیں جانا ہو تو مجھے تو تم معاف ہی رکھنا"اس نے ارحان کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر رباب سے کہا تھا۔۔ مگر وہ ابھی تک اسی ڈھٹائی کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔۔ عموماً وہ جب بھی کہیں جاتے تھے اس ملاقات کا اختتام کچھ ایسا ہی ہوتا تھا ۔۔۔اب تو رباب نے بھی فکر مند ہونا چھوڑ دیا تھا۔۔وہ خود ہی لڑتے اور پھر خود ہی لڑ لڑ کر ٹھیک ہو جاتے تھے۔۔۔آج بھی ایسا ہی ہوا تھا پہلے دونوں نے خاصے زبانی تیر چلائے تھے پھر جب رات میں وہ سونے جا رہی تھی اس کے موبائل پر ارحان کی کال آنے لگی تھی۔۔۔کال کاٹنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھا اور پھر اسے بات پوچھنے کیلئے آدھی رات کو بھی اس کے گھر آنا پڑتا تو وہ آن ٹپکتا۔۔۔۔ عریبیہ نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے کال اٹھالی۔۔۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔"وہ فوراً سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"اس وقت لوگ سونے کے علاوہ کیا کر سکتے ہیں۔۔۔"اس نے بیزاریت سے کہا۔۔۔

"بہت کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔اپنی کزن سے باتیں کر سکتے ہیں جیسے کہ میں کر رہا ہوں۔۔۔اپنی محبوبہ سے باتیں کر سکتے ہیں جو میں تمہارے ساتھ بات کرنے کے بعد کروں گا۔۔۔دوستوں کے ساتھ گپے ہانک سکتے ہیں جو میں تمہارے ساتھ بات کرنے سے پہلے کر رہا تھا۔۔۔۔"

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔اگر اجازت ہو تو اب میں سونے چلی جاؤں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے قہقہ لگایا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ اس سے اجازت نہیں مانگ رہی تھی پھر بھی اس نے اسے اجازت نہیں دی تھی۔۔۔

"اللہ حافظ۔۔۔۔"

"اچھا سنو۔۔۔اک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔"اس نے کہا تو وہ رک گئی۔۔۔

"یہ بتاؤ کس کا کرش ہے مجھ پر۔۔۔"وہ متجسس ہوا۔۔۔

"آپ نہیں جانتے اسے۔۔۔"اس نے بات ختم کرنی چاہی۔۔۔

"تو جاننے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے۔۔۔تم پریشان نہیں ہو میں جان لوں گا اسے۔۔۔تم بس اک بار تفصیل تو بتاؤ۔۔۔ہے کون۔۔۔نام کیا ہے۔۔۔کون سا سمیسٹر ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔"وہ اک بازو کو سر کے نیچے رکھے اور دوسرے سے موبائل پکڑے کہہ رہا تھا۔۔

"اب آپ اس کے ساتھ بھی فلرٹ کریں گے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔نہیں تبلیغ کروں گا۔۔۔"اس نے عریبیہ کا مزاق اڑایا۔۔۔"عجیب بات کرتی ہو تم ڈیئر کزن۔۔۔ویسے بھی اس کو فلرٹ کرنا نہیں دل رکھنا کہتے ہیں۔۔۔"ارحان نے سیدھا ہوتے ہوئے ساتھ

میز پر پڑی اپنی کافی کا کپ اٹھالیا۔۔۔ عریبیہ اس کے ایکشنز سے بھی بیزار ہونے لگی تھی۔۔۔اتنی بار منع کرنے کے باوجود بھی وہ ہمیشہ ہی اسے ویڈیو کال کرتا تھا۔۔۔

"میری بلاسے۔۔۔ لیکن میرا نام نہیں آنا چاہیے۔۔۔"

وہ جو کافی کا سپ بھر رہا تھا اس نے جلدی جلدی منہ میں بھرے گھونٹ کو اندر اتارا۔۔۔ "لو ایسے کیسے تمہارا نام نہیں آنا چاہیے۔۔۔ تم ہی تو ہمارا تعارف کرواؤ گی۔۔۔"

"جی نہیں میں ایسا کوئی گھٹیا کام نہیں کروں گی۔۔۔"

"چلو اچھا۔۔۔ میں خود ہی اس سے سلام دعا کرلوں گا۔۔۔"اس نے اس کی جان چھوڑ دی تھی۔۔۔ عریبیہ نے آنکھیں بند کیے اک لمبی سکون کی سانس لی۔۔۔اسے دیکھتے ہوئے ارحان کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ ناچ گئی۔۔۔

"تم بس اسے کسی طرح سے یہ بتادو کہ میں خاصا لبرل قسم کا بندہ ہوں اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کوئی لڑکی خود آکر بھی اظہار کر دے۔۔۔"اس نے کہنے کے بعد اپنی کافی کا گھونٹ بھرا۔۔۔

"میری صبح سات بجے کلاس ہے۔۔ خود تو آپ کی دس بجے کلاس ہوتی ہے اور اس میں بھی آپ ساڑھے دس پہنچتے ہیں مگر مجھے ڈاٹ سات بجے کلاس میں پہنچنا ہوتا ہے۔۔۔اگر آپ کی یہ خود شناسی کے سیشنز ختم ہوگئے ہوں تو میں سو جاؤں۔۔۔۔"اس کی آنکھیں اب سچ میں بند ہونے لگی تھیں۔۔۔

"جھوٹی مجھے تو جیسے پتا ہی نہیں۔۔۔ میرے کال بند کرتے ہی تم رباب کو کال کرنے والی ہو۔۔۔آخر اس کو میری اور اپنی باتیں بتاؤ گی نہیں تو تمہارے پیٹ کو سکون کیسے آئے گا۔۔۔"

"میری اور آپ کی باتیں نہیں۔۔۔آپ کی اور آنسہ کی باتیں۔۔۔"اس نے سختی سے تصیح کی۔۔۔اس نے رباب کو بتانے والی بات کا انکار نہیں کیا تھا۔۔۔

"ہاں ہاں وہی۔۔۔ خیر اب یاد سے جو میں نے کہا ہے وہ آنسہ کو بتا دینا۔۔۔"

"جی بہتر۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

"سنو۔۔۔"اک بار پھر سے اس نے روک دیا۔۔۔ عریبیہ نے تھکے تھکے مگر قدرے زچ ہو کر اسے دیکھا۔۔۔

"تمہاری جو پیاری پھوپھو ہیں نا۔۔۔وہ اک بات کہتی ہیں۔۔۔"عریبیہ کے ہاتھ میں پکڑا موبائل نیچے اس کے منہ پر گرا تھا۔۔۔

"اوہو۔۔۔ تمہیں تو سچ میں نیند آرہی ہے۔۔۔"اس نے افسوس سے کہا۔۔۔وہ اب اک بار پھر موبائل کو پکڑے ستے چہرے سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"سوری۔۔۔"اس نے بلا جھجھک کہا۔۔۔"اس لئے نہیں کہ میں نے تمہیں جگایا بلکہ اس لئے کہ میں نے مزاق میں کہا کہ تم میرا کرش ہو۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔اب اللہ حافظ۔۔۔"اس نے کال ختم ہوتے ہی سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

اگلی صبح وہ کلاس کے بعد یونیورسٹی کے بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔چوکڑی مارے بیگ کو گود میں رکھے اس پر سر رکھے آنکھیں موندے وہ ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی جبھی کوئی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔۔۔اسے یہ

جاننے کیلئے کہ کون اس کے ساتھ آ کر بیٹھا ہے سر اٹھا کر دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔وہ جیسے اس کے پاس آ کر بیٹھا تھا۔۔۔اس کے پاس آنے سے جو مہک چار سو پھیلی تھی وہ اس کے وجود کا پتہ باخوبی دے رہی تھی۔۔۔یونہی سر جھکائے ہی اس کے چہرے کے زاویے بگڑ گئے۔۔۔

"اب تم مجھے دیکھ کر سر ہی نہیں اٹھاؤ گی ڈئیر کزن۔۔۔؟" ارحان نے کہنے کے بعد چند سیکنڈ انتظار کیا کہ شاید سر اٹھا دے مگر جب اس نے سر نہیں اٹھایا تو ارحان نے اک جھٹکے سے اس کے سر کے نیچے رکھے بیگ کو یک دم کھینچ دیا۔۔۔وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔اس نے سر اٹھا کر ناگواری سے ارحان کو دیکھا۔۔۔اس کے بر عکس وہ اپنی شرارت پر دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟ کیوں جان کے عذاب بن گئے ہیں۔۔۔؟" ارحان کی یہ حرکت اسے سلگا کر رکھ گئی۔۔۔

"ڈئیر کزن۔۔۔کزنز جان کا عذاب نہیں جان کی امان ہوتے ہیں۔۔۔" ارحان اور اس کی سائنس۔۔۔ مگر ہمیشہ کی طرح عریبہ کو اس سے یا اس کی سائنس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔

"مگر آپ کہیں سے بھی امان نہیں ہیں۔۔۔عذاب ہی عذاب بنے ہوئے ہیں۔۔۔"

"یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔اب چلو۔۔۔"

"کدھر۔۔۔؟" وہ حیران ہوئی۔۔۔

"تمہاری دوست کے پاس۔۔۔ جس کا میں کرش ہوں۔۔۔" اس نے فخریہ کیا۔۔۔

عریبیہ نے اک لمبی سانس اندر اتارتے ہوئے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔"دیکھیں۔۔۔میری دوست نہیں ہے وہ۔۔۔"اس نے تحمل سے کہا۔۔"ان فیکٹ میری اس کے ساتھ بہت بری بحث ہوگئی تھی۔۔۔"اسے یک دم یاد آیا تو دل کو اک آس بندھی تھی کہ شاید یوں وہ اس کی جان چھوڑ دے۔۔"مجھے تو لگتا ہے اگر اسے پتا چل گیا کہ آپ میرے کزن ہیں وہ تو شاید آپ سے بات ہی نہ کرے۔۔۔"

ارحان نے کچھ پل اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے تاثرات جاننے کی کوشش کی۔۔۔عریبیہ کو امید بندھنے لگی مگر اگلے ہی پل اس نے کہا۔۔۔

"ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ان فیکٹ لڑکیوں کو ان لڑکوں سے دوستی کرنا اچھا لگتا ہے جو ان کی دشمن لڑکیوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔یوں وہ ذرا اپنا بدلہ آسانی سے لے سکتی ہیں۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے اسے معلومات دی تھیں۔۔۔

اس کی بات پر عریبیہ کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا۔۔۔"ارحان۔۔۔۔"اسے شاک لگا تھا۔۔۔"آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کو میرے خلاف بدلے کیلئے استعمال کرے گی اور آپ خوشی خوشی میرے خلاف اس کا مہرہ بن جائیں گے۔۔۔"

"ہائے کتنی اچھی ہو نا تم ڈیئر کزن۔۔۔غصے میں بھی تہذیب نہیں بھولتی۔۔۔"اس نے اس کے خود کو "آپ" کہنے پر چوٹ کی تھی۔۔۔"ویسے میں نے یہ نہیں کہا۔۔۔اور وہ تمہیں آخر کو کیا ہی نقصان پہنچا لے گی۔۔۔"

وہ ابھی تک اسے تاسف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اس کے ساتھ بیٹھا مزید خوش گپیاں کرتا مگر آنسہ کی دخل اندازی نے اسے روک دیا۔۔۔

"ہائے۔۔۔سوری مجھے دیر ہو گئی۔۔"اس نے ارحان سے کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا۔۔۔

"ہاں دیر تو ہو گئی۔۔۔مگر پھر مجھے عریبیہ مل گئی۔۔۔"ارحان نے مسکرا کر عریبیہ کی جانب دیکھا جو ہونق اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔؟"وہ عریبیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف ارحان سے مخاطب تھی۔۔۔

"ہمم تم چلو میں آرہا ہوں۔۔۔"ارحان کے کہنے پر وہ آگے بڑھ گئی۔۔۔وہ واپس سے عریبیہ کی جانب متوجہ ہوا جو خونخوار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کہا تھا نا میں خود ہی سلام دعا کر لوں گا۔۔۔آئی ایم سو گڈان پیپل پلیزنگ۔۔۔۔"

"ویمن پلیزنگ۔۔۔"اس نے غصے سے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

آج اسے آنسہ کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر یہ سارا واقع کسی فلم کی طرح چلتا ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا تھا۔۔۔

ارحان اور دانش دونوں اس وقت یونیورسٹی کے کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔کلاس تو تھی نہیں۔۔۔سمیسٹر بھی اپنے آخری مراحل میں تھا تو اس وقت گزاری کا اس سے اچھا طریقہ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

"کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟"ارحان نے دانش کے چہرے کے تاثرات جانچتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"اس نے کہا۔۔"آنسہ کو پروپوز کرناچاہ رہاہوں۔۔۔"

"آہاں۔۔۔گڈ۔۔۔"اس نے سرسری سے انداز میں کہا۔۔۔

"مگر مجھے لگتا ہے وہ تم میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔"

اس نے اپنی جانب اشارہ کیا۔۔۔"مجھ میں۔۔۔؟"ارحان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ہم صرف دوست ہیں اور کم سے کم تم تو جانتے ہی ہو۔۔۔"

"ہاں تمہیں جانتا ہوں۔۔۔مگر اس کا کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔"

"میں کہہ رہا ہونا۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے نہ اس کی طرف سے نہ میری طرف سے۔۔۔"

"ہائے۔۔۔"آنسہ سر پر آپہنچی تو دونوں کی باتوں کا سلسلہ رک گیا۔۔۔

"یار کتنا ڈھونڈا ہے میں نے تم لوگوں کو،اور کالز الگ سے کی ہیں۔۔۔انسان کم سے کم جواب تو دے ہی دیتا ہے۔۔۔"وہ ان پر اچھی خاصی برہم ہو رہی تھی۔۔۔

"موبائل سائلنٹ پر ہو گا شاید۔۔"دانش نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو وہ سائلنٹ پر ہی تھا۔۔۔

"اچھا چلو کوئی نہیں۔۔۔"وہ ان کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔"مجھے بھی پلادو کافی۔۔۔"اس نے ان دونوں کی کافی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دانش سے کہا۔۔۔

دانش مسکراتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔"کیوں نہیں۔۔۔؟"

دانش کے اٹھتے ہی وہ ارحان کی جانب متوجہ ہوئی جو اسے نظر انداز کرتا اپنی کافی کی دنیا میں مگن اس کے ذائقے کا بھرپور مزہ لینے میں مصروف تھا۔۔

"اور کیا چل رہا ہے۔۔؟"

"کچھ خاص نہیں۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔"

"ارحان۔۔۔"اس نے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے کہا۔۔۔ "تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔ تم آہستہ آہستہ سب سے دوستی کیوں ختم کرتے جا رہے ہو۔۔۔۔"

"ایسا نہیں ہے۔۔۔" وہ کافی پیتے ہوئے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔

"ہاں شاید ایسا نہیں ہے۔۔۔ تم صرف اپنے سرکل سے فیمیل فرینڈز کو آؤٹ کر رہے ہو۔۔۔"

"ہو سکتا ہے۔۔۔"اس نے اعتراف کیا تھا۔۔

"مگر کیوں۔۔۔؟"اس نے اپنا ہاتھ ارحان کے ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔۔

"مجھے اب آپوزیٹ جینڈر سے دوستی سمجھ نہیں آتی۔۔۔"اس نے بڑے آرام سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر سے ہٹا دیا۔۔۔ "بہتر نہیں ہے کہ ہم تھوڑا فاصلہ رکھ کر بات کریں۔۔۔" وہ کہہ کر رکا۔۔۔ "میرا خیال ہے اب ہمیں بات ہی نہیں کرنی چاہیے۔۔۔"

دانش کے آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ "تم آنسہ سے کچھ بات کرنا چاہ رہے تھے نا۔۔۔ میرے خیال سے یہ بات کرنے کا بہترین وقت ہے۔۔۔۔"اس نے دانش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے حوصلہ دیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اپنی سانسیں اپنی آہیں تم پہ وار بیٹھے ہیں

محبت تیرے صدقے ہم خود کو ہار بیٹھے ہیں

یونیورسٹی سے گھر آتے تک اس کا موڈ کافی حد تک بگڑ چکا تھا۔۔ماضی کی تلخی۔۔۔حال کا ہولناک منظر۔۔۔ مستقبل کے خدشے۔۔۔ سبھی اس کی طبیعت پر امڈ آئے تھے۔۔وہ بگڑے موڈ کے ساتھ گھر آئی تھی اور لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اپنا بیگ میز پر پٹختی وہ کرسی کو قدرے زور سے کھینچتی اس پر بیٹھ گئی۔۔۔

"اوہ ہوہ لڑکی کیا ہو گیا ہے۔۔۔نہ سلام نہ دعا۔۔" وہ اپنا کام چھوڑے اس کی جانب دیکھنے لگی تھیں۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔کچھ۔۔۔" بات کرتے کرتے ضبط ٹوٹ گیا اور اک ساتھ آنکھوں سے پانی کی لڑیاں ٹوٹ پڑی تھیں۔۔۔

صدف صاحبہ جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آ گئیں۔"عریبہ۔۔۔میری گڑیا کیا ہوا ہے۔۔۔"۔۔انہوں نے اس کی آنکھوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹا دیئے۔۔۔"عریبہ۔۔۔یونیورسٹی میں کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔؟"

اس نے نم آنکھوں سے پھوپھو کی جانب دیکھا۔۔اب کیا بتائے کہ اپنے شوہر کو اپنے کرش کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر آئی ہے۔۔۔

"کچھ نہیں پھوپھو۔۔۔میری قسمت ہی خراب ہے۔۔۔پتا نہیں بابا نے میرے ساتھ اتنا برا کیوں کیا۔۔۔"

"ہیں کیا مطلب۔۔۔ایسا کیا کر دیا میرے بھائی نے لڑکی۔۔۔" وہ آہستہ آہستہ اس کی نم آنکھوں کو صاف کر رہی تھیں۔۔۔

"آپ کو پتا ہے۔۔۔" وہ روانی میں ارحان کو اندر آتا دیکھ کر کہتے کہتے رک گئی۔۔۔ صدف صاحبہ نے گردن گھما کر ارحان کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ ان سے لاپرواہ سا اپنی ہی دھن میں گنگناتا ہوا اندر آرہا تھا۔۔۔

"ارحان۔۔۔ عریبیہ کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

ان کے سوال پر وہ حیران ہوا۔۔۔ "مجھے کیا پتا ماں۔۔ میں تو خود ابھی آرہا ہوں۔۔۔ آپ اپنی لاڈلی سے پوچھیں ناں۔۔۔" گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔

اس کے انداز پر عریبیہ کے آنسوؤں میں اور شدت آگئی۔۔۔ اب کی بار وہ بھی گلاس میز پر رکھتا بے ساختہ ہی اس کی جانب آیا تھا۔۔۔ اس نے پہلے اپنی ماں کو اور پھر وہ عریبیہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ ان دونوں کی نظریں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی مگر یوں اس کے سامنے بات بھی نہیں بتائی جا سکتی تھی۔۔۔ بے بسی کے سبب آنکھیں مزید گریہ کرنے کیلئے بے تاب ہونے لگیں۔۔۔ "پھوپھو۔۔۔ مجھے نہیں جانا اس رکشہ پر۔۔۔ میں نے آج اتنی دیر انتظار کیا ہے اس کا۔۔۔" صدف صاحبہ کے ساتھ لپٹے اس نے اپنا منہ چھپا لیا مبادہ کوئی اس کے جھوٹ کو پکڑ ہی نہ لے۔۔۔

"تو کیا تم صرف رکشہ کے دیر پر آنے سے رو رہی ہو۔۔۔؟" ارحان کو حیرانی ہوئی تھی۔۔۔ ہونی بھی چاہیے تھی وہ جھوٹ جو بول رہی تھی۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔ مجھے سونا ہے۔۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ بنا اس کی جانب دیکھے راستہ بناتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"ماں۔۔ اب کیا یہ کوئی رونے والی بات ہے بھلا۔۔۔؟" وہ اس کے رویے پر چڑ گیا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

"میں جانتی ہوں ارحان وہ کسی اور بات کی وجہ سے پریشان تھی۔۔۔اگر تم نہ آتے تو وہ مجھے بتا ہی دیتی۔۔۔" وہ کہہ کر کچن کی جانب چل پڑیں۔۔۔

"بہت اچھا ہے ماں۔۔۔ مطلب اب میں اپنے گھر بھی نہ آیا کروں۔۔۔؟ حد ہی ہے یار۔۔" وہ بھی غصے سے بڑبڑاتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

کار کریم صاحب کے پورچ میں آکر رکی تھی۔ ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی اتنا ہی فریش لگ رہا تھا۔ کار سے اترتے ہی اس نے ملازم سے پوچھا "ماموں گھر پر ہیں۔۔۔؟" وہ رکا نہیں تھا۔۔۔ چلتے چلتے پوچھا تھا۔۔۔

"جی صاحب گھر پر ہی ہیں۔۔۔" ملازم نے جلدی سے جواب دیا۔

اس کو گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے بوا ملی تھیں۔ وہ ہاتھ میں ڈرائے فروٹس کی پلیٹ پکڑے ٹی وی لائونج کی جانب بڑھ رہی تھیں جب ارحان کو دیکھ کر رک گئیں اور مسکراتے ہوئے اس کے سوال کا انتظار کرنے لگیں۔۔۔ وہی سوال جو وہ ہر بار آنے پر ان سے پوچھتا تھا۔۔۔

اس نے ان کے ہاتھ میں پکڑی پلیٹس میں سے کچھ ڈرائے فروٹس اٹھالئے۔۔۔ "وہ آپ کی عجیب سی بی بی گھر پر ہیں۔۔۔؟" چہرے پر شریر سی مسکراہٹ ابھی تک برقرار تھی۔۔ یوں جیسے وہ گھر سے آیا ہی اسے تنگ کرنے ہو۔۔۔

"جی ارحان بابا اور یہ ان کیلئے ہی لے کر جا رہی ہوں۔۔۔"

اس نے سر کو زرا سا خم دیا اور پھر سیٹی بجاتا ان کے پیچھے چل دیا۔

عریبیہ صوفے پر خود کو سمیٹے بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔کچھ دیر پہلے تک اس کا موڈ خاصا اچھا تھا۔۔۔ہاتھ میں ریموٹ پکڑے وہ چینل چینج کر رہی تھی جب اس کا اچھا خاصا موڈ بگڑ گیا تھا۔۔۔وہ سیٹی بجاتے ہوئے نظیراں بی کی پشت سے برآمد ہوا تھا۔۔۔سیٹی بجاتے۔۔۔شرارت سے بھری آنکھیں۔۔۔مسکراہٹ سے پھیلے لب لئے وہ عین اس کے پاس آکر صوفے پر گرا تھا۔۔۔یوں کہ عریبیہ قدرے اچھل کر ہی اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔اس نے قہقہ لگاتے ہوئے عریبیہ کے ہاتھ سے ریموٹ پکڑتے ہی چینل بدل دیا۔۔۔

"بوا اک اچھا سا کافی کا کپ بنا کر ماموں کے روم میں دے جایئے گا۔۔۔" کہنے کے بعد اس نے عریبیہ کی طرف دیکھا وہ اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔"وہ کیا ہے نا میری ڈیئر یسٹ کزن مجھے زیادہ دیر اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیں گی۔۔۔"

بوا اپنی ہنسی کو ضبط کرتی اس کی فرمائش پر کچن کا رخ کر گئیں۔۔۔

"ارحان یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟" وہ غصے اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات لئے بولی تھی۔۔۔

" فٹبال کا میچ دیکھنا کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟" اس کا انداز مذاق اڑانے والا تھا۔۔۔

عریبیہ کو پتا تھا وہ اس سے کچھ بھی کہے گی تو وہ اس کو جان بوجھ کر مزید چڑائے گا اور زیادہ تنگ کرے گا۔۔۔وہ جب ان کے گھر جاتی تھی تو اس کا سکہ چلتا تھا جس کا بدلہ وہ اس کے ہاں کر لیتا تھا جہاں اس کا سکہ چلتا تھا۔۔۔اس سے بحث کرنے کا ارادہ ترک کرتی وہ ڈرائے فروٹس کھانے لگی۔۔۔مگر ارحان کی ہڈی میں بھی کہاں سکون تھا۔ریموٹ چھیننے سے کام نہیں بنا تو اب جان بوجھ کر اس نے اس کی پلیٹ میں سے ڈرائے فروٹس لینے شروع کر دئے۔۔یوں کے جیسے ہی وہ ڈرائے فروٹ اٹھانے لگتی تو وہ فوراً سے انہیں

ٹکڑوں کو اٹھالیتا جن کو وہ اٹھانے والی ہوتی۔۔۔اس چکر میں ان دونوں کے ہاتھوں کا بھی تصادم ہو رہا تھا۔۔۔عریبیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا ہاتھ ہی پکڑ کر مڑوڑ دے۔۔۔اب کی بار عریبیہ سے ضبط مشکل ہوا تو اس نے وہ پلیٹ اس کے سامنے پٹخ دی اور ٹی وی پر دھیان دینے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔۔ارحان نے ہنسی ضبط کئے قدرے آرام دہ انداز میں اپنی پشت صوفے سے ٹیک دی اور پلیٹ کو اپنے اوپر رکھ لیا۔۔۔

"ویسے جہاں تک میرا خیال ہے ہمارے جاننے والوں میں تو کوئی عجیب سا نہیں ہے۔۔۔"اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔"پھر تم کیسے اتنی عجیب سی ہو گئی۔۔۔۔"

اب کی بار عریبیہ باقاعدہ اس کی جانب مڑی تھی۔۔۔"عجیب سی سے کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟"اس کے تو سر پر لگی تلوؤں پر بجھی تھی۔۔۔"اور میرا نہیں خیال آپ اتنی صبح مجھ سے ملنے آئے ہوں گے۔۔۔" ارحان کی ڈھٹائی میں مجال ہے جو رتی برابر بھی فرق آیا ہو۔۔۔وہ ہنوز ویسے ہی مسکرا رہا تھا۔۔۔"ارے اس میں اتنی جذباتی ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔مانا تم عجیب سی ہو مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم سے کوئی ملنے نہیں آسکتا آخر کو عجیب سی اکلوتی کزن ہو تم میری۔۔۔"

عریبیہ نے تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر سر جھٹکتی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔وہ آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ ارحان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔عریبیہ نے اک لمبی سانس لے کر خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی اور پھر بڑے تحمل کا مظاہرہ کرتے کہا۔۔۔

kahanifreak.com

"دیکھیں۔۔۔ چھ دن بعد بہت مشکل سے اک چھٹی ملی ہے اور میں اسے آپ کے چکر میں خراب نہیں کرنا چاہتی اسلیئے مجھے مہربانی کر کے بخشیں۔۔۔"

وہ مصالحتی انداز میں بولتی وہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی مگر ارحان کی گرفت ڈھیلی نہیں پڑی تھی۔۔۔

"اوکے سوری۔۔۔ بیٹھ جاؤ یار بات کرنی ہے۔۔۔"

عریبہ نے ابرو اچکا کر جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"ارے سچ میں۔۔۔" ارحان نے سر سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ "ایکچولی میں کل کیلیئے معزرت کرنا چاہ رہا تھا کل تھوڑا زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔" اس کے لہجے میں اب کی بار نرمی تھی۔۔۔

"آپ کو نہیں لگتا کم تو آج بھی آپ نے نہیں کیا۔۔۔" عریبہ سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"دیکھو پھر ہو نا تم عجیب سی شہ۔۔۔" ارحان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تھا۔

عریبہ پھر سے غصے سے اسکی طرف پلٹی تھی "ارحان ن۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی یاں مزید غصہ کرتی ارحان نے مصالحتی انداز میں ہاتھ اٹھا دیئے۔۔۔ "آئی ایم سوری۔۔۔ پکا اب نہیں ہو گا۔۔۔" چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔" عریبہ نے کہتے ساتھ ہی ریموٹ اٹھالیا اور چینل بدلنا شروع کر دیئے تو وہ سر جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا اور فائل اٹھاتا کریم صاحب کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

رباب کی آواز پر وہ خیالوں کی دنیا سے لوٹی تھی۔۔۔"کیا ہوا تھا آج تمہیں۔۔۔"رباب اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"پتا نہیں بس ایسے ہی۔۔۔"

"اچھا چلو چھوڑو دفع کرو۔۔۔تم بس جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجاؤ، ہم کار میں تمہارا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"رباب کہتے ساتھ ہی دروازے کی جانب بڑھی گئی۔۔۔

"مگر کس لئے۔۔؟"عریبیہ حیران ہوئی۔۔۔رباب نے اس کے سوال کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔اگر دیتی تو پھر عریبیہ کی ناہی سن کر جاتی۔۔۔

وہ پچھلے دس منٹ سے گاڑی میں بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ارحان کی انگلیاں مسلسل سٹیر نگ پر ناچ رہی تھیں۔۔۔

"یار رباب کہیں وہ سو تو نہیں گئی۔۔۔یہ نا ہو ہم فضول میں اس کا انتظار کرتے رہیں اور وہ آئے ہی نہ۔۔۔" اس نے کہنے کے ساتھ ہی گھر کے گیٹ کی جانب دیکھا۔۔۔

"تو کیا تم اس کو چھوڑ کر اکیلے آئسکریم کھانے جا سکتے ہو۔۔۔؟"رباب نے شرارت سے پوچھا تھا۔

"تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔۔۔؟"اس نے بھنویں اچکا کر کہا۔۔۔

"ہاں بالکل میں تمہیں چیلنج کر رہی ہوں۔۔۔"اس کی فتح یقینی تھی سو اس نے سر اٹھا کر اٹل انداز میں کہا تھا۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔"تو پھر میں یہ چیلنج ہارتا ہوں۔۔میں اس کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔۔"

یہ کوئی پانچویں بار تھا جب رباب کا موبائل اک بار پھر سے بجنے لگا تھا۔۔۔اس نے موبائل کی سکرین ارحان کے سامنے کر دی۔۔۔"آپ کی بیوی کال کر رہی ہے۔۔۔"

"میرے خیال سے تم اس کی کال اٹھا ہی لو۔۔۔یہ نا ہو کہ وہ آئے ہی نہ۔۔۔"

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔مگر میں بتا دوں وہ انکار ہی کرے گی۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہی فون اٹھا لیا اور سپیکر پر ڈال دیا۔۔۔

"رباب کیا ہم ان کے ساتھ جائیں گے۔۔۔؟"

"ان کے کن کے ساتھ۔۔۔؟"

"اوف ہو۔۔۔ارحان کے ساتھ۔۔۔"

"ہاں۔۔۔تمہیں اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔۔۔"

"یار میں نہیں آ رہی پھر۔۔۔"

"کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔"رباب نے ارحان کی جانب دیکھا۔۔۔

"بھئی مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔۔۔"اس نے قدرے آہستہ آواز سے کہا۔۔۔

"کیوں۔۔۔میں کیا ڈریکولا ہوں۔۔۔"ارحان نے رباب کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے سپیکر سے ہٹا کر کان سے لگا لیا تھا۔۔۔

"رباب بدتمیز۔۔۔۔"دوسری جانب اس نے آنکھیں بند کرتے ہی بے ساختہ کہا۔۔۔

ارحان نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔"میرے ساتھ جانے میں تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"

"دیکھیں مجھے بہت۔۔۔بہت نیند آرہی ہے۔۔۔"وہ فون رکھنے لگی تھی جب دوسری جانب سے اس کی آواز پر رک گئی۔۔۔

"ڈیئر کزن۔۔۔تمہارے پاس اک منٹ ہے اگر آگئی تو ٹھیک نہیں تو پھر آپ کو لانے کے شرف پر ہم سر کے بل چل کر بھی آجائیں گے۔۔۔"اس کی بات پر رباب نے دبی دبی ہنسی ہنستے اسے مکا دے مارا تھا۔۔۔ ارحان نے اسے گھورا۔۔۔"اور ہاں اس بار آپ کی پھوپھو بھی نہیں روک پائیں گی۔۔۔"اس نے کہہ فون بند کر دیا۔۔۔پھر ٹھیک ایک منٹ سے بھی پہلے وہ باہر تھی۔۔۔ارحان نے اپنی ہنسی کو زیر لب دبایا تھا۔۔۔

وہ لوگ آئسکریم پارلر چلے آئے تھے۔۔۔حیران کن طور پر یہ عریبہ کی پسندیدہ جگہ تھی اور جہاں پر آنے کیلئے رباب کو ارحان کی سو منتیں کرنی پڑتی تھیں۔۔۔اس بیچارے کو اتنی دور ڈرائیو کر کے جو آنا پڑتا تھا۔۔۔وہ سر جھکائے اپنی آئسکریم کھا رہی تھی جب رباب نے قدرے قریب ہوتے ہوئے ارحان کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"دیکھ رہے ہو۔۔۔کون سا فلیور آرڈر کیا ہے تمہاری بیوی نے۔۔۔مطلب جانتے ہو نا اس کا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔کافی فلیور۔۔۔مطلب فلیور کڑوا ہے تو موڈ بھی کڑوا ہی ہے۔۔۔"ان کی گھس پھٹ پر اس نے زرا کو سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔وہ دونوں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔وہ واپس سے سر جھکائے اپنے کپ میں چمچ گھمانے لگی۔۔۔

"ویسے رباب آج تمہاری دوست کو کیا ہوا تھا۔۔؟" وہ اس سے زیادہ بے نیازی سے لاپرواہ سا بولا تھا۔۔

عریبیہ تو سوال کو سرے سے ہی نظر انداز کر دینے کے چکر میں تھی مگر رباب نے بھی اسے گھیر لیا۔۔

"ہاں عریبیہ کیا ہوا تھا یار۔۔۔ تم نے ابھی تک مجھے بھی نہیں بتایا۔۔"

"وہ۔۔"اس نے وہ کو وہاں تک لمبا کیا تھا جہاں تک عقل کے گھوڑوں نے دوڑتے ہوئے کوئی کہانی گھڑنی چاہی تھی۔۔۔

ارحان نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔۔ "اب یہ مت کہنا کہ تم رکشہ کے دیر سے آنے کے سبب رو رہی تھی۔۔۔"

وہ سچ تک پہنچ رہا تھا۔۔۔ "میں خوامخواہ جھوٹ نہیں بولتی۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

"مطلب کہ تم نے جھوٹ بولا ہے مگر اس جھوٹ بولنے کے پیچھے کوئی وجہ ہے۔۔۔؟" ارحان بات پکڑنے میں کتنا ماہر تھا اس سے زیادہ بہتر کون جان سکتا تھا۔۔۔

"آپ پ۔۔۔ مجھے جھوٹا کہہ رہے ہیں۔۔؟" عریبیہ گڑ ابڑائی۔

"میں نے کب کہا۔۔ تم نے خود ہی تو کہا کہ تم بلا وجہ جھوٹ نہیں بولتی۔۔" ارحان اسے لفاظی میں الجھانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ دونوں اک بار پھر سے شروع ہو چکے تھے۔۔۔ رباب کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتی اب مزے سے اپنی آئسکریم کھانے کا شغل فرمانے لگی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی یہ دونوں ہی اک دوسرے کو سیر ہیں۔۔۔

"ویسے آج ایسا کیا ہو گیا۔۔؟ضرور کوئی خاص وجہ ہی ہو گی جو پھو پھو کی لاڈلی نے اپنی پھو پھو سے ہی غلط بیانی کر دی۔۔" عریبیہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا وہ بغور اس کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا یوں جیسے چہرے کے تاثرات سے دل کی تہہ میں چھپے راز کو جاننا چاہ رہا ہو۔۔۔اک تو اس کی باتیں اور پھر جائزہ لیتی اس کی نظریں جو اسے جھوٹا دیکھا رہی تھیں اسے اشتعال دلانے لگی تھیں۔۔۔اور پھر اگلے ہی پل وہ تنک کر بولی۔۔۔

"آپ ہیں ان سب کی وجہ۔۔آپ کی وجہ سے مجھے جھوٹ بولنا پڑا ہے۔۔۔مگر آپ۔۔۔آپ کو کیا آپ اپنی زندگی میں جو مرضی کریں جس کے ساتھ مرضی فلرٹ کریں۔۔۔کوئی کچھ کہہ سکتا ہے۔۔؟نہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں اک بار پھر سے نمی تیرنے لگی تھی۔۔۔رباب جس کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ بات کچھ ایسا رخ بھی لے سکتی ہے فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

"مجھے پھو پھو کو آپ کی ساری حرکتوں کا بتا دینا چاہئے تھا۔۔جو بھی آپ یونی میں کرتے ہیں۔۔۔پھر وہ آپ کو دیکھ لیتیں۔۔۔"اسے خود کے نہ بتانے پر دکھ ہونے لگا تھا۔۔۔

دوسری جانب اس کی باتیں ارحان کو مشتعل کر رہی تھیں۔۔۔وہ جس نے اس کے ساتھ نکاح ہو جانے کے بعد اپنا فرینڈ سرکل محدود کرتے ہوئے محض مردوں تک محدود کر لیا تھا وہی اس کی منکوحہ بیٹھ کر اسے نہ صرف طعنے دے رہی تھی بلکہ دھمکی بھی دے رہی تھی۔۔۔ارحان نے اپنے سامنے پڑی آئسکریم کو اک جانب کو کھسکا دیا۔۔"اور میں نے کس کے ساتھ فلرٹ کیا ہے آپ بتانا پسند کریں گی؟" وہ کڑے تیوروں سے بولا تھا۔۔۔

اس کی عزت نفس کو ہر گز گوارا نہیں ہو رہا تھا کہ وہ بتائے کہ اس کا اسے یوں اپنی حریف کے ساتھ بیٹھ کر گپے ہانکتے دیکھنا کچھ اچھا نہیں لگا۔۔۔اسے وہاں اس کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر دکھ ہونا اک الگ بات تھی اور اس تکلیف کا اعتراف کر لینا اک الگ بات۔۔۔

وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"مجھے آپ کے ساتھ یہاں آنا ہی نہیں چاہئے تھا۔۔۔آپ کی بات مانی ہی نہیں چاہئیے تھی۔۔پتا نہیں میں بھی کیوں ڈر جاتی ہوں آپ سے۔۔۔"اس نے جہاں افسوس سے کہا تھا وہیں رباب نے سر جھکا کر اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔۔وہ کرسی کو پیچھے کی جانب دھکیلتی غصے میں باہر کی جانب نکل گئی۔۔۔رباب بھی اس کے پیچھے ہی لپکی تھی۔۔۔

ان کی کار رش کی وجہ سے دکان سے کچھ پیچھے کھڑی تھی۔۔۔وہ سر جھکائے مسلسل آنسو بہاتی بس چلتی جا رہی تھی۔۔۔رباب اسے آوازیں دے رہی تھی مگر وہ اپنے حواسوں میں گم بس گاڑی تک پہنچنے کی تگ و دو کرتی رباب کی آوازوں کو نظر انداز کرتے ہوئے تیز تیز قدم لیتے آگے بڑھتی جا رہی تھی جب یک دم سامنے سے آتے لڑکے کے ساتھ ٹکرا گئی۔۔۔اس کے ساتھ ٹکراتے ہی وہ اپنے حواسوں میں لوٹی اور فوراً سے پیچھے کو ہوئی۔۔۔وہ سہم کر سمٹی۔۔۔

"ارے میڈم جی اتنا بھی کیا شوق کے سیدھا آ کر گلے ہی مل ل۔۔۔"لڑکے نے کہتے ہوئے اک قدم اس کی جانب لیا ہی تھا جبھی ارحان نے اسے کالر سے پکڑ کر پیچھے کھینچا تھا اور پھر اک زوردار مکا اس کے منہ پر دے مارا۔۔۔

"مجھے بھی بہت شوق ہے گلے لگنے کا۔۔۔آؤ مجھ سے بھی گلے ملو۔۔۔"اس نے نیچے زمین پر گرے لڑکے کو دیکھ کر کہا۔۔۔عریبیہ جو پہلے ہی سہمی تھی ارحان کے چہرے پر ابھرتے تاثرات دیکھ کر مزید خوفزدہ ہو گئی ۔۔۔وہ بند دکان کے شٹر کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔ارحان نے سر کو زراسی جنبش دے کر رباب کو اشارہ کیا۔۔۔اس نے فوراً سے آگے بڑھ کر عریبیہ کا ہاتھ تھام لیا اور پھر اسے لئے آگے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

گاڑی میں اپنی نشست سنبھالتے ہی وہ گردن گھمائے پیچھے کی جانب مڑا تھا جہاں وہ رباب کی سیٹ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔"تمہارا مسئلہ کیا ہے عریبیہ۔۔۔؟"اس کا لہجہ نرم نہیں تھا مگر سخت بھی نہیں تھا ہاں الجھن زدہ ضرور تھا۔۔۔وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"وہ باہر دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"پھر کیوں یوں لوگوں سے ٹکراتی پھر رہی ہو۔۔۔"

"آپ اتنے لوگوں سے فلرٹ کرتے ہیں میں نے کچھ کہا۔۔۔؟"اس نے ترکی بہ ترکی کہا تو رباب کا بے ساختہ ہی قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔ارحان نے گردن گھما کر اسے گھورا۔۔۔

"کس کے ساتھ فلرٹ کیا ہے میں نے۔۔۔"اس کے ماتھے پر شکن پڑے تھے۔۔۔

"کس کے ساتھ نہیں کیا۔۔۔؟"وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ارحان نے اک اور لمبی سانس لی۔۔۔

kahanifreak.com

وہ آج نہ سننے والی تھی نہ سمجھنے والی۔۔۔"اوکے فائن۔۔۔ تم ٹھیک کہتی ہو میں کچھ بھی کرلوں کوئی مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ مگر تم۔۔۔"وہ کہہ کر رکا۔۔۔اس کے کلائی پکڑنے پر عریبیہ کو اس کی جانب متوجہ ہونا پڑا تھا جو مسلسل اسے یوں نظرانداز کررہی تھی جیسے اس کی صرف آواز کا وجود ہو اس کا خود کا نہیں۔۔۔"مگر تم یہ سب حرکتیں نہیں کرسکتی۔۔۔آئی سویرا گر آئندہ تم کبھی باہر کی دنیا میں اتنا سا بھی۔۔۔"اس نے شہادت اور انگوٹھے کو باہم ملائے اشارہ کیا۔۔۔"اتنا سا بھی غافل ہوئی تو تم جان جاؤ گی ارحان جتنا اچھا شوہر ہے اس سے کہیں زیادہ برا انسان ہے۔۔۔"وہ واپس سے اپنا رخ باہر کی جانب پھیر گئی تھی۔۔۔ارحان نے اس کا بازو چھوڑ دیا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔

آج اتوار تھا تو سب گھر پر ہی تھے۔۔۔اور اتوار کے دن کا اک خوبصورت اصول جو صدف صاحبہ نے بنایا تھا وہ سب کا ناشتہ پر موجود ہونا تھا۔۔۔وہ جب اٹھ کر آئی تو سبھی پہلے سے ہی وہاں موجود تھے۔۔۔وہ رسمی سلام پھینکتے اپنی نشست سنبھال گئی۔۔۔رباب نے اسے ہاٹ پاٹ پاس کرنا چاہا مگر وہ نفی میں سر ہلاتی کپ میں چائے ڈالنے لگی۔۔۔

"اممم۔۔۔پہلے کچھ کھاؤ۔۔۔نہار منہ چائے نہیں۔۔۔"صدف صاحبہ کے ٹوکنے پر رباب دبی دبی ہنسی ہنس دی اور پھر واپس سے ہاٹ پاٹ اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔عریبیہ نے بددلی سے اسے پکڑ لیا۔۔۔

"رات میں سونے سے پہلے مجھ سے ملنے نہیں آئی۔۔۔"وہ جانتی تھی وہ سوال نہیں تھا۔۔۔

"سوری۔۔جب ہم آئے تو دیر ہو گئی تھی مجھے لگا آپ سو چکی ہوں گی۔۔۔"اس کے جواب پر انہوں نے حیران ہو کر ارحان کو دیکھا جس کی زبان پر آج کوئی کھجلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔بلکہ وہ آج خاموشی سے اپنا ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

"تم دونوں کے بیچ پھر کوئی لڑائی ہوئی ہے۔۔۔؟"

ارحان تو اسی سکون سے ناشتہ کرتا رہا مگر عریبیہ نے اپنا سر اور نیچے کر لیا تھا یوں جیسے پلیٹ میں موجود بیکٹریا کو انسانی آنکھ سے دیکھنے کی جستجو کر رہی ہو۔۔۔

"میں تم دونوں سے بات کر رہی ہوں۔۔۔"ان کی آواز دھیمی مگر گرجی تھی۔۔۔

"کچھ بھی تو نہیں ہوا پھوپھو جان۔۔۔"بلا آخر جب وہ نہیں بولا تو عریبیہ نے ان کی تسلی کروانی چاہی۔۔۔ اتنا سب کرنے کے بعد بھی اس قدر طمانیت۔۔۔اور کیسے اک بار پھر سے اس کی ماں کے سامنے خود اچھی بن گئی تھی۔۔۔۔ان پھوپھی بھتیجی کا پیار۔۔۔اس کا تو موڈ ہی بگاڑ گیا۔۔۔"جی اور ان کو ہو بھی کیا سکتا ہے۔۔یہ دوسروں کو ہی کچھ کریں گی۔۔۔"کہتے ساتھ ہی وہ نیپکن سے اپنا منہ صاف کرتا وہاں سے اٹھ گیا۔

صدف صاحبہ نے عریبیہ کی جانب دیکھا۔۔"کیا ہوا ہے عریبیہ۔۔۔تم دونوں کے بیچ کوئی لڑائی ہوئی ہے۔۔؟"

"آپ کے بیٹے کو غصہ ہونے کیلیئے کسی وجہ کی ضرورت تھوڑی ناہوتی ہے پھوپھو۔۔" وہ بھی کہتے ساتھ ہی ٹیبل سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ صدف صاحبہ نے رباب کی جانب دیکھا جس کو اس سب سے رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

"رباب۔۔۔؟" انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے ماں۔۔۔ روٹین کی لڑائی ہے۔۔۔" وہ کہہ کر اپنی چائے پینے لگی تھی۔۔۔

آنسہ کافی دیر سے غور کر رہی تھی کہ اسکی نظریں اپنے سے کچھ ہی فاصلے پر موجود ٹیبل کے گرد بیٹھی لڑکی پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔

"کہیں دل تو نہیں دے بیٹھے ہو اس لڑکی کو۔۔۔" اس نے کافی کا اک سپ لیا۔

"پتا نہیں مگر یہ بہت خوبصورت ہے یار۔۔" اب کی بار اسنے اپنی کافی کی طرف دھیان دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔۔ جاؤ بات کرو اس سے۔۔۔"

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔ تمہیں لگتا ہے میں اسے جا کر بولوں گا کہ وہ بہت خوبصورت ہے تو وہ بولے گی کہ میں آپ کا ہی تو انتظار کر رہی تھی۔۔۔" اسے آنسہ کے مشورے پر حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"کیا پتا بول بھی دے۔۔۔ اک بار اظہار کرنے میں کیا جاتا ہے۔۔۔"

"تم جانتی بھی ہو یہ کون ہے۔۔۔؟ ارحان کی کزن ہے یہ۔۔۔"

"اس نے کبھی بتایا نہیں۔۔۔"

"تم لوگوں کا تو پتا نہیں مگر ہم سبھی لڑکوں کو تو پتا ہے کہ وہ اس کی کزن ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ کیا اسی سبب اسے ابھی تک کسی نے اپروچ نہیں کیا۔۔۔"

"شاید۔۔۔ مگر وہ خود بھی کچھ کرخت قسم کی ہی ہے۔۔۔" جانے کیوں وہ آنسہ کی نظریں خود پر محسوس کرتی پلٹی تھی۔۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ عریبہ کے ماتھے کی تیوری چڑھی اور پھر اس نے اسے گھورتے ہوئے اپنا رخ بدل لیا۔۔۔

وہ یونیورسٹی میں بیٹھی رکشے کا انتظار کر رہی تھی۔ آج آتے ہوئے اس کا رکشہ خراب ہو گیا تھا مگر رکشہ والے انکل نے کہا تھا کہ چھٹی کے وقت تک وہ اسے ٹھیک کروالیں گے اور اسے لینے آجائیں گے۔ مگر اب دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن رکشہ والے انکل ابھی تک نہیں آئے تھے۔۔۔ یونیورسٹی بھی اس وقت تک کافی حد تک خالی ہو چکی تھی۔۔۔ وہ بینچ کے اوپر چوکڑی مارے اپنے بیگ کو گود میں رکھے اس پر اپنے بازو ٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔ اگر یہ رکشہ والے انکل نہ آئے تو۔۔۔؟" وہ خود سے بڑبڑائی۔۔۔ "پھوپھو کو کال کروں۔۔؟" اس نے اک پل کو سوچا پھر نفی کر دی۔۔۔ "پھوپھو تو ارحان کو ہی بھیجیں گی۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا عریبہ تھوڑی سی دیر اور انتظار کر لو کیا پتا انکل آجائیں۔۔۔" وہ مزید انتظار کرنے کا ارادہ کرتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ ادھر۔۔۔؟" اپنے اتنی پاس سے آواز سن کر وہ دبکی۔۔۔ عریبیہ نے بھنویں سکیڑیں۔۔۔ ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

"آئی مین کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ اور اب تو یونیورسٹی بھی تقریبا خالی ہو چکی ہے۔۔۔"

"آئی کین سی۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔

"میرا مطلب ہے کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ ارحان میرا کافی اچھا دوست ہے اور آپ اس کی کزن ہے بس اسی لئے میں آپ کی مدد کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔" کامران نے ارحان کا نام لے کر اسے پھنسانے کی اپنی سی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ تو ارحان کے ساتھ نہیں جا رہی تھی پھر اس کا دوست تو دوسرے محلے کی بات تھی۔۔۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ میرا بس رکشہ آتا ہی ہو گا۔۔۔"

"آپ چاہیں تو میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔؟" اس کا یوں وہاں کھڑا ہونا عریبیہ کو کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔۔۔ اس نے کہنے کیلئے اپنے لب واہ کئے ہی تھے کہ اس کا موبائل بول اٹھا۔۔۔ وہ برعکس زوروں سے دھڑکتے اپنے دل کے موبائل کی سکرین کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔ "ارحان کی کال ہے۔۔۔ میں اسے ضرور بتاؤں گی کہ آپ نے میری مدد کرنی چاہی تھی۔۔۔ تھینکس۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور جانے سے پہلے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ کامران کے چہرے کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔

اک بار پھر ارحان کی کال آنے لگی تھی۔۔۔ اس نے کال اٹھالی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"

دوسری جانب وہ اس کے سلام میں پہل کرنے پر کچھ ٹھٹکا۔۔۔ "سب ٹھیک ہے۔۔۔؟"

اس کے سوال پر عریبیہ کچھ گڑبڑائی۔۔۔"ج۔۔جی جی۔۔۔آپ نے کال کی تھی۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"

"جی آپ زرا باہر تشریف لے آئیں۔۔۔خادم آپ کی راہ تک رہا ہے۔۔۔"اس کے طنز کے تیر چلتے دیکھ کر عریبیہ نے بے ساختہ آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔اس کا انداز بتا رہا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہو چکی ہے۔۔۔

راستے میں ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔لیکن ارحان کی خاموشی۔۔۔اس کی موجودگی سے اٹھنے والا احساس کچھ خوشگوار محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔وہ دونوں آگے پیچھے گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔سامنے نورین کو دیکھ کر وہ چہکتی ہوئی اس کی جانب بڑھی تھی اور پھر اس کے گلے سے جا لگی تھی۔۔۔

"اللہ عریبیہ۔۔۔یار کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔اتنی دیر۔۔؟"

اب وہ کیا ہی بتاتی کہ اس جلاد کے ساتھ آنے کے ڈر سے وہ کتنی دیر یونیورسٹی کی خاک چھانتی رہی ہے مگر پھر بھی آنا اسی کے ساتھ پڑا ہے۔۔۔"ہمم۔۔یار بس کلاس تھی۔۔"

اس کے جملے کو پورا ہونے سے پہلے ہی ارحان نے اچک لیا۔۔"جی۔۔۔ویسے بھی عریبیہ کی کلاسز کچھ زیادہ ہی لیٹ چلتی ہیں۔۔۔"اس کا طنزیہ انداز وہاں موجود سبھی لوگوں نے محسوس کیا تھا۔۔۔اس نے گلاس میں پڑا جوس اک ہی گھونٹ میں اندر اتارتے ہوئے عریبیہ کی جانب دیکھا جو کچھ الجھے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ارحان نے بھنویں اٹھا کر اسے اشارہ کیا۔۔"کیا۔۔۔؟"وہ نظریں پھیر گئی۔۔۔

رباب اور نورین نیچے والے پورشن میں جا چکی تھیں۔۔۔اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے جلدی جلدی کپڑے تبدیل کئے اور پھر پھوپھو کے کمرے کی جانب چلی آئی تھی۔۔۔آج کی کارگزاری بھی تو سنانی تھی اس سے پہلے کہ ارحان دو کی چار کر کے انہیں سنا دیتا۔۔۔مگر یہ کیا جیسے ہی وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی وہ اس سے پہلے ہی وہاں کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"لیں آگئی ہے آپ کی لاڈلی۔۔۔"

اک بار پھر سے اس نے طنز کیا تھا اور یوں بار بار اس کا طنز کرنا بتا رہا تھا کہ وہ اندر سے ابل رہا ہے۔

"ارحان۔۔ کیا بدتمیزی ہے؟ میں دیکھ رہی ہوں تم آج کچھ زیادہ ہی بدتمیزی کر رہے ہو۔۔۔آخر کو مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔؟" انہوں نے اسے ڈپٹ دیا۔۔۔آخر کو یہ دوسری بار تھا جب اس نے ان کی پیاری بھتیجی پر وار کیا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔مجھے کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟" اس نے انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا۔۔۔"مسئلہ میرے ساتھ نہیں آپ کی اس لاڈلی کے ساتھ ہے۔پتا نہیں کس دنیا میں رہتی ہے یہ جو ایسی حرکتیں کرتی پھرتی ہے۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا ارحان۔۔۔ فضول میں ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔یاں تو سیدھے طریقے سے بتاؤ نہیں تو جاؤ یہاں سے۔۔۔" صدف بیگم اب کی بار قدرے خفگی سے بولیں۔

"آپ کو پتا ہے اس نے کیا کیا ہے۔۔۔؟ جب ماموں لوگ آئے ہوئے تھے تب مجھے اس کے رکشے والے کی کال آئی تھی۔۔۔اس نے کہا کہ اس کا رکشہ خراب ہو گیا ہے اور وہ اسے لینے نہیں جا سکتا۔۔۔اور یہ کہ میں

یہ بات عریبیہ کو نہ بتاؤں کیوں کہ میڈم صبح کے وقت اسے بول کر آئی تھیں کہ ارحان کو نہ بتایئے گا۔۔۔"

اس نے کہنے کے ساتھ عریبیہ کی جانب دیکھا جو اس وقت لال ٹماٹر ہو رہی تھی۔۔۔رکشہ والے انکل نے بھی بنا کسی لحاظ کے سب بول دیا تھا۔۔۔۔

"اور خود یہ گھر آ نہیں سکتی تھی کیونکہ ان کے پاس پیسے نہیں تھے۔۔۔"اب کی بار اس نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جس نے مدد طلب نظروں سے پھوپھو کا رخ کر لیا تھا۔۔۔

"ہاں تو میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ یہ اپنا پرس گھر بھول گئی ہے۔۔۔تم نے اسے پیسے نہیں دیئے جبکہ میں نے تمہیں کہا بھی تھا۔۔۔؟"صدف بیگم کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ آخر مسئلہ ہے کس کی وائرنگ میں۔۔۔

"جی۔۔۔میں پیسے دینے گیا تھا مگر آپ کی لاڈلی نے لینے سے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ ان کے پاس پیسے ہیں۔۔۔ چلیں وہ تو جو ہوا سو ہوا۔۔اس سب کے بعد بھی انہوں نے یہ گوارا نا کیا کہ کم سے کم فون کر کے مجھے ہی بتا دے مگر نہیں پچھلے دو گھنٹے سے الوؤں کی طرح یونیورسٹی میں بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔"

وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا کہ آیا اسے زیادہ غصہ اس کے اسے نہ بتانے کا ہے یاں پھر یوں اس کے وہاں بیٹھ کر کسی کی مدد کے انتظار کرنے کا ہے۔۔۔وہ کچھ نہیں بولی تو اس کا پارہ مزید بلندیوں کی جانب بڑھا۔۔۔

"میں مر گیا تھا جو یہ کال نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اک لمحے کو فرض کریں اگر وہ رکشے والا کال نہ کرتا۔۔۔؟ مجھے یقین ہے یہ وہیں بیٹھی رہتی۔۔۔پوری رات بھی بیٹھنا پڑتا تو یہ بیٹھی رہتی مگر اس کی انا اتنا گوارا نہ کرتی

kahanifreak.com

کہ مجھے کال کرلے۔۔۔مجھے مدد کیلئے بلالے۔۔۔"اسے حقیقت میں رنج ہوا تھا۔۔"آپ مجھے تو نجانے کیا کیا کہتی ہیں۔۔۔کیا کیا سمجھاتی ہیں۔۔۔اور یہ۔۔۔یہ تو اس رشتے کو کچھ سمجھتی بھی نہیں۔۔۔"

صدف صاحبہ بیچارگی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں جو دروازے کے پاس ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اب کی بار اس کے حق میں بولنے کیلئے ان کے پاس بھی کچھ نہیں بچا تھا۔۔"مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔۔۔"اس نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے جواب پر پہلے تو ارحان کے چہرے پر حیرت در آئی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ سنجیدہ چہرہ لئے اس کی جانب بڑھا۔۔۔عریبیہ نے اک قدم پیچھے کی جانب لیا۔۔۔

"مجھ سے ڈر لگتا ہے۔۔ہا۔۔۔؟یعنی میں کوئی دیو ہوں کہ تم پرستان کی پری کو کھا جاؤں گا۔۔؟"یہ کیسی بات کی تھی اس نے۔۔۔وہ جتنی حیرت کرتا کم تھی۔۔۔

اس بار صدف صاحبہ بھی اپنی ہنسی کو روک نہیں پائی تھیں۔۔۔ان کے ہنسنے پر عریبیہ نے ناراض نظروں سے پھوپھو کو دیکھا جو اس کا مزاق اڑاتے جملوں پر ہنس رہی تھیں۔۔۔

"ماں یہ کوئی مزاق کی بات نہیں ہے۔۔۔"

"اچھا چلو اب ہو گیا نا۔۔۔اگر عریبیہ نے تمہیں کال نہیں کی تو بھی اس میں اس قدر غصہ کرنے والی کوئی بات نہیں۔۔۔"

پہلے پھوپھو کی بھتیجی اور اب پھوپھو۔۔۔گو کہ دونوں کا مقصد آج اسے حیرانی کے سمندر میں غوطے دلوانا تھا۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے میں یہ سب اسلیئے کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس کے خود کو کال نہ کرنے کا دکھ ہے۔۔۔۔"اپنی ماں سے تو کیا ہی بحث کرتا۔۔۔ان کی آنکھیں اپنی کہی گئی بات کی پختگی کا ثبوت پر یقین تاثرات لئے دے رہی تھیں۔۔۔اس نے عریبیہ کا رخ کیا۔۔۔

"ویسے آپ کی اطلاع کیلیئے عرض ہے کہ یہ دیو ہی آدھی رات کو تمہیں تمہارے پرستان لے کر آیا ہے۔۔۔ مجھ سے ڈر لگتا ہے۔۔۔"وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا مگر وہ آنکھیں بند کئے کھڑی رہی ۔۔۔وہ قدرے زور سے آنکھیں بھینچے کھڑی تھی یوں جیسے کوئی زبردستی اس کی آنکھیں کھلوا کر اسے سامنے کھڑے دیو کو دیکھنے کا کہہ دے گا۔۔۔اس کی حالت دیکھ کر اس کا چند پل پہلے کا غصہ چھو منتر ہوا تھا۔۔۔تو کیا وہ سچ میں اس سے ڈرتی ہے۔۔۔اب اتنا بھی ڈراؤنا نہیں ہوں میں۔۔۔اس نے خود سے کہا۔۔۔پھر مڑ کر اپنی ماں کو آنکھ مارتا باہر نکل گیا۔۔۔رکتا تو وہ اپنی بھتیجی کے دفاع میں ضرور اسے جھاڑ پلا دیتیں۔۔۔۔

"کھول لو آنکھیں۔۔۔ چلا گیا ہے وہ۔۔۔"صدف بیگم نے قدرے مایوسی سے کہا۔۔۔اس نے آنکھیں کھولتے ہی اک لمبی سانس اندر کھینچی تھی۔۔"افف۔۔ عریبیہ میں کیا کروں تمہارا۔۔۔؟تم کب اس سے ڈرنا چھوڑو گی۔۔"

وہ بھاگنے کے سے انداز میں ان تک پہنچی تھی پھر ان کے کمفرٹر میں گھستی ان کے ساتھ لیٹ گئی۔۔۔

"کبھی بھی نہیں۔۔۔آپ نے دیکھا نہیں کتنا ڈانٹا ہے مجھے جبکہ آپ بھی موجود تھیں۔۔۔اگر آپ کے سامنے اتنا ڈانٹتے ہیں تو جب آپ پاس نہیں ہوں گی تب تو بھون کر ہی رکھ دیں گے۔۔۔"

اس کے کہنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ وہ ہنسنے لگیں۔۔۔

"اچھا اور جو وہ تمہاری وجہ سے پریشان ہوا۔۔۔؟ جو تم سے شکوہ کیا جس کا تم نے جواب تک نہیں دیا۔۔۔ وہ کچھ بھی یاد نہیں رہا اگر کچھ یاد رہا تو بس اتنا کے اس نے ڈانٹا ہے۔۔۔"

"کیونکہ ڈانٹ زیادہ زور کی لگتی ہے۔۔۔ خیر آپ چھوڑیں انہیں ہم اپنی باتیں کرتے ہیں۔۔۔"

"عریبہ تم نے پھوپھو کے ساتھ نہیں پھوپھو کے بیٹے کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔"

"یار پھوپھو اب ڈرائیں تو نہیں۔۔۔" اس نے منہ بسورتے کہا۔۔۔ صدف بیگم نے پیار سے اس کے سر پر چت لگائی۔۔۔

"چلو اب اٹھو جاؤ۔۔۔ وہ سب تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔"

"اچھا بس دو منٹ۔۔۔" وہ ان کے ساتھ مزید لپٹی۔۔۔

"رکو میں بلاتی ہوں تمہارے شوہر کو وہی تمہیں لے کر جائے گا۔۔۔" ان کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم لیتی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی مبادہ سیڑھیوں پر ہی ارحان سے نہ ٹکرا جائے۔۔۔ وہاں جو جان بخشی ہو گئی تھی اب نہیں پکڑے جانا تھا۔۔۔

رباب اور نورین ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھیں کہ جبھی رباب کی نظر دروازے کی اوٹ سے جھلکتے اک سر پر پڑی۔۔۔ اس نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔

"یار ارحان! یہ عریبیہ تو ابھی تک نہیں آئی۔۔۔"

نورین نے حیرانی سے رباب کو دیکھا۔۔۔وہاں تو کہیں ارحان نہیں تھا مگر پھر وہ ایسے کیوں بات کر رہی تھی جیسے وہ وہیں ہو۔۔۔

"ارحان! جاؤ تم عریبیہ کو بلا لاؤ۔۔۔"اس کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ فوراً سے اندر آئی تھی۔۔۔اس نے اندر آتے ہی کمرے میں دیکھا وہاں ارحان کہیں نہیں تھا۔۔ مگر رباب اس کہ قہقہوں نے اس کے چہرے کو اک بار پھر سے جاپانی پھل بنا دیا تھا۔۔۔

"ارے ارحان۔۔۔"نورین نے پکارا۔۔۔

"میں ڈر گئی جیسے۔۔۔"اس نے زچ ہو کر کہا۔۔۔

"اچھی بات ہے اب تو تمہیں ڈرنا بھی چاہیے۔۔۔" وہ اپنے اتنے پاس سے آواز سن کر پلٹی تھی۔۔۔وہ عین اس کے پیچھے کھڑا اس کی آنکھوں میں ہی جھانک رہا تھا۔۔۔مزاق میں کہا گیا جملہ سچ ہوا تھا وہ سچ میں ڈر گئی تھی۔۔۔وہ فوراً سے پلٹی اور رباب کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"چلو بھئی اب مووی لگاتے ہیں۔۔۔میرا اور رباب کا پلین ہارر موی کا ہے۔۔۔تم دونوں میں سے کسی کو اعتراض ہے تو بتا دے۔۔۔"

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ہاں مگر عریبیہ سے پوچھ لو۔۔۔یہ تو اپنے شوہ۔۔۔۔"روانی میں بولتے بولتے وہ رکا تھا۔۔۔اس کے خود کے ساتھ عریبیہ کے بھی چہرے کے رنگ اڑے تھے۔۔۔"یہ تو اچھے خاصے ہینڈسم بندے سے ڈر جاتی ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"کیوں بھئ عریبیہ تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔"

"اب جس ہارر سین کو میں نے زندگی میں قبول کرلیا ہے اس سے زیادہ ہارر تو کچھ نہیں ہو سکتا نا!"

"عریبیہ۔۔۔تم اونچا بول رہی ہو۔۔۔"رباب نے اپنے ساتھ لگی عریبیہ سے کہا تو اس نے سر اٹھا کر پہلے نورین کو جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی پھر ارحان کو دیکھا جو خلاف معمول مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہ اک بار پھر اس کا مزاق اڑا رہا تھا۔۔۔عریبیہ نے اپنا منہ رباب کی اوٹ میں چھپا لیا۔۔۔

آج اس کی کلاس نہیں تھی اس لئے دیر تک آرام فرمانے کا ارادہ کئے وہ ابھی تک اپنے بستر پر ہی تھی۔۔۔ویسے بھی اتنی نیند حرام کرکے باہر جاتی بھی کیوں اس پھوپھو کے بیٹے کے طعنے سننے۔۔۔اور رباب کے ڈر سے منہ بھی اس نے کمفرٹر کے اندر ہی دیئے رکھا تھا۔۔۔اگر جو اسے پتا چل جائے کہ وہ جاگ رہی ہے تو اک سیکنڈ میں اسے بستر سے نکال باہر کھڑا کرنا تھا۔۔۔

"یار عریبیہ اٹھ بھی جاؤ اب۔۔۔"وہی ہوا تھا جس کے سبب ابھی تک اس نے منہ باہر نکالنے کی سعی نہیں کی تھی۔۔۔

رباب کی آواز پڑتے ہی اس نے آنکھیں بند کرلیں اور سانس کو بھی قدرے ہموار کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"عریبیہ۔۔۔خدا کیلئے اٹھ جاؤ۔۔۔میں اب سچ میں بہت بور ہو رہی ہوں۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر عریبیہ کے منہ سے کمبل اتار دیا۔۔۔

"ہمم۔۔مجھے پتا ہے جو تم بور ہو رہی ہو، رات کا قصہ پتا کرنا ہے تمہیں بس۔۔۔" وہ منہ بسورے بولی تھی۔۔۔

"ویسے تمہیں کیسے پتا چلا کہ کوئی قصہ ہے۔۔۔؟"

"کیونکہ بیٹا جی میں کوئی نورین تو ہوں نہیں جو ارحان کی ذو معنی باتوں کو نہ سمجھ پاؤں۔۔۔ کل ان کے منہ سے شوہر نکلتے نکلتے بچا ہے۔۔۔"

"ہاں اک پل کو تو لگا کہ ہم سب گئے۔۔۔ ویسے تو مجھے اتنا کہتے ہیں خود بھی کوئی بہت چلاک نہیں ہیں۔۔۔۔" اس نے تمسخر اڑایا۔۔۔

"بس بس اپنے شوہر کی عقل کے قصیدے بعد میں پڑھنا۔۔۔ اب پرستان کی پری صاحبہ جلدی سے بتائیں ہوا کیا تھا۔۔۔"

عریبیہ نے پرستان والی بات پر کوشن اٹھا کر اسے جڑ دیا تھا۔۔۔ اک بندے کی زبان کو برداشت کرنا تو مجبوری تھی مگر ہر اک کی نہیں۔۔۔

رباب کے دانت اندر جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ بس عریبیہ کے کل والے قصے اور اس کی شکل دیکھ کر ہنستی چلی گئی۔۔۔

"ہو تو تم ویسے پرستان کی پری ہی۔۔۔" رباب نے سارا قصہ سننے کے بعد اپنا تجزیہ خاصا فخریہ انداز میں پیش کیا تھا۔۔۔

"دفع ہو جاؤ تم۔۔۔سب میرا ایسے ہی مزاق بناتے ہو۔۔۔" عریبیہ روہانسی ہوئی۔۔۔رباب نے آگے آتے ہوئے اسے گلے لگالیا اور اک بار پھر سے اپنی ہنسی کی پٹاری کو کھول دیا تھا۔۔۔

صدف صاحبہ کچن میں مصروف تھی۔۔۔ارحان کے دوست آئے ہوئے تھے۔۔۔اور عریبیہ آج خلاف معمول ان کے پیچھے نہیں گھوم رہی تھی۔۔۔اس نے کمرے کے دروازے کی اوٹ سے سر نکال کر باہر جھانکا۔۔۔پھوپھو نہیں تھی۔۔۔شکر کا کلمہ پڑھتے ہی دھیمے دھیمے قدم لیتی وہ باہر نکلی تھی۔۔۔

"عریبیہ۔۔۔" صدف صاحبہ کی آواز پر ناچار اسے رکنا پڑا۔۔۔کیا فائدہ ہوا تھا اتنے پھونک پھونک کر قدم رکھنے کا۔۔۔دل مارتی وہ کچن میں چلی آئی۔۔۔"آپ کو کیسے پتا چلا میں ہوں۔۔۔"

"جب تم آتی ہو نا تو میرے بھائی کی خوشبو چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔۔۔" وہ پلیٹس میں سنیکس نکال رہی تھیں جب عریبیہ نے انہیں پیچھے سے اپنی بانہوں میں گھیر لیا۔۔۔

"چلو شاباش اب یہ لے کر جاؤ۔۔۔" انہوں نے ٹرے عریبیہ کے سامنے کی۔۔۔

"کہاں۔۔۔؟"

"کہاں کیا۔۔۔؟ نیچے ارحان کے دوست آئے ہیں۔۔۔ان کیلئے ہی لے کر جانے ہیں۔۔۔"

"میں۔۔۔؟" اسے حیرانی پر حیرانی ہو رہی تھی۔۔۔

"اب اپنی پھوپھو سے اتنی سیڑھیاں اترواؤ گی۔۔۔؟"

"یار پھو پھو۔۔۔آپ ایسا کریں انہیں بولیں وہ خود ہی لے جائیں گے۔۔۔کیسا۔۔۔؟"اس نے آئیڈیا دے کر اپنی بڑی بڑی آنکھیں لئے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ اسے بلا کر لاؤ میں کہتی ہوں اسے۔۔۔"وہ بھی اسے جانتی تھیں۔۔۔عریبیہ نے حیرانی سے ان کی جانب دیکھا۔ چلو اب بلانے بھی مجھے ہی جانا پڑے گا۔۔۔اس نے اک لمبا سانس کھینچا۔۔۔صدف صاحبہ نے اپنی ہنسی چھپانے کیلئے رخ پھیر لیا تھا۔۔۔

بلآخر اسے نیچے آنا ہی پڑا تھا۔۔۔اس نے جلدی سے ڈرائنگ روم کا دروازہ ناک کیا کہ جیسے ہی وہ آئے وہ پیغام دے کر بھاگ جائے گی۔۔۔وہ دروازہ کھٹکھٹا کر انتظار کرنے لگی۔۔۔

"یار عریبیہ بولنا کیا ہے۔۔؟"وہ وہیں کھڑی خود سے بڑبڑائی۔۔۔

"یہی کہ پھو پھو بلا رہی ہیں بس۔۔۔"اس نے خود سے ہی جواب دیا۔۔۔

"وہ پوچھیں گے کیوں۔۔۔؟"اک اور سوال۔۔۔

"تو کہنا اوپر آکر چائے لے جائیں۔۔۔"اک اور جواب۔۔۔

"وہ کہیں گے تمہارے پاؤں پر مہندی لگی ہے جو تم نہیں لا سکی۔۔۔؟"اور پھر سوالات کا سلسلہ شروع ہوتا چلا گیا۔۔۔

"افف عریبیہ۔۔۔افف۔۔"اس نے پاؤں پٹخا۔۔۔"بس کہنا مجھے نہیں پتا پھو پھو نے بلایا ہے۔۔۔"

"وہ کہیں گے ایسا کیسے ہو سکتا ہے پھو پھو کی لاڈلی کو ہی نہ پتا ہو کہ پیاری پھو پھو نے کیا کہنا ہے۔۔۔"اس نے کھڑکی کی گرل کے ساتھ اپنا سر ٹیک دیا اور پھر آنکھیں بند کئے اسے دائیں بائیں ہلانے لگی۔۔۔"کیا مصیبت

ہے۔۔۔ کہاں پھنس گئی ہو عریبیہ۔۔۔ شرافت سے پھوپھو کی بات مان لیتی۔۔۔" وہ اب مسلسل اپنا سر دائیں بائیں ہلا رہی تھی۔۔۔

وہ اس کو دیکھ کر خوب محظوظ ہوا تھا۔۔۔ پھر زیر لب مسکراتے ہوئے اس نے اس کے کندھے کو تھپکا۔۔۔ "آپ کی اگر پریزینٹیشن تیار ہو گئی ہو تو اس خادم کو بھی بتا دیں کہ کیوں بلایا ہے اسے۔۔۔۔"

عریبیہ فوراً سے پلٹی۔۔۔ اس کے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھ کر ارحان نے لبوں کو پھیلنے سے تو روک لیا تھا مگر آنکھوں کی چمک کو نہیں روک پایا تھا۔۔۔ وہ بدقت مسکرائی۔۔۔

"آپ۔۔۔ وہ۔۔۔ میں پوچھنے آئی تھی سب ٹھیک چل رہا ہے۔۔۔"

"عریبیہ۔۔۔" اس نے گردن کو تھوڑا سا پیچھے کیا اور پھر غور سے اسے دیکھا۔۔۔ "تم یہ پوچھنے آئی ہو۔۔۔؟"

"شاباش عریبیہ۔۔۔ شاباش۔۔۔ اتنی تیاری کے بعد بھی بھنڈ ہی مارنا تھا۔۔۔" اس نے اس کی جانب دیکھتے سوچا۔۔۔

"میں بس ابھی آئی۔۔۔" عریبیہ نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا اور پھر واپس سے زینے چڑھتی اوپر آ گئی۔۔۔

کچن میں گھستے ہی اس نے شیلف سے ٹرے اٹھالی اور باہر کی جانب چلی۔۔۔

"ہیں کدھر۔۔۔ ارحان کو نہیں بلایا۔۔۔"

اس نے گردن موڑ کر پھوپھو کی جانب دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔ "پھوپھو آپ اپنی بھتیجی کو کسی دن پٹوا کر ہی رہیں گی۔۔۔" کہہ کر وہ جلدی میں ٹرے لئے نیچے کی جانب چل پڑی۔۔۔ سیڑھیوں سے اترتے ہی وہ

اسے وہیں کھڑا نظر آ گیا تھا جہاں وہ اسے رکنے کا کہہ کر گئی تھی۔۔۔ وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے انتظار کر رہا تھا۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔ خوبصورت مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر عریبیہ کو اس کی یہ مسکراہٹ خود کو یوں تکنا کچھ گڑبڑ کا احساس دلانے لگا تھا۔۔۔ پر سوچ سی وہ اسے دیکھتی آخری سیڑھی پر آئی اور پھر اگلا قدم زمین پر رکھا تھا۔۔۔ اوہ یہ کیا ہموار زمین تو ابھی آئی نہیں تھی ابھی تو اک زینہ اور تھا جو عبور کرنا چاہیے تھا۔۔۔ جیسے ہی اس بات کا ادراک ہوا تھا اگلے ہی لمحے وہ ٹرے سمیت زمین کو سلامی دینے کو بڑھی جبھی ارحان ایف سولہ کی رفتار سے آگے بڑھا تھا اور سرعت سے اک ہاتھ سے اسے اور دوسری سے اس کی ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو تھام لیا تھا۔۔۔ اس سب کے دوران اک آواز ابھری تھی جس پر عریبیہ نے ڈر کر آنکھیں کھولتے ہوئے اس آواز کی جانب دیکھا۔۔ اس سنبھلا سنبھلی کے چکر میں ٹرے میں پڑی پلیٹس میں سے کچھ سنیکس نے سلائیڈ مارتے ہوئے زمین پر لینڈ نگ کی تھی۔۔۔ ارحان نے زمین پر پڑے نگٹس سے نظریں ہٹاتے ہوئے عریبیہ کو دیکھا جو اک بار پھر سے اس کے سینے سے سر لگائے بے بسی سے آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔

"میں گئی۔۔۔" اس کی ہلکی سی سرگوشی ابھری۔۔۔ "پھوپھو نے کتنی محنت سے بنائے تھے۔۔۔" اسے دکھ ہوا۔۔۔ "اب مہمان کیا کھائیں گے۔۔۔" اک نئی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔ "ارحان تو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔" اب کی بار والی سرگوشی پر ارحان کو بھی حیرانی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس کے ساتھ لگی اسی کی برائی کر رہی تھی۔۔۔

"ڈئیر کزن آپ کچھ اونچا نہیں بول رہیں۔۔۔" عریبیہ نے ارحان کے کہنے پر سرعت سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"سب کا سوچ لیا ہے اب اس پھوپھو کے بیٹے کا بھی سوچ لیں جو نہ صرف پھوپھو کی بھتیجی کو بلکہ پھوپھو کے ہاتھ سے بنی چائے کو بھی کب سے تھامے کھڑا ہے۔۔۔"اس نے معصومیت بھرے انداز سے کہا تو وہ فوراً سے پیچھے ہوئی۔۔۔

"ارحان۔۔۔"وہ شاید رو دینے کو تھی۔۔۔"اب۔۔۔؟"وہ نیچے گری ہوئی چیزوں کے پاس افسوس کرنے بیٹھ گئی۔۔۔

ارحان نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو آخری سیڑھی پر رکھ دیا۔۔۔اور پھر اک گھٹنا زمین پر ٹیکتا نیچے بیٹھ گیا۔۔۔ عریبیہ نے پریشان ہو کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ شیطانی مسکراہٹ لئے مسکرا رہا تھا۔۔۔ پھر اس نے شرارت سے اک ہی بار میں بھنوؤں کو دو بار حرکت دی تھی۔۔۔ "کیا کہتی ہو۔۔۔؟"عریبیہ نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ نیچے پڑے نگٹس کو اٹھا کر پلیٹ میں رکھنے لگا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

"پلیٹ میں رکھ رہا ہوں۔۔۔"

"مگر کس لئے۔۔۔؟"

"ان کو کھلانے کیلئے۔۔۔"اس نے اندر کمرے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"مگر یہ تو گرے ہوئے ہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

"میرے دوست بھی بڑے گرے ہوئے ہیں۔۔۔ کھالیں گے وہ۔۔۔" وہ ہاتھ جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا مگر عریبیہ وہ تو وہیں بیٹھی کچھ دیر پہلے والی پریشانی بھلائے ہنستی چلی گئی۔۔۔۔ارحان رک کر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔اسے آج بہت دنوں بعد وہ عریبیہ نظر آرہی تھی جسے وہ کب سے تلاش کر رہا تھا۔۔۔وہ بچپن میں بھی اس کی شرارتوں پر یونہی ہنسا کرتی تھی۔۔۔وہ اس کی بات پر ہنستی جارہی تھی اور وہ اس کے ہنسنے پر مسکرائے جارہا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی اوپر آئی پھوپھو سامنے ہی بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔۔۔اس کے چہرے پر اک اطمینان دیکھ کر وہ مسکرادیں۔۔۔

"آگئی تم سلامت واپس۔۔۔؟" وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس بیٹھتی ان کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

"آج تو کچھ ہو گیا ہے پھوپھو۔۔۔ قسم سے۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔اب پھر لڑائی ہو گئی ہے تم دونوں کی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ سوچیں زرا کیا ہو سکتا ہے۔۔۔؟"

"اس نے پھر کوئی کڑوی بات کہہ دی ہو گی۔۔۔"

عریبیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"پھر تم نے اسے جھاڑ پلا دی ہو گی۔۔۔؟"

"یہ ہو سکتا ہے کبھی۔۔۔؟ میں اور آپ کے بیٹے کو جھاڑ دوں۔۔۔اور وہ سن بھی لیں۔۔۔"

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔بس زرا سا اپنے اس ڈر کو کسی دن اک طرف رکھ کر اسے جھاڑ کر تو دیکھو۔۔۔پچھ کہے تو مجھے بتانا۔۔۔"

"رہنے ہی دیں آپ یہ تو قیامت والے دن بھی ممکن نہیں ہو گا۔۔۔اب ہار مان لی۔۔۔؟"انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

"آپ کو پتا ہے آج آپ کے بیٹے مجھے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔"

وہ اس کے بتانے پر یک دم ہی ہنس دی۔۔۔"پھر کیا ہوا۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔وہ یوں مسکرائے کہ میں ڈر گئی اور پھر میرا پاؤں پھسل گیا۔۔۔"

"اللہ۔۔۔۔عریبہ۔۔۔تمہارا کیا بنے گا۔۔۔"اس کی بات سن کر انہوں نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

"اب اس میں میرا کیا قصور یار۔۔۔جب وہ یوں شاذ و نادر مسکرائیں گے تو شک تو ہو گا نا۔۔۔"

"اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔تم غور ہی نہیں کرتی ورنہ وہ تو ہمیشہ ہی مسکراتا رہتا ہے۔۔۔"

"ہاں جی دوسروں کو دیکھ کر۔۔۔آپ"دروازے میں کھڑے ارحان کو دیکھ کر اس کی زبان کو بریک لگی تھی اور وہ پھسلنے کہ سے انداز میں صدف صاحبہ کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔انہوں نے پلٹ کر دروازے کی اوڑ دیکھا تو ان کے چہرے پر مسکان پھیل گئی۔۔۔

روز رات کی طرح وہ آج بھی انہیں سونے سے پہلے ملنے آیا تھا۔۔۔دروازے پر ناک کرنے کے بعد وہ اندر چلا آیا۔۔۔وہ نماز پڑھ کر ابھی فارغ ہوئی تھیں۔۔۔ارحان نے آگے بڑھتے ہوئے ان کے ہاتھ سے جائے نماز پکڑ لیا اور طے کرتے ہوئے اس رکھ دیا۔۔۔

"چلے گئے تمہارے دوست۔۔۔"وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئیں۔۔۔

"جی۔۔ابھی گئے ہیں تو میں آپ کو اللہ حافظ بولنے آگیا۔۔"ارحان نے ان کے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔

"ادھر میرے پاس بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔"

"سب ٹھیک ہیں ناں ماما۔۔"وہ ان سے کچھ ہی فاصلے پر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

"ہمم۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"

"تو پھر۔۔۔"

"ارحان تم عریبہ کو اتنا کیوں ڈراتے ہو۔۔۔؟"انہوں نے قدرے فکر مندی سے کہا۔۔۔

اس کا تو منہ ہی کھل گیا تھا۔۔۔"ناٹ آگین ماما!آپ ہمیشہ بس اسی کی سائیڈ لیتی ہیں۔۔۔آپ سب لوگ تو ایسے کہتے ہیں جیسے میں آپ سب کے سامنے اک نارمل انسان ہوتا ہوں اور جیسے ہی اس پرستان کی پری کو دیکھتا ہوں تو راکشس بن جاتا ہوں۔۔۔"اس کا اچھا خاصا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔۔

"افف۔۔۔آخر میں کیا کروں تم لوگوں کا۔۔۔پتا نہیں تم دونوں کا کیا بنے گا۔۔۔"انہوں نے بے بسی سے کہا۔۔۔"دیکھو ارحان مجھے اچھے سے یاد ہے تم دونوں نے یہ نکاح ہمارے کہنے پر کیا تھا۔۔۔تب حالات ہی

ایسے تھے تم بھی جانتے ہو۔ مگر اب جب کر ہی لیا ہے تو تم لوگ انسانوں کی طرح کیوں نہیں رہ سکتے ۔۔۔؟"

"ماں! میں تو انسان ہی ہوں بس وہ جو آپ کی پرستان کی پری ہے وہ اس دنیا میں لوٹ آئے۔۔۔" وہ دونوں ہی کسی صورت ہار ماننے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

"اللہ ہی سمجھائے تم دونوں کو۔۔۔" بلآخر انہوں نے ہار مان لی تھی۔۔۔

اگلی صبح وہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر آئی تھی اور اب بھاگتے ہوئے یونیورسٹی کیلئے تیاری کر رہی تھی۔۔۔اس نے اپنے بیگ کا سرسری سا جائزہ لیا۔۔۔ موبائل۔۔؟ بیگ کو چھوڑے وہ واپس کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔

"اوہو۔۔۔دھیان سے۔۔۔" اس کی کرسی سے ٹکرانے کی آواز پر صدف بیگم نے کچن اور لاؤنج کی مشترکہ کھڑکی سے جھانکا۔۔۔

چند ہی پلوں بعد وہ موبائل لئے واپس آئی تھی اور اسے اس نے بیگ میں رکھا۔۔

"یہ لو جلدی جلدی سے دو لقمے لگالو۔۔۔" صدف صاحبہ نے اس کے سامنے پراٹھا رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے یار پھوپھو بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔"

"عریبہ۔۔۔میں نے تمہاری وجہ سے ارحان کا بھی ناشتہ نہیں بنایا۔۔۔ خبردار اب جو اس کو کھائے بنا گئی۔۔۔"

"تو آپ یہی ان کو دے دیں۔۔۔"

"کیوں۔۔؟میں کس خوشی میں تمہارا جوٹھا پراٹھا کھاؤں۔۔۔"اس نے اندر آتے ہوئے ٹکا سا انکار کیا تھا۔۔۔

"جوٹھا نہیں ہے۔۔۔میں نے تو ابھی تک ہاتھ بھی نہیں لگایا۔۔۔"

"ہاں نظریں تو لگائی ہیں نا۔۔۔اور نظریں بندہ کھا جاتی ہیں۔۔۔اس لئے کیا بھروسہ ادھر میں تمہاری نظریں لگا پراٹھا کھاؤں اور ادھر تمہارا پراٹھا مجھے کھا جائے۔۔۔"اس نے شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔

وہ منہ بناتی کرسی کھینچتی بیٹھ گئی اور اپنا پراٹھا کھانا شروع کر دیا۔۔۔اک تو اپنا۔۔۔پھوپھو کے ہاتھ کا بنا پراٹھا دینا چاہا تھا اوپر سے نخرے۔۔۔

وہ بھی اپنی ماں کے پیچھے کچن میں چلا آیا تھا۔۔۔"آپ سے نہیں ہو سکتی اپنی بہو ہینڈل۔۔۔"

"تم سے جیسے اپنی بیوی ہینڈل ہوتی ہے نا وہ بھی مجھے پتا ہے۔۔۔"

وہ جب کلاس میں پہنچی تو لیکچر شروع ہو چکا تھا۔آڈیٹوریم کے قریباً بیچ میں اک ہی چیئر خالی تھی تو وہ اس پر بیٹھ گئی۔آج کے لیکچر کا عنوان "Difference between true and false love" تھا۔

kahanifreak.com

ملٹی میڈیا کے زریعے اک بہت ہی خوبصورت سی پریزینٹیشن دی گئی تھی۔۔۔اس ایک گھنٹے کی پریزینٹیشن میں اک پل۔۔۔اک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا تھا جہاں اس کا تعلق ٹوٹا ہو یاں اسے یہاں ہونے والی گفتگو بے مقصد لگی ہو۔۔۔

"میم ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ ہمیں کسی سے ٹرو لو ہے یا فالس لو۔۔۔؟"اک سٹوڈنٹ نے سوال کیا۔

"بیٹا جب بھی آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کسی سے پیار ہو گیا ہے تو تھوڑا صبر کیجئے فوراً سے کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے تھوڑا انتظار کیجئے، کیونکہ جو فالس لو ہوتا ہے وہ جلدی ختم ہو جاتا ہے جبکہ جو سچی محبت ہوتی ہے وہ وقت کے ساتھ ساتھ اور گہری ہوتی چلی جاتی ہے۔ جو سچی محبت ہوتی ہے وہ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دیتی۔۔اور اسی دوران اپنے کردار کو اپنے کام کو پرکھیں آیا آپ ٹھیک کر رہے ہیں۔۔ کیا آپ ان سب کے بعد خود کو اپنے نبی پاک صل اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے جسٹیفائے کر سکو گے۔۔

ہمیں اس چیز کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جو محبت اللہ کیلئے کی جاتی ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور جو محبت خود کے نفس کیلئے کی جاتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ ہمیں کسی سے محبت کب ہوتی ہے ؟،جب کوئی ہمیں اچھا لگتا ہے ایٹریکٹ کرتا ہے تو ہمیں لگنے لگتا ہے کے یہ تو وہی ہے یہی تو ہے ہمارے خوابوں کا شہزادہ۔بس پھر ہم اسے پانے کی چاہت کرنے لگتے ہیں۔ مگر کوئی بھی انسان کامل نہیں ہوتا۔۔ تو جب ہم اسکے ساتھ وقت گزارنے لگتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس میں کچھ خامیاں بھی ہیں یاں پھر بلکل موویز اور ڈراموں کے جیسے وہ ہمیں وقت نہیں دے پاتا تو ہم تھک جاتے ہیں۔۔اور اسی وجہ سے آجکل طلاق کی شرح میں اضافہ

kahanifreak.com

ہو رہا ہے۔اور جو فالس لو ہوتا ہے وہ لسٹ فل خواہشات پر مبنی ہوتا ہے، جب ان کی نفسانی خواہشات پوری ہو جاتی ہیں تو پھر وہ ایک دوسرے سے بیزار ہونے لگتے ہیں اور آخر کار اختتام علیحدگی پر ہوتا ہے۔

اب دوسری طرف کی بات کرتے ہیں۔۔جو عشق اللہ کی ذات کیلئے کیا جاتا ہے وہ کیسے پروان چڑھتا ہے ؟۔۔پہلی بات جو اللہ کیلئے محبت ہوتی ہے وہ نفسانی خواہشات پر مبنی نہیں ہوتی وہ تو اللہ کی خوشنودی کیلئے ہوتی ہے۔اس میں آپ ہمیشہ اپنے ساتھی کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان سب سے ہمارا اللہ راضی ہوتا ہے۔جیسا کے ہم دیکھتے ہیں ہمارے ماں باپ کے بیچ میں ہر وقت کوئی ناولز اور مووویز والا رومینس نہیں چل رہا ہوتا وہ لڑتے بھی ہیں اور جھگڑتے بھی ہیں مگر پھر بھی ساتھ رہتے ہیں۔اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے

جبکہ کامل ایمان والوں کی شدید محبت خاص اللہ ہی کیلئے ہوتی ہے

کیا آپ کو پتا ہے شدید محبت کیا ہوتی ہے ؟محبت اور عشق میں کیا فرق ہے ؟

محبت تقسیم ہو جاتی ہے،اک وقت میں بہت سارے لوگوں کے ساتھ کی جا سکتی ہے جیسے کہ اک ہی وقت میں انسان کو اپنی بیوی اپنے بہن بھائیوں، اپنے ماں باپ سے ہو جاتی ہے۔محبت میں اک مقام ایسا ہے جہاں وہ ناقابل تقسیم ہو جاتی ہے اور اسے عشق کہتے ہیں۔عشق صرف اک ذات سے ہوتا ہے عشق تقسیم نہیں ہوتا یہاں تک کہ عشق میں آپ کی خود کی ذات بھی فنا ہو جاتی ہے۔آپ نے آکاس کی بیل کو کبھی دیکھا ہے وہ جس درخت کو چمٹتی ہے وہ درخت ختم ہو جاتا ہے۔اس بیل کو عربی میں عشقہ کہتے ہیں جانتے ہیں کیوں ؟ عشقہ عشق سے نکلا ہے، عشقہ اسلیئے کہا گیا کیوں کہ جب وہ درخت کو ڈھانپتی ہے تو درخت ایسے اسے اپنا سب

کچھ سونپتا چلا جاتا ہے کہ اپنے لئے بھی کچھ نہیں چھوڑتا، آخر کار سب ختم ہو جاتا ہے اور پھر آخر پر وہ خالی رہ جاتا ہے۔اسے کہتے ہیں عاشق۔۔۔

اللہ پاک توحید میں ہم سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اس ایک کا ہو اجائے۔کیا ہم صرف اسی کے ہیں؟۔۔ میں نہیں کہتی یہ بہت آسان ہے، نہیں یہ مشکل ہے مگر نہ ممکن تو نہیں۔سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہمیں کوئی ایسا شخص کوئی ایسی چیز پسند آسکتی ہے جو آدھی ادھوری ہو۔۔؟ جس کیلئے ہم اہم تو ہوں مگر کوئی اور بھی ہو۔۔ نہیں کبھی نہیں۔تو پھر ہم جب خود کو اللہ پاک کو سونپتے ہیں اس کے بنتے ہیں تو آدھے ادھورے کیوں۔۔؟ کیوں پورے کے پورے دل میں صرف وہی نہیں ہوتا۔۔۔

بہت ساری بچیوں کی عزتیں تو انہی جملوں کی نظر ہو گئیں کہ پیار اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے، محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے۔۔وغیرہ وغیرہ۔کیا اللہ پاک نے ہمارے دل ودماغ کا اختیار ہمیں نہیں دے دیا۔اگر ان چیزوں پر ہماراا اختیار نہ ہوتا تو پھر نفس کے قابو پانے پر بشارتیں نا سنائی جاتیں۔سب چیزیں ہمارے اختیار میں ہیں جبھی نیکی بدی کی پرکھ ہے۔۔۔" وہ کہنے کے بعد کچھ دیر کیلئے ٹھہریں۔۔۔پھر انہوں نے بڑے تحمل آمیز انداز میں کہا۔۔۔

"اختتام پر میں بس اتنا ہی کہوں گی اس سے پہلے آپ کے دل میں کوئی اور بسیرا کر بیٹھے آپ اپنے دل کو اللہ سے لگا دو۔اگر دل اللہ کے بجائے کسی اور کو دے دیا تو یہ آپ کو رسوا کروا دے گا۔۔"

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی یونی سے واپس آکر صدف صاحبہ کے گھٹنے سے لگ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ ساتھ ساتھ اپنی تسبیح مکمل کرتیں اور ساتھ ساتھ اس کی باتوں کی پٹاری کو خالی کروانے میں مدد کرتیں۔۔۔وہ جب ان کو اپنی باتیں سنانے بیٹھتی تو پھر ارحان کے بقول بیٹھ ہی جاتی تھی۔۔۔ابھی بھی وہ بیٹھی انہیں آج کی بابت بتا رہی تھی۔۔۔

"یار میں آپ کو ساتھ لے کر جا سکتی تو کتنا مزہ آتا۔۔اتنا اچھا لیکچر تھا اور۔۔۔"

"ماں۔۔" رباب نے بیچ میں بولتے ہوئے اس کی بات کاٹنی چاہی۔۔۔عریبیہ نے اسے گھورا۔۔۔"ابھی میرا وقت ختم ہونے میں پورے پانچ منٹ ہیں۔۔۔" عموماً صدف بیگم کو پہلے عریبیہ ہی گھیرے رکھتی تھی جس پر ارحان اور رباب نے خاصا اعتراض کیا تھا اس سبب اب ان تینوں کے صدف بیگم سے باتیں کرنے کے اوقات کا تعین کر دیا گیا تھا۔۔۔ویسے تو اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا تھا مگر یہ پابندی عریبیہ کو چڑانے میں خاصی کام آجاتی تھی۔۔۔

رباب خاموشی سے وہیں پاس میں بیٹھ گئی۔۔صدف بیگم ہنس دی۔۔۔"اچھا بتاؤ پھر کیا بتایا انہوں نے۔۔۔"

"انہوں نے بتایا کہ جو محبت اللہ کیلئے کی جاتی ہے وہ ہی سچی محبت ہوتی ہے، جیسا کے نکاح کے بعد میاں بیوی میں محبت۔۔۔اور پتا ہے انہوں نے بتایا کہ جب میاں بیوی اک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو اس پر بھی اللہ پاک خوش ہوتے ہیں۔۔" بتاتے بتاتے اس کی آنکھیں بھی مسکرانے لگی تھیں۔۔۔"یار کتنی خوبصورت بات۔۔۔"

"ارحان سن رہے ہو نا؟" ایک بار پھر رباب نے اس کی بات کاٹنے کی جسارت کی تھی لیکن اس بار عریبیہ اسے گھور نہیں سکی تھی۔۔۔

"یہ سب باتیں تمہارے لئے ہیں ارحان۔۔۔ عریبیہ کہنا چاہ رہی ہے کہ اک شوہر کو اپنی بیوی کو ڈرانے کے بجائے اسے پیار سے دیکھنا چاہئے۔۔ ہیں نا عریبیہ؟" اس نے دانتوں کی نمائش کرتے عریبیہ کو دیکھا۔۔۔ صرف اس نے نہیں ارحان بھی ڈائننگ ٹیبل سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"ن۔۔ نہیں تو۔۔"

"ارے تم نے ابھی خود ہی تو کہا۔۔۔"

"ہاں کہا ہے میں نے۔۔ مگر وہ تو میں نے میاں بیوی کیلئے۔۔" اس کی زبان کو جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی بریک لگی تھی۔۔۔ اس کی حالت سے محفوظ ہوتے ہوئے ان دونوں کے قہقہے ہوا میں گونج اٹھے تھے۔۔۔

رات کا کھانا بڑے پر سکون ماحول میں کھایا جا رہا تھا۔۔۔ کھانے کے ساتھ ساتھ سبھی ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے ماسوائے عریبیہ کے۔۔۔ وہ اگر صدف صاحبہ کچھ پوچھتی تو جواب دے دیتی۔۔۔ دوسری صورت میں دوسروں کی باتوں سے ہی لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔

"آج وسیم بھائی کا فون آیا تھا وہ لوگ رباب کو انگھوٹی پہنانے اور شادی کی تاریخ طے کرنے کیلئے آنا چاہ رہے ہیں۔۔۔"

"یہ تو اچھا ہو گیا۔۔۔اس کا کچھ ہو تو میرا ابھی کچھ سوچیں۔۔۔"اس نے خاصی ڈھٹائی سے عریبیہ کو دیکھتے کہا ۔۔۔

"تمہارا جتنا سوچ لیا ہے وہ کافی نہیں ہے۔۔۔؟"

"لیں اس سوچنے کا مجھے کیا فائدہ ہوا۔۔۔؟ کہیں سے لگتا بھی ہے کہ ہم دونوں کا آپس میں نکاح ہوا ہے۔۔۔پھوپھو کے بیٹے سے زیادہ تو یہ پھوپھو کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔"

وہ تینوں اس جاپانی پھل کو بے حد پیار سے دیکھ رہے تھے جو وہاں سے اس وقت غائب ہونا چاہ رہا تھا۔۔۔

"تو تم بھی پھوپھو کی طرح اس سے پیار سے بات کیا کرو۔۔۔میری بیٹی تمہارے ساتھ بھی وقت گزار لیا کرے گی۔۔۔کیوں عریبیہ۔۔۔"

"جی پھوپھو۔۔۔"اس نے سرعت سے پھوپھو کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔وہ سب اک بار پھر سے دل کھول کر ہنس دیئے تھے۔۔۔

"چلو ویسے اچھا ہی ہے۔۔۔یہ رباب جو تمہاری اتنی بیڈ بجاتی ہے اب دیکھنا میں اور عریبیہ مل کر تمہارے ساتھ کیا کرتے ہیں۔۔۔کیا خیال ہے ڈئیر کزن۔۔۔"ارحان نے مسکراتے ہوئے اسے بھی گفتگو کا حصہ بنایا تھا۔۔۔

"جی ی۔۔اچھا۔۔۔اچھا خیال ہے۔۔"وہ پھر سے گھبرائی۔۔۔

"لو بھئی۔۔۔تمہاری پارٹنر کے تو پہلے ہی اوسان خطا ہو گئے۔۔۔یہ تو تمہارا ساتھ نہیں دے پائے گی۔۔۔"

"کیا ایسا ہے ڈئیر کزن۔۔۔؟" ارحان نے عریبیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ن۔۔۔ نہیں تو۔۔" اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے شو کس میں بند کرتے ہوئے باقی تینوں کو محض اسے دیکھنے کا کام سونپ دیا گیا ہو۔۔۔ وہ جس کی جانب دیکھتی وہ اسے ہی دیکھ رہا ہوتا۔۔۔

"لو بھئی تمہاری پارٹنر سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تمہارا ساتھ کیا خاک دے گی۔۔۔" رباب کہاں سے باز آنے والی تھی۔۔۔ وہ اس وقت اس کی جان کی صحیح دشمن بنی ہوئی تھی۔۔۔ بظاہر خود کو پر سکون رکھتے ہوئے عریبیہ نے میز کے نیچے سے کھینچ کر رباب کو ٹانگ ماری مگر پھر اگلے ہی لمحے ارحان کو پانی پیتے ہوئے اچھو لگا تھا اور عریبیہ نے بے ساختہ ہی آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔ وہ رباب کی جگہ ارحان کو ٹانگ رسید کر چکی تھی۔۔۔

اسے شرمندگی کے سمندر میں ہچکولے لیتے دیکھ کر ارحان فوراً سے سنبھلا تھا۔۔ "تو تمہیں کیا۔۔۔ میں اور میری پارٹنر خود ہی دیکھ لیں گے۔۔۔ تم بس اپنی خیر مناؤ۔۔۔" اس نے میز پر سے اپنا دائیاں ہاتھ عریبیہ کی جانب بڑھایا۔۔۔ وہ ہونقوں کی طرح اس کے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔۔۔ ارحان نے بھنویں اٹھا کر اشارہ کیا۔۔۔ "ہائی فائیو۔۔۔"

عریبیہ نے بھی کچھ جھجھکتے ہوئے اسے ہائی فائیو دے دیا۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا واپس سے اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

----

kahanifreak.com

وہ ابھی تک اپنے بستر میں تھی۔۔۔ارحان کی شوخیاں کچھ عروج پانے لگی تھیں۔۔۔وہ جب تک گھر سے غائب نہیں ہو جاتا تھا وہ یاں تو کمرے میں ہی رہتی یاں پھر صدف صاحبہ کے ساتھ۔۔۔۔یہ دو جگہیں ہی اس کی دسترس سے باہر تھیں۔۔۔رباب یک دم دروازہ کھول کر کسی آندھی طوفان کی طرح کمرے میں آئی تھی۔۔۔

"عریبہ۔۔۔جلدی اٹھو یار تمہیں دیر ہو جائے گی۔۔۔اور کب سے باہر کھڑے ہیں وہ۔۔"رباب نے اس کے اوپر سے بلینکٹ اتار کر اک جانب کو پھینکا۔۔۔

"ارحان چلے گئے۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

رباب کی ہنسی چھوٹی"کیوں۔۔نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔"

"میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔"وہ اٹھتے ساتھ ہی تیار ہونے کو بھاگی تھی۔۔۔رکشے والے بھی جانے کب سے انتظار کر رہا ہو گا۔۔۔دس منٹ میں تیار ہو کر اپنا بیگ بازو میں ڈالے جس رفتار سے وہ بھاگتے ہوئے باہر آئی تھی اسی رفتار سے سامنے ارحان کو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا دیکھ کر قدم رکے تھے۔۔۔

"رباب کی بچی۔۔۔"وہ بڑبڑائی۔۔۔اور پھر صبح صبح آفتاب کی نرم نرم کرنوں نے سامنے کھڑے شخص کے ساتھ شرارت کی تھی۔۔۔بلااختیار ہی اس نے آنکھیں سکیڑی تھیں۔۔۔لائٹ سی گرین شرٹ کے ساتھ وائٹ پینٹ پہنے وہ کچھ لمحوں کیلئے اسے اپنے حصار میں جکڑنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔سورج کی کرنیں اب اس کے ہاتھ میں پہنی گھڑی کے ساتھ کھیلنے لگی تھیں۔۔۔

"آجایئے پرستان کی پری صاحبہ۔۔۔باقی کا جائزہ گاڑی میں بیٹھ کر لے لیجیے گا۔۔۔"اسے یونہی وہی کھڑا دیکھ کر اس نے شرارت سے کہا۔۔۔

وہ اپنے بیگ کو تھامتے سست قدم لیتی آ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔گاڑی میں بیٹھنے کے بعد چند پل یونہی سرک گئے اور ان میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔۔۔ہاں مگر دونوں کی نظریں کافی کچھ کہہ رہی تھیں۔۔۔وہ سامنے دیکھ رہی تھی اور بار بار اس کی نظریں ساتھ بیٹھے ارحان کی جانب بھٹک رہی تھی۔۔۔وہ کنکھیوں سے اسے دیکھتی اور پھر خود کو ڈپٹ کر سامنے دیکھنے لگتی۔۔۔

"ویسے جب کوئی شخص اچھا لگے تو اس کو نظروں میں بھر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا۔۔۔اور خاص کر جب آپ اس شخص پر استحقاق بھی اچھا خاصا رکھتے ہوں۔۔۔"وہ ایک بار پھر مسکرا رہا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔"اس نے سامنے پر سے رخ پھیرتے ہوئے اپنی بائیں جانب کھڑکی کی طرف پھیر لیا۔۔۔

"اچھا تو ایسا نہیں ہے۔۔۔؟"

عریبیہ نے نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میری جانب دیکھو۔۔۔ابھی پتا چل جاتا ہے کہ میں اچھا لگ رہا ہوں یاں نہیں۔۔۔"وہ اب اسے چڑانے لگا تھا۔۔۔وہ نہ دیکھتی تو وہ مہر ثبت کر دیتا۔۔۔عریبیہ نے گھوم کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔"بس۔۔۔"

"عریبیہ۔۔۔میری جانب دیکھو۔۔۔"

عریبیہ کو لگا تھا وہ گاڑی ڈرائیور کر رہا ہے اس لئے اسے کہاں سے پتا چلے گا کہ وہ اسے نہیں اس کے پیچھے شیشے سے باہر دیکھ رہی ہے۔۔۔ مگر اس کے پلٹنے پر ارحان نے بھی سامنے سے نظریں ہٹا کر فوراً سے اسے دیکھا تھا اور اس کی چوری پکڑی گئی تھی۔۔۔

عریبیہ نے اک بار پھر سے اپنا رخ پھیرا اور قدرے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس کے چہرے پر جھلکتے تاثرات کے برعکس اس کی آنکھوں میں ابھرنے والے جذبات پر ارحان کے چہرے پر مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔ عریبیہ نے سرعت سے رخ پھیر لیا۔۔۔

"تمہاری آنکھیں بہت باتونی ہیں۔۔۔" چلو جی ابھی اک ہی پل کے تصادم میں اس نے اک نئ تحقیق نکال دی تھی۔۔۔ "جو اعتراف تمہاری زبان نہیں کر پاتی وہ اعتراف تمہاری آنکھیں کر جاتی ہیں۔۔۔" ارحان نے اک پل کو اسے دیکھا تو بے ساختہ ہی اس کے چہرے کو دیکھ کر اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔ "جاپانی پھل۔۔۔"

عریبیہ نے آنکھیں بند کئے اک لمبی سانس لی۔۔۔ کب کہاں کس پٹری پر وہ چڑھ جاتا کچھ سمجھ نہیں آتا تھا۔۔۔اک لمحے میں تعریف اور اگلے ہی پل مزاق اڑانے لگتا تھا۔۔۔ "کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔ میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ میں سمجھ سکتا ہوں پرستان کی پری کیلیئے اک دیو کی تعریف کرنا ذرا مشکل ہے۔۔۔"

"کیا چاہتے ہیں اب میں آپ کی تعریف کروں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" اس کو جو لگ رہا تھا کہ وہ یاں تو انکار کرے گا یاں خاموش ہو جائے گا ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

"جو تعریف کرنی ہے وہ بھی بتادیں۔۔۔"اس نے تنگ کر کہا۔۔"یااللہ یہ راتوں رات میری یونیورسٹی کہاں چلی گئی ہے۔۔۔"اس نے خود سے سوچا تھا۔۔۔

"نہیں خیر اب اتنی بھی سکرپیٹڈ تعریف نہیں چاہتا۔۔۔"وہ ہنسا۔۔۔"چلو اک کام کرتے ہیں پہلے میں تمہاری تعریف کرتا ہوں پھر تم میری کر دینا۔۔۔؟"اس نے آئیبر واٹھائے کہا"کیسا۔۔؟"

عریبیہ نے اپنا سر ڈیش بورڈ سے ٹیک دیا۔۔۔یہ چپ کیوں نہیں ہوتے۔۔۔۔

"تمہارا چہرہ ہے کہ مہتاب فشاں۔۔۔"اس نے بولنا شروع کیا ہی تھا کہ عریبیہ بیچ میں ہی بول اٹھی۔۔۔

"آپ کافی مناسب لگ رہے تھے۔۔۔"بلآخر ناچار زبان کو تعریفی لفاظی دینی ہی پڑی تھی مگر اس تعریف پر یک دم ہی ارحان کا پاؤں بریک پر آیا تھا۔۔۔اور پھر وہ سٹئیرنگ پر ہاتھ مارتا قہقہے لگاتا لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔۔۔اس کے قہقہے عریبیہ کو مزید شرمندہ کرنے لگے۔۔۔اس کا چہرہ غصے کی زیادتی کے سبب لال ہونے لگا تھا مگر وہ مسلسل ہنسے جا رہا تھا۔۔۔جیسے ہی اس کی ہنسی کو بریک لگتی وہ اس کی جانب دیکھتا اور پھر ہنسی کا اک نیا دور شروع ہو جاتا۔۔۔یہ سلسلہ کوئی پانچ منٹ چلا تھا اور اس پانچ منٹ میں جانے اس نے کتنی بار اپنا بیگ اٹھاتے دروازہ کھول کر یونیورسٹی کے اندر جانے کی کوشش کی تھی مگر ہر بار وہ ہنستے ہنستے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیتا۔۔۔

"تم صحیح کہہ رہی تھی مجھے تمہیں بتادینا چاہیے تھا کہ تعریف میں کہنا کیا ہے۔۔۔کم سے کم میں اس قدر روسٹ ہونے سے تو بچ جاتا۔۔۔"

وہ سمجھ رہی تھی وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہے اب سمجھ آیا تھا وہ اس کا نہیں اپنے مذاق اڑائے جانے پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔۔

"ڈاٹ چھ بجے یہیں ہوں گا۔۔۔ پیپر ختم ہوتے ہی آ جانا۔۔۔" بلآخر وہ اپنی ہنسی کے دورے پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

"آپ کو کیسے پتا میرا پیپر چھ بجے ختم ہو گا۔۔۔" وہ کم سے کم اس سے یہ توقع تو نہیں کرتی تھی کہ اسے اس کے پیپر کے اوقات بھی پتا ہوں گے۔۔۔

ارحان اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔۔اس کو اس کا یوں بہت معصومانہ انداز میں سوال کرنا بہت الگ سا لگا یوں جیسے کسی بچے کے سامنے کوئی ٹرک پلے کی جائے تو وہ پہلے حیران ہو کر دیکھتا ہے اور پھر پوچھتا ہے واؤ۔۔ آپ نے کیسے کیا یہ سب وہ بھی اسے اس وقت بلکل ایسی ہی لگی۔۔۔

"میں اپنے قریبی لوگوں کی ہر چیز کی خبر رکھتا ہوں۔۔۔"

اس نے بلکل اس بچے کے جیسے جو ٹرک کا توڑ پتا چلنے پر خوش مگر حیران زیادہ ہوتا ہے اسی ٹرانس میں دہرایا۔۔۔ "اپنے قریبی لوگ۔۔۔؟"

وہ اب اس کی طرف گھومتے ہوئے اور تھوڑا قریب ہوتے ہوئے بولا جیسے کسی بچے کو بہت ارام سے سمجھایا جاتا ہے۔۔۔ "ہم دونوں کا نکاح ہوا ہے نا اور اس سے زیادہ تو کوئی قریبی رشتہ نہیں ہو سکتا نا۔۔۔"

عریبیہ کو ارحان کے اس روپ نے کافی حیران کر دیا تھا۔۔۔اس قدر کے وہ بنا کسی دوسری سوچ کہ بس اس کو دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔وہ اسی ٹرانس میں تھی جب ارحان کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔۔۔

"ویسے تمہارے اعمال زرا تمہارے الفاظ سے میل نہیں کھاتے۔۔۔اک جانب تم مجھے یوں دیکھ رہی ہو اور دوسری جانب کہتی ہو مناسب ہی لگ رہا ہوں۔۔۔"اب کی بار اس نے اسے حقیقتاً چھیڑا تھا۔۔۔وہ گڑبڑائی اور پھر بنا اللہ حافظ کئے کار سے اتر گئی۔۔۔۔

ارحان گراؤنڈ میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اسے پیپر کے بعد عریبہ کو بھی لینا تھا تو گھر جانے کے بجائے اس نے اپنے دوستوں کو بھی یونیورسٹی بلا لیا تھا۔۔۔ویسے بھی وہ ارحان تھا جسے تفریح کرنے کیلیئے کسی موقع اور جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔۔۔وہ جہاں بھی ہوتا ماحول کو اپنے مطابق ڈھالنا جانتا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی وہیں گراؤنڈ میں بیٹھا ہوا تھا جب اک لڑکا بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔"بھائی۔۔۔تمہاری کزن کی اک لڑکے سے لڑائی ہو گئی ہے۔۔۔"اس کے چہرے کا رنگ یوں اڑا ہوا تھا جیسے وہ ارحان کی نہیں اس کی کزن ہو۔۔۔

وہ سنتے ساتھ ہی وہاں سے اٹھتے ہوئے بھاگا تھا۔۔۔اس کے پیچھے اس کے دوست بھی آئے تھے۔۔۔کوریڈور میں داخل ہوتے ہی وہ اسے نظر آ گئی۔۔۔جو سامنے کھڑے لڑکے پر جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی اور اس کی دوست اسے مسلسل روکنے کی کوشش میں جتی جا رہی تھی،دوسری جانب وہ لڑکا بھی اسی انتظار میں تھا کہ کب اس کی دوست اسے چھوڑے اور پھر وہ دونوں اک دوسرے پر زور آزمائی کریں۔۔۔

"ہاں چھوڑو اس کو میں بھی دیکھتا ہوں کہ یہ کیا کرتی ہے۔۔۔"

"ہاں ہاں چھوڑو۔۔۔میں بھی اس کو بتاتی ہوں کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔"

ارحان کے چہرے پر اک پل کو مسکراہٹ ابھری۔۔۔دانش نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔وہ فوراً سے سنجیدہ ہوا اور پھر برق رفتاری سے ان کے بیچ آیا تھا اور اس نے اس لڑکے کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے روکا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟" کہتے ساتھ اس نے عریبہ کو اس کی دوست سے آزاد کروایا۔۔۔خوامخواہ اسے پکڑے ہوئی تھی۔۔۔

"بدتمیزی کر رہا تھا۔۔۔" اس نے دھیمی آواز سے کہا تو سامنے کھڑا لڑکا ہنسا۔۔۔یوں کہ جیسے وہ ڈرامے کر رہی ہو۔۔۔کچھ دیر پہلے تک تو دھاڑ رہی تھی اور اب کیسے بھیگی بلی بن گئی تھی۔۔۔

"میں بتاتا ہوں۔۔۔یہ کسی سے فون پر کہہ رہی تھی کہ میں ان کے ساتھ کیسے آؤں گی۔۔۔میں نے مزاق میں کہا کہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔" ارحان نے مڑ کر عریبہ کو دیکھا۔۔۔عریبہ کو تو اس لڑکے کا ارحان کو ساری بات وہ بھی زیر زبر پیش کے ساتھ بتانا مزید اشتعال دلوا گیا تھا۔۔۔اس نے اک بار پھر سے اس پر جھپٹنے کی کوشش کی مگر ارحان نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر پیچھے کیا اور پھر اس کو یونہی بازوؤں سے تھامے نرمی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔"ایزی۔۔۔اوکے۔۔۔" اس نے بہت نرمی سے کہا۔۔۔

"یہ دیکھو۔۔۔کیا کیا ہے اس نے۔۔۔بیگ مارا ہے اس نے میرے منہ پر۔۔۔" اس نے اپنا منہ آگے کیا جہاں خراش آئی تھی۔۔۔

"منہ پر نہیں سر پر مارا تھا۔۔" اس نے کہا۔۔ وہ منہ پر مارنے کے سخت خلاف تھی پھر کیسے مان لیتی کہ اس نے اسے منہ پر مارا ہے۔۔۔ ارحان نے بے ساختہ ہی اپنا ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا۔۔۔

"ابھی جا کر تمہاری کمپلین کرتا ہوں تو خود ہی پتا چل جائے گا کہ منہ پر مارا تھا یاں سر پر۔۔۔"

"ہاں۔۔ ہاں بتاؤ۔۔۔ تمہیں بھی تو لڑکیوں سے بات کرنے کی تہذیب پتا چلے۔۔۔" ارحان نے اسے پکڑ رکھا تھا اس لئے وہ اب جھپٹ نہیں رہی تھی مگر جواب بھرپور دے رہی تھی۔۔۔ ارحان نے دانش کی جانب دیکھا جو اسے اس کے ارادوں سے باز رہنے کی تنبیہ کر رہا تھا۔۔۔ پھر دانش نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ "تم لوگ جاؤ۔۔۔ ہم دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"

"ایسے کیسے جاؤ۔۔۔" لڑکے نے آگے بڑھتے ہوئے عریبہ کے آگے آنے کی کوشش کی۔۔۔ ارحان نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔ "ارے دانش بھائی سے پوچھنا مت بھولنا یہ یہاں چائے پئیں گے یاں باہر۔۔۔"

"آجاؤ۔۔۔ چلتے ہیں۔۔۔" اس نے عریبہ سے کہا اور پھر وہ دونوں وہاں سے نکل آئے تھے۔۔۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی ارحان نے خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔ عریبہ کو اس کی خاموشی بری لگنے لگی تھی۔۔۔ کچھ پل مزید انتظار کرنے کے بعد اس نے خود ہی اپنی صفائی دینے کی کی۔۔۔ "دیکھیں۔۔۔ اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔"

"جی جی۔۔۔ بھلا آپ کی غلطی ہو بھی کیسے سکتی ہے۔۔ اس سے پہلے کبھی آپ کی غلطی ہوئی ہے جو آج ہو گی۔۔۔" وہ دائیں ہاتھ سے سٹئیرنگ کو گھماتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ بائیں ہاتھ کو وہ اک ادا سے اپنی گود میں

رکھے ہوئے تھا۔۔اس کی عجیب بات یہ تھی کہ اسے اک ہی ہاتھ سے گاڑی ڈرائیور کرنے کی عادت تھی۔۔۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔مجھے پھوپھو نے سمجھایا ہے کہ غلط بات برداشت نہیں کرنی چاہیئے۔۔۔"

"اک تو تم اور تمہاری پھوپھو۔۔یہ جو تمہاری پھوپھو ہیں نا ان کے اقوال زریں تمہیں یونیورسٹی میں سے ایکسپیل کروادیں گے۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔"اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہوئے تھے۔۔۔ارحان کو یوں اپنی زبان کے بے قابو ہونے پر افسوس ہوا۔۔۔کتنے وقتوں کے بعد اس کی زبان اپنی جوت میں آئی تھی اور وہ اب پھر سے اسے خوفزدہ کرنے جارہا تھا۔۔۔

"مطلب وطلب چھوڑو۔۔۔زرا یہ بتاؤ وہ جو کہہ رہی تھی کہ میں ارحان کے ساتھ کیسے جاؤں گی وہ بھی پھوپھو نے ہی کہا ہوگا یقیناً۔۔۔"

عریبہ نے اس کی جانب دیکھا وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔"میں ڈر گئی تھی۔۔۔"

"یقیناً مجھ سے ہی ڈری ہوگی۔۔۔"اس کا موڈ خراب ہوا تھا۔۔۔عریبہ نے ہاں میں سر ہلادیا۔۔۔

"یہ صحیح ہے۔۔۔میں نے حساب لگایا ہے تمہارا ڈرنا بھی خاصا مخصوص قسم کا ہے۔۔۔جب تمہارا دل کرتا ہے تب ڈر جاتی ہو جب دل نہیں کرتا تو مجھے بھون کرر کھ دیتی ہو۔۔۔"اس کے جملے کے اختتام پر عریبہ کو بھی ہنسی آگئی تھی جسے چھپانے کیلیئے اس نے اپنا منہ باہر کی جانب پھیر لیا۔۔۔

"خیر تم نے جو بھی اس لڑکے کے ساتھ کیا اچھا کیا۔۔" عریبہ کو حیرت انگیز طور پر حیرت ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کی تعریف کر رہا تھا۔۔۔

"واہ۔۔۔ڈئیر کزن ایمپریسو۔۔۔" کچھ پلوں کے بعد اس نے پھر سے کہا۔۔۔ عریبہ نے اس کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"مجھے آج اندازہ ہوا ہے تمہاری زبان تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں تو ڈر ہی گیا تھا کہ خدانخواستہ نکاح نے تمہاری زبان بند تو نہیں کروادی۔۔۔" اس کے چہرے پر کمینی مسکراہٹ ابھری تھی یوں جیسے شیطانی دماغ میں کوئی منصوبہ پک رہا ہو۔۔۔

"چلو اب اچھا ہے۔۔۔ چونکہ اب تمہاری زبان صحیح سلامت ہے تو میں چھوٹے ماموں ممانی کے سامنے اس کے جوہر ضرور دیکھنا چاہوں گا۔۔۔" اس کے کہنے کی دیر تھی کہ عریبہ کو اس کی اتنی تعریفوں اور پھر اس کی ایسی مسکراہٹ کی سمجھ آگئی تھی۔۔۔

"سمجھ رہی ہو نا۔۔۔ میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔؟" وہ کچھ نہیں بولی تو ارحان نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

"عریبہ۔۔۔ دیکھو آج میرا موڈ بہت اچھا ہے پلیز اسے خراب مت کرنا۔۔۔" وہ بڑی مودبانہ گزارش کر رہا تھا۔۔۔

"آپ سمجھ نہیں رہے ہیں۔۔۔وہ پھوپھو کے بھائی ہیں۔۔۔اور میں تو اپنی پھوپھو کی بہت عزت کرتی ہوں۔۔۔میں ان سے جڑے رشتوں کی بے عزتی نہیں کر سکتی۔۔۔خاص کر تب جب مجھے پتا ہو کہ میرے ایسا کرنے سے انہیں تکلیف ہو گی۔۔۔" وہ اپنی انگلیوں کے ساتھ الجھی ہوئی تھی۔۔۔

"تمہارا کیا مطلب ہے میں اپنی ماں کی عزت نہیں کرتا۔۔۔"

"میں اس اینگل سے نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔"

"عزت کرنے کے بھی اینگل ہوتے ہیں۔۔۔؟" جیسا جواب تھا ویسا ہی سوال داغا گیا تھا۔۔۔اس نے اک لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون کیا۔۔۔آخر کو اک لمبا معرکہ تھا جو سر کرنا تھا۔۔۔

"دیکھو۔۔۔میری خاطر۔۔۔صرف اک بار اپنی اس زبان کو چلا لو مجھے بھی تسلی ہو جائے گی کہ میری بیوی کی زبان سلامت ہے۔۔۔" اس نے تحمل سے کہا۔۔۔وہ جو اس سے امید کر رہا تھا کہ وہ کہے گی کہ جی ٹھیک جیسا آپ کہیں وہ گاڑی کے گھر کے سامنے رکتے ہی فوراً سے دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی۔۔۔وہ بھی دروازہ بند کرتا اس کے پیچھے بھاگنے کے انداز میں آیا تھا۔۔۔گھر پر اسے پھوپھو کی چھتر چھایہ میں قابو کرنا مشکل تھا۔۔۔" عریبہ۔۔۔" اس کی پکار پر عریبہ اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر پھوپھو مان گئی تو۔۔۔"

اس سے پہلے وہ اک بار پھر سے بھاگتی ارحان نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے روکا ۔۔۔"ڈونٹ ٹیل می کہ تم ماں کو یہ سب باتیں بتانے والی تھی۔۔۔" اس کے تاثرات ایسے تھے کہ " تو کیا نہیں بتانا تھا۔۔۔"

"اللہ تم مجھے چھتر پڑوانے کے موڈ میں ہو۔۔۔؟"اس نے حیرانی اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات لئے اسے دیکھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔آپ مجھے اس لئے یہ سب کہہ رہے تھے کہ میں بدتمیزی کروں اور پھر پھوپھو مجھ سے ناراض ہو جائیں۔۔۔" وہ اتنا چالاک تھا۔۔۔وہ تو صرف سوچ کر ہی رہ گئی۔۔۔

"آپ اتنی ذہین کیوں ہیں۔۔۔"ارحان نے سر پکڑ لیا تھا۔۔۔"یار اماں تمہیں کچھ نہیں کہیں گی۔۔۔بیلیو می۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر مجھے پہلے پھوپھو سے ڈسکس کر لینے دیں۔۔۔"

"ڈسکس۔۔۔؟"اک اور شاک۔۔۔"ہاں ان سے کہنا کہ ساسوماں میں نے آپ کے بھائی کی بدتمیزی کا جواب اپنی زبان درازی سے دینا ہے تو کیا آپ کی اجازت ہے میں انہیں اپنی زبان کے جوہر دکھادوں گی۔۔۔اور وہ کہیں گی جی بہورانی ہم تمہیں اپنی زبان کے کرتب دکھانے کو ہی تو بیاہ کر لائیں ہیں۔۔۔"اس نے طنز کیا مگر سامنے کچھ خاص اثر ہوتا ہوا نظر نہیں آیا تھا۔۔۔اس نے اک لمبی سانس کھینچتے ہوئے خود کو پرسکون کیا۔۔۔"دیکھو تم کہتی ہو ناں کہ میں کچھ بھی کروں کوئی مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔"ارحان نے اس کے تاثرات جان کر اندازہ لگایا وہ اس کی بات کو سن رہی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"جانتی ہو مجھے کوئی کچھ کیوں نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں کسی کو خود کو کچھ کہنے نہیں دیتا۔۔۔"وہ بہت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔"آیا سمجھ۔۔۔؟"

عریبیہ نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔ارحان نے سکون کی سانس لی۔۔۔"مگر جو آپ کہہ رہے ہیں وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"وہ پھر سے وہیں مرغی کی اک ٹانگ پر آرکی تھی۔۔۔وہ اس سے کیا ہی کہتا۔۔۔

"یہ کیا ساری باتیں آج گھر کے باہر ہی کر کے جانی ہیں۔۔۔"رباب کیب سے اتر کر ان کی جانب بڑھی ۔۔۔وہ یقیناً پھر سے اپنے دوستوں سے ہی مل کر آرہی تھی۔۔۔

"اب تو چھوڑ دیں۔۔۔"اس نے رباب کو پاس آتے دیکھ کر دھیمی آواز سے کہا۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی ارحان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔اس نے اس کی کلائی چھوڑ دی تو وہ اندر بھاگ گئی۔۔۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اسے صدف صاحبہ نظر آ گئیں۔۔۔وہ والہانہ انداز میں ان کی جانب آئی اور ان کے گلے سے لگ گئی۔۔۔

"کیسا رہا پھر آج کا دن۔۔؟ارحان نے تنگ تو نہیں کیا ناں آج۔۔۔"

"لیں ارحان بے چارے کی اتنی ہمت کہ وہ پھوپھو کی لاڈلی کو کچھ کہہ سکے۔۔۔"عریبیہ کے بولنے سے پہلے ہی ارحان نے جواب دے دیا۔۔۔

جس پر صدف بیگم خود اس کی حالت پر ہنس دیں۔"ہاں لاڈلی تو ہے۔۔ تم کیوں جیلس ہوتے ہو۔۔"

"اب جیلس ہونے کا بھی حق نہیں ہے کیا ہمارے پاس۔۔؟آپ سب بس اسی کی طرفداری کرتے رہیں ۔۔ جیسے میں تو اس گھر کا فرد ہوں ہی نہیں نا۔۔"

kahanifreak.com

"ہاں تو کس نے روکا ہے تم بھی میری بھتیجی کے ساتھ تمیز سے رہا کرو۔۔ تو سب تمہارے ساتھ خود ہی اچھے رہیں گے۔۔" صدف صاحبہ بھی گویا آج سارے حساب چکتا کرنے پر آئی ہوئی تھیں۔۔۔

"رہنے دیں یہ احسان بھی کس لئے۔۔" اس نے منہ بنا کر سرے سے ہی منہ کر دیا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اگلی صبح عریبیہ کے ماموں اس سے ملنے آئے ہوئے تھے۔۔۔ صدف صاحبہ ملازمہ کو اسے بلوانے بھیج کر خود ان ہی کے پاس بیٹھ گئی تھیں۔۔۔ رسمی علیک سلیک کے بعد کچھ پل یونہی گزرے تو ظفر صاحب نے خاموشی کے اس سلسلے کو توڑنے میں پہل کی تھی۔۔۔

"مجھے آپ سے اک اور بات بھی کرنی تھی۔۔۔" انہوں نے قدرے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔ ڈرائینگ روم کے باہر سے گزرتے ارحان کے قدم ان کی آواز پر رک گئے۔۔۔ وہ دونوں ماں بیٹا پوری طرح متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"میں آپ سے عریبیہ کے رشتے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" ان کی بات پر دروازے کے دوسری پار کھڑے ارحان کے ماتھے پر شکنیں پڑی تھیں۔۔۔

"آپ اس کیلئے فکر مند ہوئے مجھے اچھا لگا۔۔۔ لیکن ابھی تو وہ پڑھ رہی ہے۔۔۔ ذرا پڑھائی سے فارغ ہو جائے پھر اللہ نے چاہا تو ضرور کوئی اچھا سبب بن جائے گا۔۔۔" اس کی ماں نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔۔۔ ارحان کو اس بار قدرے کچھ سکون ہوا تھا۔۔۔

"نہیں آپ سمجھی نہیں میری بات۔۔۔میں عریبیہ کا رشتہ مانگنا چاہ رہا ہوں۔۔۔آپ تو جانتی ہیں میں نے کریم بھائی سے بھی اس کے متعلق بات کی تھی۔۔۔۔"ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول کر آیا تھا اور دروازہ کھولنے کا انداز صدف بیگم کو کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔۔۔انہوں نے اسے آنکھیں دکھائیں جسے وہ بڑی سہولت سے نظر انداز کرتا ظفر صاحب کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد ان کے ہی پاس اک صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔اس کا یوں بیٹھنا انہیں قدرے غیر آرام دہ کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کچھ کہہ رہے تھے۔۔۔"ارحان نے خود ہی پوچھ لیا۔۔۔

"ہاں میں صدف بہن سے بات کر رہا تھا۔۔۔میں چاہتا ہوں۔۔۔"

"آپ جیسا چاہتے ہیں ویسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"اس نے ان کی بات کو اچکتے ہوئے کہا۔۔۔

ان کے ماتھے پر بل ابھرے اور ناگواری بھی۔۔۔"مگر کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"بس ہم آپ کو اپنی کزن نہیں دیں گے۔۔۔"اس قدر سنجیدہ بات کرتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

"اور تم ہو کون منع کرنے والے۔۔۔"

"میں اپنی کزن کا کزن۔۔۔"اس نے اک اور چٹکلہ چھوڑا تھا۔۔۔اس سے بات کرنا تو ظفر صاحب کو احمقوں کو اپنے پیچھے لگانے جیسا لگا تھا۔۔۔اس کو نظر انداز کرتے وہ اک بار پھر سے صدف صاحبہ سے مخاطب ہوئے۔۔۔

"خیر آپ جانتی ہیں میں نے اس خواہش کا اظہار کریم بھائی سے بھی کیا تھا۔۔۔"

"جسے انہوں نے پہلی ہی فرست میں رد کر دیا تھا۔۔۔"اس کا انداز تمسخر سے بھرپور تھا۔۔۔

"ارحان۔۔۔اٹھو اور جاؤ یہاں سے۔۔۔"

"جب کہ ان کی بات کے بعد یہ بات آپ کو ان سے کہنی چاہیے۔۔۔"

"ارحان۔۔۔اگر تم نے کوئی فضول بکواس کی تو تم مجھ سے جوتے کھاؤ گے۔۔۔"وہ برہم ہوئیں۔۔۔ارحان نے ان کی جانب سے رخ پھیرتے ہوئے اک بار پھر سے ظفر صاحب کو نظروں کے گھیرے میں لے لیا تھا۔۔۔

"دیکھیں میری ماں کے برعکس مجھے آپ کا عریبہ کیلئے فکر مند ہونا ذرا اچھا نہیں لگا۔۔۔آپ کو لگتا ہے سال میں اک آدھ بار اس سے ملنے آجانے سے آپ اس پر بہت بڑا احسان کرتے ہیں تو آپ کو خاصی بڑی قسم کی غلط فہمی ہے۔۔۔باقی یہ کہ میری معصوم شکل پر نہیں جانا آپ نے میں بڑا کمینہ انسان ہوں۔۔۔"آخری جملہ اس نے ان کے خود کو نظر انداز کرنے پر کہا تھا۔۔۔

"تم بدتمیز بھی ہو۔۔۔"

"آہاں مجھے سچ بولنا پسند ہے سننا نہیں۔۔۔"وہ اس وقت مکھیل کی مکھی کی طرح ان کے پیچھے پڑ چکا تھا۔۔۔

"میں حیران ہوں کریم بھائی تمہاری تعریف کرتے تھے۔۔۔"

"میں بھی حیران ہوں عریبہ کو آپ اچھے لگتے ہیں۔۔۔"اس کا انداز مذاق اڑانے والا تھا۔۔۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔۔"ان کے اس جملے پر وہ مسکرایا نہیں تھا بلکہ ہنس دیا تھا۔۔۔ان کے اس جملے پر اسے کسی اور کا بھی جملہ سنائی دیا تھا مگر "تم" نہیں "آپ" کے ساتھ۔۔۔"آپ کا مسئلہ کیا ہے۔۔۔"اس جملے

کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ تعلق ثابت کرنے کیلئے ڈی این اے نہیں بلکہ زبان اور زبان سے نکلنے والے جملے ہی کافی ہوتے ہیں۔۔۔

"ویسے میں بتانا نہیں چاہ رہا تھا لیکن چونکہ آپ اس قدر اصرار کر رہے ہیں تو بری بات ہے اگر میں نہ بتاؤں۔۔۔"اس نے ان کے سامنے پڑی پلیٹ میں سے بسکٹ اٹھا کر منہ میں ڈالا"میرا مسئلہ آپ ہیں اور یقین جانیں کافی بڑا مسئلہ ہیں آپ۔۔۔"ہاتھ جھاڑنے کے بعد اس نے ہاتھ اپنی جیبوں میں اڑسے۔۔۔" میرا خیال ہے ہاتھ تو اب آپ مجھ سے نہیں ملائیں گے۔۔۔"

اپنی ماں کی نظروں کو نظرانداز کرتا وہ باہر کی جانب چل دیا جب صدف صاحبہ نے اس کے پیچھے سے کہا ۔۔۔۔"بھائی صاحب آپ اس کی باتوں کو نظرانداز کی جئے گا۔۔۔"

"جب کہ میں آپ کی جگہ ہوتا تو کبھی نظرانداز نہ کرتا۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی وہ دروازے سے باہر نکل آیا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔اندر اٹھنے والے ابال کے برعکس وہ بظاہر کافی مطمئن نظر آ رہا تھا۔۔۔وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا اسے سیڑھیوں پر سے اترتی عریبیہ نظر آ گئی جو اس کو دیکھ لینے سے پہلے کافی چہکتی ہوئی آ رہی تھی مگر اب اسے دیکھ کر سنجیدہ ہو چکی تھی۔۔۔"اس کو میری ہی شکل سے کچھ مسئلہ ہے۔۔۔"اس نے عریبیہ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔ویسے ہی وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔عریبیہ نے متذبذب ہو کر اس کی جانب دیکھا۔۔

"اک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔"ظفر صاحب نے اس کی بیٹری کو خاصا چارج کر دیا تھا تو مطلب آج گھر میں کوئی ایسا شخص رہنے والا نہیں تھا جو اس کی چارج شدہ بیٹری سے فیض یاب ہوئے بنا رہتا۔۔۔

"کیا۔۔۔"

"وہ جو تمہارے فیورٹ ماموں ہیں ناں۔۔۔"

" چلے گئے کیا۔۔۔؟"اسے مایوسی ہوئی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔"ارحان کے جواب پر عریبیہ کو کچھ تسلی ہوئی تھی۔۔۔

"اصل میں وہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہ رہے تھے مگر میں نے منع کر دیا۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔"

"غلط ہو گیا نا۔۔۔؟"اس نے بھی مایوسی سے کہا۔۔۔"جب کہ وہ تو بضد تھے کہ ہمیں عریبیہ ہی چاہئیے ۔۔۔ عریبیہ ہی چاہئیے۔۔۔"

"عریبیہ چاہیے۔۔۔ مطلب۔۔۔؟"

"ارے وہی مطلب لڑکی پسند آگئی تو بس پہنچ جاؤ رشتہ لینے۔۔۔اب بتاؤ ایسے تھوڑی نا ہوتا ہے۔۔۔"اس نے بڑے آرام سے غیر محسوس سے انداز میں اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"پھوپھو نے کیا کہا۔۔۔؟"اس نے کچھ الجھے کہا۔۔۔

"کچھ نہیں تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔۔۔ شاید تم سے پوچھ کر ہی جواب دیں گی۔۔۔"

"مگر ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔آپ نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔"

"یار میں کیا کہتا۔۔۔ تمہیں تو پتا ہے میں زرا دوسروں کے مسئلوں میں کم ہی پڑتا ہوں۔۔۔"اس کے جواب سے عریبیہ کو رنج ہوا تھا یہ بات کسی دوسرے کی تو نہیں تھی۔۔۔

"ویسے تم بھی کافی خوش لگ رہی ہو اپنے ماموں سے ملنے کیلئے۔۔۔مجھے تو لگتا ہے تمہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

"ن۔۔نہیں۔۔۔وہ بس کافی وقت ہو گیا ناں ان سے ملے ہوئے۔۔۔"

ارحان نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔"اچھا تو کیا جو بھی دیر بعد ملے اس سے مل کر اتنی ہی خوشی ہوتی ہے۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔شاید جن سے پیار ہو تب ایسی ہی خوشی ہوتی ہے۔۔۔"اس کی نظریں ڈرائنگ روم کے دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ارحان نے اپنے اور اس کے بیچ کے فاصلے کو کم کیا اور اس کی جانب جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔"اور یہ کیسے پتا چلتا ہے کہ کسی کو آپ سے اتنی محبت ہے کہ نہیں ۔۔۔"

اس کے یوں چلے آنے پر۔۔پھر یوں دیکھنے پر اور پھر ایسا سوال کرنے پر عریبہ نے دروازے پر سے نظریں ہٹا کر ارحان کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر شرارت کی کوئی رمق نہیں تھی۔۔۔وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔۔۔"بتاؤ نا کیا دور چلے جانے سے محبت کی شدت کا پتا چل جاتا ہے۔۔۔؟"اس کے استفسار پر وہ گڑ بڑا گئی۔۔

"پ۔۔پتا نہیں۔۔۔"کہتے ساتھ ہی وہ اس کی اک جانب سے نکل کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔ارحان نے بنا پلکیں جھپکائے اسے تب تک دیکھا تھا جب تک نظریں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔

"اگر۔۔۔اگر یہ صرف اک بار کہہ دیتی کہ ہاں دور جانے سے محبت کا پتا چل جاتا ہے۔۔۔دور جانے سے محبت کا احساس ہو جاتا ہے تو۔۔۔تو کون تھا جو تمہیں دور جانے سے باز رکھ سکتا تھا ارحان۔۔۔"اس نے سوچا اور پھر اپنے ہی خیال کو جھٹک دیا۔۔۔خیال تھا جھٹکا جا سکتا تھا مگر احساس۔۔۔۔احساس کا کیا۔۔۔؟اسے کون روند سکتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی وہ دروازہ بند کرنے کیلیئے پلٹی۔۔۔حیران کن طور پر ارحان ابھی تک اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر اس کے چہرے کے تاثرات خلاف معمول تھے۔۔۔نہ ہی شرارت سے بھرپور آنکھیں نہ ہی مسکراہٹ کے زیر اثر پھیلتے لب۔۔۔اس نے اسے الجھا دیا تھا۔۔۔وہ دروازہ بند کرتی اپنے ماموں کی جانب بڑھ آئی۔۔۔۔اپنے ماموں سے بڑی خوش دلی سے ملنے کے بعد ان کے پاس ہی بیٹھ گئی ۔۔۔وہ آ گئی تو صدف بیگم اس کو وہاں چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔وہ ارحان کی باتوں سے پریشان تھی کہ اب پھوپھو اس سے پوچھیں گی مگر پھوپھو کہ یوں اٹھ کر چلے جانے پر حیران رہ گئی۔۔۔

"عریبہ۔۔۔تم یہاں ٹھیک تو ہو۔۔۔؟"ظفر صاحب نے اسے بلایا تو وہ ان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"میں بہت خوش ہوں یہاں پر ماموں جان۔۔۔آپ تو جانتے ہی ہیں پھوپھو کتنا پیار کرتی ہیں مجھ سے۔۔۔"

"ہاں صدف بہن تو اچھی ہیں۔۔۔"انہوں نے اعتراف کیا۔۔۔"مگر یہ تمہاری پھوپھو کے بیٹے کا کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

"کیا ہوا۔۔۔آپ سے کچھ کہا ہے انہوں نے۔۔۔"

"کچھ۔۔۔؟ بہت کچھ۔۔۔بہت بد تمیز سا ہے۔۔۔"انہوں نے "بد تمیز"کو قدرے چبا کر کہا۔۔اس نے اپنی ہنسی کو دبایا۔۔۔

"تم ہنس رہی ہو۔۔۔ تمہیں پتا ہے مجھے کہتا میں بڑا کمینا انسان ہو۔۔۔"

"انہوں نے آپ کو ایسے کہا۔۔۔؟"اس کی آنکھیں شاک کے مارے بڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے نہیں۔۔خود کو کہہ رہا تھا۔۔۔"اس بار عریبیہ نے اپنی ہنسی ضبط نہیں کی تھی۔۔۔

"عریبیہ۔۔۔"انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔"میں نے صدف بھابھی سے تمہارا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔"

صحیح شاک تو اسے اب کی بار لگا تھا۔۔۔"پھر۔۔۔"اس نے کچھ سہمے ہوئے پوچھا۔۔۔

"پھر کچھ نہیں۔۔۔ارحان نے انہیں بات ہی نہیں کرنے دی۔۔۔وہ شاید ہاں کر ہی دیتیں مگر اس لڑکے کی بد تمیزی نے انہیں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔۔۔ کہتا ہم اپنی کزن نہیں دے سکتے۔۔۔"انہوں نے توقف کیا۔۔۔"لو بھلا اب یہ فیصلے کرے گا۔۔؟اسے یہ حق کس نے دیا۔۔۔؟"

اس کا دماغ ان کی باتوں اور ارحان کے جملوں کے بیچ الجھ گیا تھا۔۔۔

"عریبیہ تمہیں حسن کے ساتھ شادی پر کوئی اعتراض ہے۔۔۔؟ میں تمہیں اب اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے تم میں سے اپنی بہن کی خوشبو آتی ہے۔۔۔"وہ جذباتی ہو گئے تھے۔۔۔ عریبیہ نے ان کے ہاتھ تھام لئے۔۔۔

"ماموں بات پسند ناپسند کی نہیں ہے۔۔۔میں نے انہیں ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا ہے۔۔۔اب ان کے ساتھ کسی اور رشتے میں جڑ کر میں اس احساس کی تذلیل نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ کچھ نہیں بولے تو عریبیہ نے ان کے ہاتھ چومے۔۔۔"آپ سمجھ رہے ہیں ناماموں جان۔۔۔"

انہوں نے اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔وہ ان کے گلے سے لگ گئی۔۔۔

رات کا ایک بج رہا تھا مگر ارحان ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔۔۔صدف صاحبہ نے جہاں اپنے بچوں کو ہر طرح کی آزادی دی تھی وہیں انہوں نے ان کی کچھ حدود بھی مقرر کر رکھی تھیں جن میں سے ایک مغرب کے بعد بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا تھا۔۔۔اس کے علاوہ سگریٹ اور دیگر ایسی کسی بھی چیز کے قریب سے بھٹکنے پر بھی پابندی تھی۔۔۔آج شاید پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ ابھی تک گھر سے باہر تھا اور کوئی اطلاع بھی نہیں تھی۔۔۔

"ارحان ابھی تک نہیں آیا۔۔۔؟"انہوں نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"رباب نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"کال کرو اور پوچھو کہاں ہے۔۔۔"انہوں نے کہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ بولیں۔۔۔"روکو۔۔۔کال نہیں میسج کرو اور کہو کے اب گھر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"لیں آگیا۔۔۔"رباب کے کہنے پر صدف بیگم اور عریبیہ نے اک ہی ساعت میں دروازے سے داخل ہوتے ہوئے ارحان کی جانب دیکھا۔۔۔

kahanifreak.com

"وقت دیکھا ہے تم نے۔۔۔؟اب آنے کی کیا ضرورت تھی صبح میں ہی آجاتے۔۔۔آخر کو چار ہی گھنٹے تو تھے فجر ہونے میں وہ بھی گزار لیتے اسی ماں کے پاس۔۔۔"وہ آج سے پہلے کبھی اتنا برہم نہیں ہوئی تھیں۔۔۔

"کسی ماں کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔"اس نے شاید پہلی بار شرمندہ ہوتے ہوئے عریبہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔"دانش کے ساتھ تھا۔۔۔"

"میں تو حیران ہوتی ہوں اس کی بیچاری ماں بھی یوں کڑھ رہی ہو گی۔۔۔نہ اس کو کوئی حیا ہے نہ تمہیں۔۔۔"

"مجھے پتا تھا آپ یونہی سنائیں گی۔۔۔"وہ ہمیشہ کی طرح بہت پر سکون تھا اور خود ہی غلط کر کے خود ہی شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

"پتا تھا تو پھر اب بھی کیوں آئے۔۔۔؟"

"سچ بتاؤں تو پہلے ارادہ نہیں تھا۔۔ لیکن پھر سوچا کتنے دن ماں سے ڈر کر گھر سے باہر رہوں گا۔۔۔جب بھی جاؤں گا ناراضگی تو دیکھنی پڑے گی۔۔۔"اس نے سہولت سے کہا۔۔۔

"یاں تو پہلے زبان نہ چلاتے۔۔۔اور پھر جب زبان چلا ہی لی ہے۔۔۔بدتمیزی کر ہی لی ہے تو پھر شرمندہ کیوں ہو رہے ہو۔۔۔"

"میں ہر گز بھی شرمندہ نہیں ہوں۔۔۔"

صدف صاحبہ نے اسے افسوس سے دیکھا۔۔۔"بہت فخر کی بات ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

وہ خاموشی سے فریج میں سے چاکلیٹ نکال کر کھانے لگا۔۔۔"تمہارا مسئلہ کیا ہے ارحان۔۔۔ تم اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھ سکتے۔۔۔"

"لو سن لو تم بھی اپنی پھوپھو کی۔۔۔ کہہ رہی ہیں کہ میں اپنے کام سے کام رکھوں۔۔۔ تم ہی بتاؤ زرا یہ کس کا کام ہے۔۔۔"اس نے عریبیہ کو بیچ میں گھسیٹا تو وہ اپنی جگہ پریشان ہوئی۔۔۔

"ارحان۔۔۔ تم میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔۔ میں جوتے مارنے میں اس بات کا لحاظ نہیں کروں گی کہ تمہاری بیوی یہاں کھڑی ہوئی ہے۔۔۔"

وہ کرسی پر سے اٹھتا ہوا عریبیہ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔"سچ سچ بتاؤ کیا تم ان کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔۔۔؟"وہ اس کے کندھے پر اپنی کہنی ٹکائے بڑے دوستانہ انداز میں کھڑا تھا۔۔۔

"ادھر آؤ زرا۔۔۔"صدف صاحبہ نے اپنے پاؤں سے جوتا نکالا۔۔۔ وہ جلدی سے سیدھا ہوتا ہوا عریبیہ کے پیچھے ہوا اور اسے بازوؤں سے تھامتے ہوئے خود کے آگے کیا۔۔۔"ارے بتاؤ نہ ماں کو کہ تمہیں نہیں جانا تھا۔۔۔"

"چھوڑو اسے ارحان۔۔۔ شرم نہیں آتی بیوی کے پیچھے چھپتے ہو۔۔۔"انہوں نے بھی جذباتی وار کر کے اسے دھرنا چاہا تھا۔۔۔

"بیوی کے پیچھے نہیں۔۔۔ پھوپھو کی لاڈلی بھتیجی کے پیچھے۔۔۔"

"ارحان سامنے آؤ۔۔۔"انہوں نے جوتے کو اوپر کئے کہا۔۔۔

"پھوپھو۔۔" وہ ان دونوں کے بیچ گھوم کر رہ گئی تھی۔۔۔ارحان نے جانے تین سو ساٹھ کہ اینگل پر اسے کتنے ہی چکر دے دیئے تھے۔۔۔

"پھوپھو کیا۔۔۔صاف صاف بتاؤ جانا تھا یاں نہیں۔۔۔"اس نے اس کے پیچھے سے تھوڑا سا منہ آگے نکالے اسے دیکھا۔۔۔صدف صاحبہ نے جوتا پھینکا تو اس نے سرعت سے عریبیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے بچایا تھا۔۔۔

"کر لیا تم نے میرا دفاع۔۔۔تم تو خود کو بھی نہیں بچا پا رہی۔۔۔" وہ اس کو ویسے ہی بازوؤں سے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔"اب میں تمہیں بچاؤں کہ خود کو۔۔۔"

عریبیہ کی بہت قریب سے بچت ہوئی تھی۔۔۔وہ اب رو دینے کو تھی۔۔۔صدف صاحبہ نے آگے بڑھ کر اسے ارحان سے چھڑا کر خود سے لگالیا۔۔۔"لگ تو نہیں گئی میری بیٹی کو۔۔۔معاف کر دو مجھے۔۔۔مگر جب تک تمہارے شوہر کو چھتر نہیں پڑیں گے یہ انسان نہیں بنے گا۔۔۔"

"آپ رہنے دیں ناں یار پھوپھو۔۔۔"گھوم گھوم کر اس کی حالت اب غیر ہونے لگی تھی۔۔۔انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔"ٹھیک ہے میری جان۔۔۔مگر تمہیں پتا ہے اس نے تمہارے ماموں کے ساتھ کتنی بدتمیزی کی ہے۔۔۔"

"اور یہ بھی تو بتائیں کہ اس کے ماموں نے اس کے شوہر سے کتنی بدتمیزی کی ہے۔۔۔اس کی کوئی گنتی ہی نہیں۔۔۔"

عریبیہ نے ناچار رباب کو دیکھا۔۔۔وہ آج حقیقت میں پھوپھو سے چھتر کھانے کے موڈ میں تھا۔۔۔

kahanifreak.com

"ارحان تم اپنی زبان بند نہیں رکھ سکتے۔۔۔" رباب نے قدرے زچ ہو کر کہا۔۔۔

"یار وہ کیا ہے ناں آج ظفر صاحب نے میری بیٹری بہت چارج کر دی ہے۔۔۔"

"بھئی آپ چپ کر جائیں ناں۔۔۔" اس کی اتنی ہی برداشت تھی۔۔۔ وہ صدف صاحبہ سے دور ہوتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

"توبہ کرو میں کدھر سے تمہارا بھائی ہو گیا۔۔۔" اب کی بار اونٹھ پھاڑ کے نیچے آیا تھا۔۔۔ رباب اور صدف صاحبہ کی ہنسی نے ارحان کو مزید سلگا دیا تھا۔۔۔

آج عمر کے گھر والے رباب کو منگنی کی انگوٹھی پہنانے کیلئے آرہے تھے۔۔۔ صبح سے صدف صاحبہ تیاریوں میں اور ارحان دکان کے چکر لگانے میں مصروف تھا۔۔۔ رباب اور عریبہ ہی گھر میں ایسی تھیں جو صبح سے فارغ تھیں۔۔۔ انہیں صرف تیار ہونا تھا جو وہ اس وقت بڑی دلجوئی سے نہ صرف تیار ہو رہی تھیں بلکہ باتیں بھی کر رہی تھیں۔۔۔

"ویسے کتنا ہی اچھا ہو جاتا نا یار اگر ماں آج ہماری منگنی کے ساتھ ساتھ تمہارے اور ارحان کے نکاح کی خبر بھی عام کر دیتیں۔۔۔" رباب نے اپنے سر پر دپٹے کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"رباب۔۔ تمہیں ہر اچھے وقت پر ایسی فضول باتیں ہی کیوں یاد آتی ہیں۔۔۔" عریبہ نے اس کے ہاتھ میں انگوٹھی کو زرا زور سے دھکیلا تھا جس پر رباب نے فوراً سے اس کے ہاتھ پر چپت لگا ڈالی۔۔۔

"نکاح کوئی فضول بات تو نہیں ہے۔۔۔"

"کم سے کم تب تک تو ہے جب تک ارحان راضی نہیں ہو جاتا۔۔۔"

"تمہیں ایسا کوں لگتا ہے وہ راضی نہیں ہے۔۔"

عریبیہ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے ہوئے اس کی جانب منہ کئے کھڑی تھی۔۔۔

"اب تم تو ایسے مت پوچھو جیسے تمہیں کچھ معلوم نہیں ہے۔۔۔"

رباب نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔"نہیں میں سچ میں نہیں جانتی۔۔۔ تم بتاؤ تو۔۔"

"ہیلو۔۔۔بیوٹی فل گرلز۔۔۔"ان دونوں کی باتوں میں مخل پزیر ہونے والی نسوانی آواز نورین کی تھی جو اب مسکراتے ہوئے ان کے پاس آکھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میں آئی تو شکوہ کرنے تھی کہ اتنی دیر کیوں لگادی مگر جتنی تم دونوں پیاری لگ رہی ہو اب شکوہ کرنا بنتا نہیں ہے۔۔۔"

"آپ رباب کو لے جائیں گی۔۔۔؟"عریبیہ نے چیزیں سمیٹتے ہوئے نورین سے کہا۔۔۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔"رباب نے اسے ناراض نظروں سے گھورا تو وہ فوراً مسکرا اٹھی۔۔۔

"مجھے زرا واشروم جانا ہے۔۔۔ میں بس تمہارے پیچھے ہی آئی۔۔۔"

رباب نے اک پل کو اسے دیکھا اور پھر سر ہلا کر نورین کے ساتھ چلی گئی۔۔۔اس کے جاتے ہی عریبیہ نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی تھی اور پھر بیڈ سے ٹانگیں لٹکائے سر پیچھے کو گراتی لیٹ گئی۔۔۔ کندھوں سے تھوڑا سا نیچے تک آتے بالوں نے اس کے چہرے کے گرد حالہ بنالیا تھا۔۔۔وہ لیٹے لیٹے چھت کو تکنے لگی۔۔۔

اس نے رباب سے جھوٹ کہا تھا۔۔۔وہ وہاں جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔آج کی تقریب اس کیلئے تھی۔۔۔آج کا دن اس کا تھا۔۔۔وہ اس سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔اور وہ جانتی تھی کہ تائی کو اس کو دیکھ کر اپنی زبان پر قابو رکھنا کافی مشکل ہو گا۔۔۔وہ اس کا دن خراب کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔حیران کن طور پر اسے تکلیف کا کوئی احساس محسوس نہیں ہو رہا تھا شاید اس لئے کہ وہ ہمیشہ سے جانتی تھی کہ وہ ان کا حصہ کبھی نہیں بن سکتی۔۔۔

دروازے پر ہونے والی دستک پر اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہاں ارحان کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اندر آنے کے بجائے وہیں دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔۔۔عریبہ بیڈ سے اٹھتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

"ڈیئر کزن۔۔۔آپ آئی ہی نہیں۔۔۔"

"میں بس آ ہی رہی تھی۔۔۔" وہ اس کا چہرہ پڑھ سکتا تھا۔۔۔اسے معلوم نہیں تھا مگر وہ اس کی آنکھوں میں درج تحریر پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔

"یہ جب تم نے جانا ہی نہیں ہے تو ویسے ہی بتا دو۔۔۔اس میں اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"

"میں نے کوئی ڈرامہ نہیں کیا۔۔"

"اچھا تو پھر ابھی تک کھڑی کیوں ہو۔۔۔"

"میں بس جانے ہی لگی تھی۔۔۔" عریبہ کا خیال تھا کہ وہ یہ سن کر چلا جائے گا۔ مگر وہ ارحان ہی کیا جو عریبہ کو سکون میں رہنے دے۔۔۔عریبہ کو ہی کیا کسی کو بھی سکون میں رہنے دے۔۔۔

"ٹیکسی منگوادوں۔۔۔؟" عریبیہ کو اپنی جگہ سے ہلتا نہ دیکھ کر اس نے کہا۔۔

"آپ جائیں میں واشروم سے ہو کر آتی ہوں۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ارحان نے سہولت سے اپنے کندھے اچکائے اور اندر آتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

"جاؤ تم ہو آؤ پھر ہم ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔۔ تمہارا کیا بھروسہ تم آؤ ہی نہ اور ماں پھر سے میرا چکر لگوائیں۔۔۔" وہ اپنا تکیہ ٹھیک کرتا اس سے ٹیک لگا گیا۔۔۔ عریبیہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ وہاں سے اسے لئے بغیر جانے والا نہیں ہے۔۔۔

عریبیہ کے چہرے کے تاثرات اسے مزہ دینے لگے تھے۔۔۔ وہ بظاہر تو موبائل استعمال کر رہا تھا مگر کنکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ کچھ پل کھڑی رہی اور پھر آگے بڑھی۔۔۔ارحان سرعت سے اس کے آگے آیا۔۔

"تمہیں یاد ہے نا میں نے تم سے کیا کہا تھا۔۔۔؟"

وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔"

ڈیئر کزن۔۔۔مجھے تمہاری زبان کے جوہر دیکھنے ہیں۔۔۔"

"میں نے آپ کو تبھی بتادیا تھا میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

"کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔ جب میں کہہ رہا ہوں۔۔۔" جانے وہ کون سا بدلہ اس سے لینا چاہ رہا تھا۔۔۔

"آپ نے کل زبان کے جوہر دکھائے تھے نا پھر یاد ہے نا پھوپھو سے کتنی مشکل سے بچت ہوئی تھی۔۔۔" وہ اس سے اس قدر زچ ہو گئی تھی کہ اس نے روانی میں سب بولتے ہوئے اس کا تمسخر بھی اڑا دیا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

ارحان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے شاباش دی۔۔۔"ویری گڈ۔۔۔یہ جیسے میرے سامنے زبان چلائی ہے نا بس ایسے ہی۔۔۔اس سے تھوڑی سی زیادہ رفتار پر ان کے سامنے چلانی ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہو گیا تھا کہ ابھی وعدہ کرو۔۔۔

عریبیہ اس کو ہی دیکھ رہی تھی پھر اس کی نظروں کا زاویہ اس سے بدل کر اس کے پیچھے گیا تھا۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔ارحان جو اس کے سامنے قدرے اکڑ کر کھڑا تھا اس کے تاثرات دیکھ کر اس کو بھی ماں کا جوتا اپنی جانب اڑتا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔

"پھو پھو۔۔۔"عریبیہ نے کہا۔۔۔ارحان نے اپنے لبوں کو اک دوسرے میں دبوچے آنکھیں بند کیں۔۔۔اب تو اس کی خلاصی عریبیہ بھی نہیں کروا سکتی تھی۔۔۔وہ جو پٹیاں اسے پڑھا رہا تھا اس پر اس کی خلاصی ممکن ہی نہیں تھی۔۔۔وہ مڑنے کیلئے جیسے ہی گھوما تھا ہوا تر چھا ہوا عریبیہ رستہ ملتے ہی اپنی فراک کو قدرے اوپر اٹھائے بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ آج اسے بیوقوف بنا گئی تھی۔۔۔"عریبیہ کی بچی اب تم میرے سامنے آنا۔۔۔"

"سوری۔۔۔"اس نے بنا مڑے کہا تھا۔۔۔کیا معلوم مڑنے پر پکڑی جائے۔۔۔وہ اپنے پیچھے اس کے قدموں کی آواز سن سکتی تھی۔۔۔

منگنی کا انتظام نیچے والے پورشن میں کیا گیا تھا۔۔۔اس نے دروازے کے پاس پہنچ کر اپنی سانسیں ہموار کیں۔۔۔اسی اثناء میں ارحان بھی آگیا۔۔۔وہ دونوں لاؤنج میں آگے پیچھے داخل ہوئے تھے۔۔۔یوں

محسوس ہو رہا تھا جیسے سب انہیں کے منتظر ہوں۔۔۔رضیہ بیگم کی تیز نظروں نے عریبیہ کو غیر آرام دہ کیا تھا۔۔۔

"ہمارے ہاں مردوں کے ساتھ اتنا فری نہیں ہوتے پھر بھلے وہ کزن ہوں۔۔۔۔"انہوں نے طنز کا نشتر چلایا تھا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"ان کے نشتر کا جواب عریبیہ نے بے دھیانی میں سب کو اک ساتھ سلام کر کے دیا تو رباب اور ارحان سر جھکائے ہنس دیئے۔۔۔

"ارے نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔میں نے ہی ارحان کو بھیجا تھا کہ عریبیہ کو بلا لائے۔۔۔"انہوں نے بات کو سنبھالنے کی کی۔۔۔

"پھر بھی صدف باجی آپ کام والی کو بھیج دیتیں۔۔۔"وہ بضد تھیں کہ ارحان کو عریبیہ کے ساتھ نہیں ہونا چاہئیے تھا۔

"ارے ممانی عریبیہ صرف میری کزن ہے جیسے نورین لوگ ہیں۔۔۔اور اس کے ساتھ دوستی بھی ویسی ہی ہے جیسی نورین لوگوں کے ساتھ ہے۔۔۔آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں میرے لئے عریبیہ اور نورین لوگ اک جیسے ہی ہیں۔۔۔"اس نے نورین کو نتھی کرنے کیلئے جملے کو خاصا کھینچ دیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ خاموش صرف اپنی بیٹی کے نام پر ہی ہو سکتی ہیں اور پھر جو عریبیہ کو طعنہ دینے کے سبب زبان پر کھجلی ہو رہی تھی اس کا بھی تو سدباب کرنا تھا ناں۔۔۔وہ اس کی بات پر خاموش ہو گئیں۔۔۔ہوتی بھی کیوں ناں اب مستقبل کے داماد کے ساتھ بحث تو نہیں کر سکتی تھیں نا۔۔۔

"چلیں میرے خیال سے اب رسم شروع کرتے ہیں کیوں ماموں۔۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے فوٹو گرافر کو بھی اشارہ کر دیا۔۔۔ فوٹو گرافر کہاں دانش۔۔۔

"بڑی بات ہے مام تمہیں کچھ نہیں کہتی۔۔۔" وہ ارحان کے ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی۔

"میرے خیال سے پرسنیلیٹی کا کمال ہے۔۔۔"

"تم اپنی تعریف کرنے سے کبھی پیچھے نہیں رہو گے نا۔۔۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اب تصویر بھی تو خراب نہیں کروانی تھی۔۔۔

"سنیں آپ اس جانب آ جائیں۔۔۔" فوٹو گرافر نے نورین کو بائیں جانب جانے کا اشارہ کیا۔۔۔ "آپ کے ڈریس کا کلر اس روشنی میں اٹھ نہیں رہا۔۔۔" نورین وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

"آنٹی آپ تھوڑا سا گھوم کر بیٹھیں۔۔۔" اس نے صدف صاحبہ سے کہا تھا۔۔۔

"انکل آپ آنٹی کے ساتھ جگہ تبدیل کریں۔۔۔ آنٹی کا کلر ڈل آ رہا ہے۔۔۔" اس نے رضیہ بیگم سے بھی کہا۔۔۔ اس بات پر وہ کیسے جگہ نہ بدلتیں۔۔۔ ارحان تو اس کی اداکاری پر عش عش کر اٹھا تھا اور رباب وہ تو بس بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کئے ہوئے تھی۔۔۔

"ارے آپ۔۔۔" اس نے عریبیہ کی جانب دیکھا جو اپنے اور ارحان کے بیچ زمین و آسمان کا فاصلہ رکھے ہوئے تھی۔۔۔ "آپ نورین کی دائیں جانب آئیں۔۔۔"

عریبیہ نے سر گھما کر اس جانب دیکھا جس جگہ کی وہ نشاندہی کر رہا تھا۔۔۔ وہ ارحان اور نورین کے بیچ کی جگہ تھی۔۔۔

"ارے بھئی چلیں نا۔۔۔آپ کی وجہ سے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"اس نے زچ ہو کر ناراضی سے کہا۔۔۔عریبیہ دھیمی چال چلتی ہوئی اس کی بتائی گئی جگہ پر آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ صوفے کی پشت پر رکھ دیا۔۔۔

"ریڈی۔۔۔"فوٹو گرافر نے اینگل سیٹ کرتے کہا اور اگلے ہی لمحے ارحان نے اس کے صوفے پر رکھے ہوئے ہاتھ کو تھام لیا تھا پھر اک ساتھ کئی تصاویر کلک ہوئی تھیں۔۔۔

"میں نے کہا تھا نا اب تم میرے سامنے آنا۔۔۔"اس کی بات پر عریبیہ نے حیرانی سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا مگر پھر اگلے ہی لمحے ارحان نے اپنی بائیں آنکھ کو دبائے اسے آنکھ ماری۔۔۔عریبیہ کی آنکھیں پہلے بڑی ہوئیں اور پھر وہ اپنا زاویہ بدل گئیں۔۔۔

"ڈن۔۔۔"فوٹو گرافر نے کہا اور پھر وہ اپنے کیمرے میں موجود تصاویر کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

"اب تو ہاتھ چھوڑ دیں۔۔۔"اس نے سرگوشی کی۔۔۔وہ زیر لب مسکراتا اس کا ہاتھ چھوڑ گیا۔۔۔

منگنی کی تقریب کا اختتام کافی خوشگوار ہوا تھا۔۔۔سب اپنے اپنے آشیانے کو ہو لئے تھے۔۔۔رباب کے نکاح کی تاریخ اس کے کزن اقراء اور فہیم کی شادی والے دن کی رکھی گئی تھی۔۔۔اقراء اور فہیم دونوں ہی اپنے والدین کے ساتھ اپنے آبائی گاؤں میں رہ رہے تھے۔۔۔بار بار الگ الگ شادی پر جانے کے بجائے گھر کے بڑوں نے دونوں کے ایونٹ اک ساتھ رکھ دیئے تھے۔۔۔ہمیشہ کی طرح وہ دونوں کپڑے تبدیل کرنے کے بعد اب گپیں ہانکنے بیٹھ چکی تھیں۔۔۔

kahanifreak.com

"یار عریبیہ! کتنا مزہ آئے گا ناہم سب مل کر گاؤں جائیں گے۔۔" اپنے بالوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے اس نے بات کہنے کے ساتھ ساتھ بات کے حقیقت ہو جانے کا بھی مزہ لیا۔۔۔

"پتا نہیں مجھے تو ڈر لگ رہا ہے رباب۔۔۔ آج بھی تائی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مجھے اٹھا کر باہر پھینک دیں۔۔۔"

"تو کیا ہوا۔۔؟ اگر انہوں نے کچھ کہا تو تم بھی سنا دینا۔۔۔ ایسے تو پھر ایسے ہی سہی۔۔۔"

"شرم کرو لڑکی تمہاری ساس ہیں وہ۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔؟ اگر وہ ساس ہیں تو تم بھی تو میری بھابھی ہو۔۔۔"

"اچھا جی۔۔۔ بہن جن کی وجہ سے تم مجھے بھابھی بول رہی ہو ان سے بھی پوچھا ہے کہ ان کا میرے متعلق کیا خیال ہے۔۔۔"

"ارے ارے۔۔ اس کا بڑا نیک خیال ہے میں جانتی ہوں۔۔ اور ویسے بھی وہ تو کب سے۔۔ کب سے۔۔ سونے چلا گیا ہے" وہ بات کو گھما گئی تھی۔۔۔

"اللہ۔۔۔ رباب تم پتا نہیں کیا کیا بولتی جا رہی ہو۔۔ کوئی سر کوئی پاؤں نہیں ہے بات کا۔۔۔ میرے خیال سے بہتر ہے تم سو جاؤ۔۔۔"

وہ صدف صاحبہ کو خدا حافظ بولنے آیا تھا اور پھر اپنے ستارے گردش میں ہونے کے سبب اک بار پھر سے دھر لیا گیا تھا۔۔۔

"ارحان تم کیا کرنے گئے تھے عریبیہ کے کمرے میں۔۔۔؟اور کیا ضرورت تھی لاؤنج میں آگے پیچھے داخل ہونے کی جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ بھابھی کوئی بھی غلط مطلب نکال لیتی ہیں۔۔۔"

"مجھے بھی کوئی خاص شوق نہیں تھا وہاں جانے کا۔۔۔آپ کی بھتیجی آپ کے بہن بھائی سے چھپ کر وہاں بیٹھی ہوئی تھی سو بس اسے عقل دینے چلا گیا۔۔۔"

"واہ ارحان واہ۔۔ تمہاری عقل تو میں نے آج دیکھ ہی لی ہے۔۔"انہوں نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے اسے جھاڑ پلا دی۔۔۔

"کیا ماں! مجھے سمجھ نہیں آتی آپ نے کیا سوچ کر رباب کی منگنی ادھر کر دی ہے۔۔۔اور ان سب سے پہلے میرا اور عریبیہ کا نکاح۔۔ کوئی تو ایسا کام کر دیں آپ لوگ جو ہمیں بھی کچھ سمجھ آ جائے۔۔"

"بیٹا تم نے سمجھ کر جو کرنا ہے نا وہ میں نے آج دیکھ ہی لیا ہے۔۔۔"

"ماں مجھے آپ کی باتوں کی لوجک بالکل ہی سمجھ نہیں آتی۔۔اچھے بھلے دوست تھے ہم دونوں۔۔۔آپ لوگوں نے ہمیں اجنبی بنا دیا ہے۔۔۔"

"انجان نہیں ہے وہ ارحان میری جان۔۔۔بس تھوڑا حجاب ہے اسے تم سے جو وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو جائے گا۔۔"

"آپ لوگوں میں سے تو کسی کے ساتھ یہ حجاب نہیں ہے بس میرے ساتھ ہی ہے۔۔۔"

"ہاں تو نکاح بھی تو اس کا تمہارے ساتھ ہی ہوا ہے۔۔۔اس کا رشتہ تمہارے ساتھ بدلا ہے۔۔۔"

"آپ کے اور رباب کے ساتھ بھی تو بدلہ ہے۔۔۔اور یہ رشتہ وشتہ بدلنا کچھ نہیں ہوتا جہاں انڈرسٹینڈنگ ہو وہاں ان چیزوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

"تم دیکھنا وقت کے ساتھ ساتھ تم دونوں پھر سے ویسے ہی دوست بن جاؤ گے۔۔۔" صدف صاحبہ نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے اس کے ماتھے کا بوسہ لیا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رباب کچھ دیر سے اپنے موبائل پر لگی ہوئی تھی اور اس وقت کمرے میں اس کی موبائل پر ٹکر ٹکر کرتی انگلیاں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔۔۔اک تو پہلے ہی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اور پھر ٹکر ٹکر کرتی رباب کی انگلیاں۔۔۔ عریبہ کو پہلو پر پہلو بدلنے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔

"مجھے لگتا ہے مجھے اب سے اپنے کمرے میں سونا چاہئیے۔۔۔"

"ہاں اب تمہارا نکاح جو ہو گیا ہے۔۔۔ کہاں میری موجودگی برداشت ہوتی ہو گی۔۔۔"

"میں تمہاری اس ٹکر ٹکر سے تنگ آ گئی ہوں۔۔۔ یاں تو اپنے ناخن کاٹ لو نہیں تو رات میں فون مت استعمال کیا کرو۔۔۔"

"ہمم۔۔۔" وہ ہنوز موبائل پر لگی رہی۔۔۔

عریبہ نے تنگ کر کشن اٹھایا اور اسے اپنے کانوں پر رکھتی لیٹ گئی۔۔۔

"کیا عریبہ تمہارے ساتھ ہے۔۔۔؟" ارحان کے میسج پر اس نے گردن گھما کر ساتھ پڑی عریبہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"ہاں مگر کیوں میرے گھوڑے۔۔۔؟"

"مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔"

"وہ ایک شریف لڑکی ہے اور کچھ دیر پہلے تک ویسے تو تم بھی شریف ہی تھے۔۔۔"

"رباب حرکتیں نہیں کرو مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔اک تو اپنی بیوی سے ملنے کیلئے اپنے ہی گھر میں ہزار چوکیوں کو عبور کرنا پڑتا ہے۔۔۔"

"ارحان۔۔۔وہ پہلے ہی میرے اوپر تپی بیٹھی ہے۔۔۔"

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ایک منٹ میں وہ مجھے لان میں چاہیے۔۔۔"

دیکھو مانا وہ تمہاری بیوی ہے مگر ملن کے بھی تو کچھ آداب ہوتے ہیں۔۔۔"

"رباب۔۔۔یقیناً تم نے عریبیہ کو نہیں بتایا ہو گا تم نے ہی مجھے اس کی تمہاری منگنی پر نہ آنے والی سوچ کی چغلی ماری تھی۔۔۔"

"تمہاری خود کی تو اپنی بیوی سے بنتی نہیں اب کیا نند کی بھی خراب کرواؤ گے۔۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔"ارحان کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کا میسج پڑھتے ہی عریبیہ کی جانب لپکی تھی۔۔۔"عریبیہ جاگ رہی ہو نا۔۔۔؟"

"اب کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔اب بھی جاؤ ہمم۔۔ ہمم کرو۔۔۔"

"اچھا سوری۔۔۔اب جلدی سے اٹھو۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہی اس کا بلینکٹ اتار کر اک جانب کو پھینکا تھا اور پھر بازوؤں سے پکڑے اس کو اٹھنے میں مدد کی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔" عریبیہ نے اپنی شرٹ کا بازو ٹھیک کیا جسے رباب آج پھاڑ دینے کہ ہی درپہ تھی۔۔۔

"چلو لان میں چلتے ہیں۔۔۔"

"مگر اس وقت۔۔۔؟"

"ہاں نا باتیں کریں گے۔۔۔ موسم بھی اچھا ہے۔۔۔"

"اتنی ٹھنڈ ہے۔۔۔اور لان میں ارحان ہوئے تو۔۔۔"

"اف عریبیہ ہوا تو کیا۔۔۔اب ہم اس کی وجہ سے اپنا فن نہ کریں۔۔۔ چلو اب۔۔" وہ اپنا جوتا پہنے کھڑی تھی اور عریبیہ کو ہاتھ سے ہلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

رباب کی پاگل بچی اسے لان میں بیٹھا کر خود چائے بنانے چلی گئی تھی اور تو اور ہڑ بڑی میں اسے کچھ اوڑھنے بھی نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ اپنے پاؤں کرسی کے اوپر کئے سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔"رباب کی بچی یہ چائے لا کر نہ میری قلفی کے اوپر ڈال دینا۔۔۔" وہ خود سے بڑ بڑائی۔۔۔اک تو ٹھنڈ تھی اوپر سے یوں اکیلے بیٹھ کر کچھ نہ کرنے کی وجہ سے اس کا مزید احساس ہونے لگا تھا۔۔۔

"ارے ڈئیر کزن۔۔۔ تم اس وقت لان میں۔۔۔؟" عریبیہ نے چونک کر اپنی بائیں جانب دیکھا جہاں وہ اس کے ساتھ والی نشست سنبھال گیا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔رباب کافی بنانے گئی ہے۔۔۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"عریبیہ کی بچی تم اب میرے سامنے آنا۔۔"اس کی سماعتوں میں ارحان کا جملہ گونجا تھا۔۔"اللہ عریبیہ اس وقت تو پھوپھو بھی سو رہی ہیں اب کون بچائے گا ان سے۔۔۔"وہ خود سے سوچتی فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"ارے کدھر۔۔؟"اسے یوں کھڑا ہوتے دیکھ کر ارحان نے کہا۔۔۔

"وہ۔۔۔میں۔۔کافی رات ہوگئی ہے نا۔۔۔بہت نیند آرہی ہے۔۔۔"اس نے جلدی جلدی جملہ مکمل کیا۔۔۔

"ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ رباب کافی بنانے گئی ہے۔۔۔"وہ اس کے یوں اچانک اٹھ جانے پر خود حیران ہوا تھا۔۔۔

"ن۔۔نہیں۔۔اب نہیں پینی۔۔"وہ گڑبڑا گئی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔بیٹھ جاؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"

"ہم صبح بات کرلیں گے۔۔۔"

"عریبیہ بیٹھ جاؤ۔۔۔"

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔"اس نے کہا تو ارحان نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔پھر اس نے پہلے اپنی جیکٹ کی جانب دیکھا پھر عریبیہ کی جانب۔۔۔"ہے تو یہ غلط ڈیئر کزن۔۔۔لیکن چلو اب تم سے بات کرنی ہے تو تمہیں اپنی جیکٹ تو دے ہی سکتا ہوں۔۔۔"

"نہیں آپ رہنے دیں میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ واپس سے اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔ارحان نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی جیکٹ اتار دی اور پھر کھڑے ہوتے ہوئے اس کو اوڑھا دی۔۔۔اسے جیکٹ پہنانے کے بعد اس نے کچھ پیچھے ہوتے ہوئے اس کا جائزہ لیا۔۔۔

"واہ یار۔۔۔مجھے لگتا تھا یہ جیکٹ مجھ سے زیادہ کسی پر اچھی نہیں لگ سکتی مگر تم پر تو مجھ سے بھی زیادہ اچھی لگ رہی ہے۔۔۔" یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اپنے علاوہ کسی کی تعریف کر رہا تھا۔۔۔شیڈ میں نصب بلب کی روشنی میں اس کے سفید چہرے پر گلابی رنگ پھر سے واضح ہونے لگا تھا۔۔۔وہ سر جھٹکتا مسکرا دیا۔۔۔

"آپ کو کوئی بات کرنی تھی۔۔۔" اس نے اپنی خفت مٹانے کیلئے کہا۔۔۔اس کے پوچھنے پر وہ سنجیدہ ہو گیا ۔۔۔کچھ پل وہ خاموش رہا یوں جیسے مناسب الفاظ ترتیب دے رہا ہو۔۔۔پھر اس نے کہا۔۔۔"بیہ تم نے میرے اور اپنے بیچ یہ تکلف کی دیوار کیوں کھڑی کر لی ہے۔۔۔؟" وہ سوال کرنے کے بعد اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا مگر پھر جب وہ کچھ نہ بولی تو اس نے پھر سے خود ہی سلسلہ کلام جوڑا۔۔۔"بیہ۔۔۔یار جواب دو نا۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔" وہ خود بھی الجھ گئی تھی۔۔۔"یاں شاید یہی وقت اور رشتے کا تقاضا ہے۔۔۔"

"یار۔۔ہم بچے تو نہیں ہیں جو اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکیں۔۔۔ہمیں اپنی حدود پتا ہیں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں سے اس کے قول کی پختگی کا باآسانی اندازہ کر سکتی تھی۔

"مجھے بتاؤ کیا چیز ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔۔"

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"

"اگرایسانہ ہوتاتوتم مجھے فرفربتادیتی جیسے تم پہلے بتادیاکرتی تھی۔۔۔"ارحان کے کہنے کے بعد عریبہ کی جانب سے اک بار پھر خاموشی کا وقفہ طویل ہوا تھا۔۔۔

"بیہ ایسے تومت کرو یار۔۔۔کچھ تو بولو۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں موجود پانی بلب کی روشنی میں ٹمٹمانے لگا تھا۔۔۔ارحان نے اس کے ہاتھ تھام لئے جس نے اس کی ہمت بندھانے میں مدد کی تھی۔۔۔

"لوگ کہتے ہیں بیٹیوں کی قسمت ان کی ماں کی قسمت جیسی ہوتی ہے۔۔۔"اس نے اس کے ہاتھوں پر سے نظریں اٹھاکراس کی جانب دیکھا۔۔۔"اور آپ جانتے ہیں میری ماں کی کیاقسمت تھی۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ واپس لئے تووہ ارحان کے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسل گئے تھے۔۔۔وہ اندر کی جانب چلی گئی مگر وہ پیچھے بیٹھا اسے دیکھتارہ گیا۔۔۔اس کی باتیں اس کو ہلا کرر کھ گئی تھیں۔۔۔اس کے اندر یک دم اک خوف کی لہر ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے جب سے گاؤں جانے کے متعلق پتا چلا تھا وہ پاؤں جلی بلی کی طرح چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔وہ صبح صبح ہی صدف صاحبہ کے پیچھے لگ چکی تھی۔۔۔اور صدف صاحبہ اب تک اس سے خاصا تنگ آچکی تھیں مگر وہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا سنیں ناں۔۔۔"اس نے ایک سو بیسویں بار وہی کہا تھا۔۔۔

"عریبہ۔۔۔اب میرااور دماغ نہیں کھاؤ۔۔میں نے اک بار منع کر دیا ہے نا۔۔"

"یار پھوپھو! آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں۔۔ میں کیسے جاسکتی ہوں ان کی شادی پر۔۔۔آپ بھی تو سوچیں۔۔۔"

"کیوں۔۔ کیوں نہیں جاسکتی۔۔۔اقرا اور فہیم تمہارے بھی تو کزن ہیں۔۔ بلکل ویسے جیسے رباب اور ارحان کے ہیں۔۔۔"

"اوہو میں یہ تھوڑی کہہ رہی ہوں۔۔ میں جانتی ہون وہ میرے بھی کزن ہیں مگر آپ بھی تو جانتی ہیں وہ سب لوگ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔۔" وہ کرسی سے اٹھ کر ان کے پاس آکھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا تم اتنی سیانی بی بی زرا یہ تو بتاؤ ادھر رہو گی کس کے پاس۔۔۔؟اس بارے میں بھی سوچا ہے۔۔۔"

"ہاں جی بالکل سوچا ہے۔۔۔"اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔۔"تھوڑے سے تو دنوں کی بات ہے میں ماموں کے ہاں رہ لوں گی۔۔۔"

"اچھا اور وہ جو اسکی بیوی ہے۔۔؟ جانتی بھی ہو وہ تمہیں پسند نہیں کرتی۔۔۔"

"مگر حسن بھائی تو ہیں نا۔۔۔"

"ارحان نہیں مانے گا۔۔۔"

"اب وہ کیوں نہیں مانیں گے۔۔۔؟"عجیب مصیبت تھی۔۔۔

"اس دن اس کے دفاع میں بولنے کے بجائے اگر میری بات سن لیتی تو تمہیں پتا چل جاتا۔۔۔اس نے تمہارے ماموں کو اسی دن منع کر دیا تھا کہ تم وہاں نہیں جاسکتی۔۔۔اب کس منہ سے بولوں کہ عریبہ کو آکر لے جائیں۔۔۔"

"میں خود ان سے بات کر لیتی ہوں۔۔۔"

"عریبیہ ! بس اب اور دماغ نہیں بچا میرے پاس۔۔۔رباب کا نکاح ہے اور تم ہی نہیں ہو گی اس کے نکاح پر۔۔اور جس کو تم سے مسئلہ ہے وہ جانے اور اس کا مسئلہ۔۔۔ تمہیں سر درد لینے کی ضرورت نہیں ہے آئی سمجھ۔۔۔ہزار بار سمجھایا ہے لوگوں کی باتوں کو اپنے دماغ پر سوار نہ کیا کرو۔۔" کہنے کے بعد وہ اک بار پھر سے اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گئی تھیں۔۔۔ عریبیہ بھی اپنی سی شکل لئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

شام میں وہ منہ لٹکائے ہوئے صوفے پر پاؤں رکھے بیٹھی تھی اور رباب اس کے پاس بیٹھی اپنے نکاح کی چیزیں رکھ رہی تھی۔۔۔

"ایسی شکل بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔۔۔" رباب اس کی حالت پر ہنس دی۔۔۔اسی اثناء میں اس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔اس نے عریبیہ کو فون اٹھانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔اس نے اک غصیلی سانس ہوا کے سپرد کی اور پھر کال اٹھا کر موبائل رباب کے کان سے لگا دیا۔۔۔

"یار رباب اک کپ کافی تو چھت پر دے جاؤ۔۔۔" رباب نے اس کی بات سنتے ہی عریبیہ کی جانب دیکھا جو خود بھی موبائل کے اس پار سے ابھرنے والی فرمائش سن چکی تھی۔۔۔اس نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"رباب ب۔۔ نہیں۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔ میں کافی لے کر ہرگز نہیں جا رہی۔۔۔" اس نے رباب کی التجائیہ نظروں کو سروں سے ہی نظر انداز کرتے کہا تھا۔۔۔

"عریبہ میری جان۔۔۔بہن نہیں ہو کیا۔۔۔دیکھو مجھے سونے سے پہلے یہ سب سمیٹنا ہے۔۔پلیز چلی جاؤ۔۔پلیز۔۔۔"رباب نے اک بار پھر اسے جذباتیت کے گھیرے میں لینے کی کوشش کی تھی مگر جب وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو پھر اسے دوسرے طریقے سے ہی گھیرنا پڑا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے مت جاؤ۔۔۔کل کو ارحان کے کسی معاملے میں بھی ہرگز میرے پاس مت آنا۔۔"اب کی بار رباب لاپرواہی دیکھا کر کام میں لگ گئی۔۔۔عریبہ کو ناچار ہتھیار ڈالنے ہی پڑے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے ناجا رہی ہوں اس میں اتنا ایٹیٹیوڈ دیکھانے کی کیا ضرورت ہے۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔رباب اسے جاتا دیکھ کر اس کے پیچھے سے ہنس دی۔۔۔

قریباً پانچ منٹ کے بعد وہ کافی کو لئے اوپر والی منزل پر آ گئی تھی مگر اب اس کی چھت پر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔کچھ پل سوچنے کے بعد اس نے ہمت کر کے چھت پر قدم رکھ ہی دیا۔۔جیسے ہی اس نے قدم آگے بڑھایا تو اگلے ہی پل دماغ میں ابھرتے خیال پر فوراً رک گئی۔۔۔

"عریبہ۔۔۔ارحان نے تمہیں تو نہیں کہا تھا کافی لے کر آنے کا۔۔۔اگر ارحان کو لگا کے میں جان بوجھ کر ان سے ملنے آئی ہوں تو۔۔"اس نے ارحان کی پشت کو دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔وہ سامنے کچھ ہی فاصلے پر چھت کی دیوار پر بنی ریلنگ پر بازو ٹکائے باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔عریبہ واپس پلٹی اور پھر رک گئی۔۔۔

"کوئی بات نہیں عریبہ تم انہیں بتا دینا کہ رباب نے تم سے کہا تھا۔۔۔"اس نے سر ہلاتے ہوئے خود کو سمجھایا مگر کچھ خاص تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ناچار اس نے پاؤں پٹخا۔۔۔"کیا مسئلہ ہے عریبہ۔۔۔وہ کھا تو

نہیں جائیں گے۔۔۔"اگر اس کا منہ ارحان کی جانب ہوتا تو وہ اپنے پاؤں پٹخنے کو ضرور کوستی جس نے ارحان کو اس کی جانب پلٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔ابھی وہ غور و فکر کر ہی رہی تھی کہ ارحان کا جملہ سماعتوں میں پڑتے ہی اس نے آنکھیں بند کیں۔۔۔

"یقین جانو میں انسانوں کو کھاتا بھی نہیں ہوں۔۔اور ویسے بھی میں تمہیں کھانے کا رسک لے بھی نہیں سکتا خدا نخواستہ اندر جا کر مجھے لڑ گئی تو۔۔۔"

وہ اس کی جانب پلٹتی اس کے پاس آ گئی اور اس کے سامنے کافی کی۔۔۔ارحان نے مسکراتے ہوئے اس کو اٹھا لیا اور سر کو خم دیئے اس کا شکریہ کیا تھا۔۔۔وہ وہاں سے جا نہیں رہی تھی اور وہ کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کچھ کہنا ہے۔۔۔"عریبہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"دیکھیں میں آپ سے ملنے نہیں آئی تھی۔۔مجھے رباب نے کہا تھا کہ آپ کو کافی دے آؤں۔۔۔"وہ بڑی سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔

"ہیں۔۔۔"ارحان اس کی بات پر حیران ہوا۔۔۔

"آپ کا کیا پتا۔۔۔آپ کو لگے کے میں جان بوجھ کر آپ سے ملنے کے بہانے کی وجہ سے خود ہی کافی لے آئی ہوں۔۔۔"عریبہ نے اک اور وضاحت گوش گزار کی تھی۔۔۔

"بیہ مجھے ایسا کیوں لگے گا۔۔۔اور اگر ایسا ہے بھی تو اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے۔۔۔اب تم مجھ سے ملنے نہیں آؤ گی تو کیا پڑوس والی آنٹی آئیں گی۔۔۔"ارحان نے کافی کا سپ لیتے ہوئے اسے سمجھانے کی اپنی سی کوشش کی تھی۔۔۔

"ان کا مجھے نہیں پتا مگر میں اس لئے نہیں آئی تھی۔۔۔"عریبیہ نے کچھ یوں کہا تھا کہ بھئی میرا کیا مسئلہ کہ وہ آتی ہیں ملنے یاں نہیں مگر میں اس لئے نہیں آئی۔۔۔بس تم میرا کھاتہ بند کرو۔۔۔

وہ کافی کا گھونٹ بھرتے بھرتے رک گیا تھا اگر بھر لیتا تو اب ہنسنے کے سبب اسے اچھو لگ جاتا۔۔۔وہ اس کے ہنسنے پر بدمزہ ہوئی تھی اور قدرے ناراض بھی۔۔۔

"تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے۔۔۔؟"وہ اس کی ناراضگی کو بھانپتے ہوئے فوراً سے بولا۔۔۔

عریبیہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اور یہ ڈر لگتا کیوں ہے۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔"وہ تھوڑا گھبرائی۔

"اگر بتاؤ گی نہیں تو میں تمہارے ڈر کو ختم کیسے کروں گا۔۔۔ہم اس مسئلے کو کبھی حل نہیں کر پائیں گے بیہ۔۔۔اور کیا تمہارا زندگی بھر مجھ سے یونہی ڈرتے رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟"

اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔اس کی معصوم ادائیں تھیں کہ وہ اگر زندگی میں کسی کے ساتھ سنجیدہ ہونے کی کوشش کر رہی رہا تھا تو نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔وہ اک بات سنجیدگی سے کہتا اور پھر اس کے جواب میں عریبیہ کا عمل اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر جاتا۔۔۔

kahanifreak.com

"پھر۔۔۔؟"اس نے پوچھا مگر وہ خاموش رہی۔۔۔

"یہ۔۔۔پہلے تو نہیں لگتا تھا ڈر۔۔پہلے تو تم بھی ایسی نہیں تھی۔۔۔"اس کا لہجہ بہت دھیما تھا وہ آج سچ میں اس کے ڈرنے کی وجہ جاننا چاہ رہا تھا۔

عریبہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے بات کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔"پتا نہیں۔۔۔"وہ کچھ سیکنڈ کو رکی جیسے اس کے سوال پر خود بھی الجھ گئی ہو۔۔۔پھر اس نے بہت دھیمے لہجے سے نیچے دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔۔"شاید کچھ چیزوں کا خوف ہے۔۔۔ہاں یہ خوف ہی ہوتا ہے جو آپ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔"ارحان نے کپ کو دیوار کے اوپر رکھ دیا اور پھر اس کی جانب قدم لیتے ہوئے اس کے پاس آ کر اس کے ہاتھ تھام لئے۔۔۔عریبہ نے واپس سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔آج واپس سے نظریں پھیرنے کا دل نہیں کیا تھا۔۔آج ان آنکھوں سے خوف نہیں آ رہا تھا۔۔آج وہ آنکھیں۔۔کسی اپنے کی لگ رہی تھیں جن میں خوف۔۔ڈر نہیں تھا ہاں پیار ضرور تھا احترام بھی تھا۔۔

"کس چیز کا خوف ہے۔۔۔؟"اس نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

"کہ کہیں آپ مجھے چھوڑ نہ دیں۔۔کہیں آپ مجھے طلاق نہ دے دیں۔۔کہیں میرا انجام ماما۔۔"اس کیلئے اس بات کا اعتراف کتنا مشکل تھا یہ اسے اعتراف کرتے ہوئے معلوم ہوا تھا کہ وہ سچ میں اس کے چھوڑ جانے کے سبب خوفزدہ تھی۔۔۔اس کی آنکھیں بھر آئیں جنہیں روکنے کی تگ ودو میں اس کی ہچکی بلند ہوئی تھی۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ واپس لے لئے تھے اور پھر بنا ارحان کی جانب دیکھے وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔وہ

اسے الجھا گئی تھی یاں شاید رنج دے گئی تھی۔۔۔وہ اپنے تیئں کیا کیا سوچ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔وہ جو کبھی لاشعوری طور پر بھی اس کے گمان کا حصہ نہیں بن پایا تھا وہ شعوری طور پر اس سے خوفزدہ تھی۔۔۔

آج کے دن ان کو خاصا دلچسپ کام ملا ہوا تھا۔۔کام تھا یاں سزا یہ زرا کہنا مشکل تھا۔۔رباب بھی عریبہ کے چکر میں پھنس گئی تھی۔۔۔عریبہ نے گاؤں نہ جانے والی بات پر صدف صاحبہ کے ناک پر خاصا دم کر رکھا تھا جس سے کچھ وقفہ حاصل کرنے کیلئے انہوں نے دونوں کو شوکس میں سے برتن نکال کر صاف کرنے کا کام دے دیا تھا۔۔۔شوکس بھی وہ جو دیوار گیر تھا۔۔جس میں جانے کس کس کے جہیز کے برتن رکھے ہوئے تھے۔۔۔کون سی الیکٹرونکس تھیں جو یہاں نہیں تھیں۔۔۔

"اماں ویسے چاہیں ناں تو اس سامان سے پوری اک دکان کھول سکتی ہیں۔۔۔۔"اس نے بڑی احتیاط سے اک ڈبے میں سے چینی کی پلیٹس نکالی تھیں۔۔۔

"تمہیں دیں گی نا پھوپھو یہ چیزیں۔۔۔پھر ہماری بلا سے بھلے اسٹور کھولنا کہ دکان۔۔۔"ٹھیک ہے پھوپھو سے خفگی اپنی جگہ مگر یونہی کوئی بھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔

وہ شوکس میں سے برتن نکالتی انہیں میز پر رکھنے کیلئے پلٹی کہ تبھی ارحان اس کے سامنے آگیا۔۔۔

"اب یہ کیا ڈرامہ ہے عریبہ۔۔۔تم کیوں منع کر رہی ہو شادی پر جانے سے۔۔۔"اس کے ماتھے پر بل واضح ہوئے تھے۔۔۔

"کیا تم شادی پر نہیں جانا چاہتی۔۔۔؟" ارحان کی بات پر رباب اپنی جگہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ چلو آج پھر دونوں بہن بھائی اس کو گھیرنے کو تیار تھے۔۔۔

"جب آپ سب جانتے ہیں تو پھر پوچھ کیوں رہے ہیں۔۔۔" اب رات کی باتوں کے بعد سے اتنا اعتماد تو بنتا تھا ناں۔۔۔

"مجھے تمہاری عقل پر حیرانی ہو رہی ہے۔۔۔ حیرانی سے زیادہ افسوس۔۔۔" وہ کڑے تیور لئے ہوئے اسے گھور رہا تھا۔۔۔ "تم کب سے لوگوں سے ڈرنے لگی۔۔۔" اس کا مزاج خاصا بگڑا ہوا تھا۔۔۔ رات کی باتیں اک طرف مگر یہ لوگوں سے ڈرنے والی بات اک طرف۔۔۔ وہ اسے زبان درازی کے نشتر لئے جنگ کے میدان میں اتارنے کی کر رہا تھا اور وہ پری اپنے محل سے نکلنے کو ہی تیار نہیں تھی۔۔۔

"ارحان پلیز۔۔۔ آپ جائیے یہاں سے۔۔۔" عریبہ کو آج پھر وہ تینو پہلے جیسے لگے تھے جب جو اس کے دل میں ہوتا تھا وہ اسے بول دیتی تھی۔۔۔

"نہیں میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔" اس نے سختی سے کہا۔۔۔ "اور میں تمہیں ہر گز اس چیز کی اجازت نہیں دوں گا۔۔"

"آپ کو اس بات کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔"

"میں اپنے حق بہت اچھے سے جانتا بھی ہوں اور وقت آنے پر انہیں یاد دلوانا بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔ امید ہے تم مجھے مجبور نہیں کرو گی ان سب کیلیئے۔۔۔"

"میں نہیں جا رہی۔۔۔"

kahanifreak.com

"یہ ناجانے والا خیال تو تم اپنے دماغ سے نکال ہی دو۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے اس کی جانب قدم لئے اور وہ دیوار سے جالگی تھی۔۔۔ارحان نے ہاتھ آگے بڑھا کر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے بیچ بہت نرمی سے اس کی ٹھوڑی کو پکڑے اس کا منہ اوپر کو کیا۔۔۔"اور یہ سر زرا اوپر اٹھا کر بات کیا کرو۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔اس کے جاتے ہی عریبیہ نے قدرے لمبا سانس کھینچا تھا۔۔۔یوں جیسے پتا نہیں کب سے سانس روکے ہوئے کھڑی ہو۔۔۔

ارحان سے اس کی ملاقات اک بار پھر سے اس کا موڈ خراب کر گئی تھی۔۔۔ بگڑے مزاج کے ساتھ وہ چھت پر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔بلا مقصد کبھی آسمان کو تکنے لگتی تو کبھی منڈیر پر منہ رکھے باہر سڑک کو دیکھنے لگتی۔۔۔ مگر مزاج میں زرا برابر بھی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

"اللہ۔۔۔ عریبیہ تم ابھی تک ارحان کی صبح والی بات پر منہ پھلائے بیٹھی ہو۔۔۔" رباب نے اس کے پاس پہنچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"وہ زرا سی بات تھی۔۔۔؟ یوں لگ رہا تھا ادھر میں نے کوئی دوسری بات کی ادھر وہ مجھے کھا جائیں گے۔۔۔" وہ رباب کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"تم خود بتاؤ کوئی کسی کو پیپرز میں اتنی ٹینشن دیتا ہے کیا۔۔؟ جس دن نورین آئی ہوئی تھی اس دن مجھے اتنی۔۔۔۔اتنی باتیں سنائیں۔۔۔اور آج پھر پتا نہیں کدھر سے اپنا حق لے آئے۔۔۔ایسے ہوتا ہے کیا۔۔۔"

"ارے کدھر سے کیا مطلب یار تم دونوں کا نکاح ہوا ہے۔۔۔"رباب بھی شاید وہاں زخموں پر تیل چھڑکنے کیلئے ہی آئی تھی۔۔۔

"ہاں نکاح میں سارے حقوق ان کے ہی ہیں کیا میرا کوئی حق نہیں ہے ہاں۔۔۔"اس نے رباب کی جانب سے رخ پھیر کر واپس سے سامنے سڑک کی جانب کر لیا تھا۔۔۔"خود جب دل کرتا ہے جس کو مرضی اپنا کرش رکھتے ہیں، جب دل کرتا ہے اپنے کرش سے باتیں کرتے ہیں اور مجھے۔۔مجھے صرف اتنی سی بات پر اپنی مرضی نہیں کرنے دے رہے۔۔۔یہ صحیح اپنی مرضی کا حق ہے بھئی۔۔۔"اس نے سر گھما کر رباب کو دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے ساکت ہوئی تھی۔۔۔رباب کے ساتھ ارحان کب وہاں آکھڑا ہوا تھا اسے معلوم نہیں پڑا تھا۔۔۔

"تم زرا آج یہ تو بتاؤ میرا کرش آخر ہے کون۔۔۔جس کی تم مجھے دھمکیاں دیتی ہو۔۔۔"وہ اس کے سامنے آتے ہوئے تیز لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ کو پتا نہ ہو۔۔۔ہم تینوں جانتے ہیں آپ کا کرش کون ہے۔۔۔"اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

"نہیں مجھے نہیں پتا اور یقینا رباب کو بھی نہیں پتا ہوگا۔۔"ارحان نے رباب کو دیکھا تو اس نے بھی نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"وہی جس کے ساتھ آپ کیفے میں کافی پیتے ہیں۔۔۔"وہ اک واقع تو دماغ میں یاداشت کے پنے پر چپک ہی گیا تھا۔۔۔

"اور میں کس کے ساتھ کافی پیتا ہوں۔۔۔؟"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ تو آج اس کی برداشت کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ نے پہلے بھی کبھی غلطی نہیں مانی تو اب کیوں مانیں گے۔۔۔"اس نے بنا ڈرے کہا تھا اور پھر ان دونوں کے بیچ سے راستہ بناتی چلی گئی۔۔۔

ارحان نے بے بسی سے رباب کی جانب دیکھا۔۔۔اس نے کندھے اچکا دیئے۔۔۔"تم ہی کہہ رہے تھے یہ پہلے کی طرح بولتی نہیں ہے۔۔۔"

"اب میں نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ سارے زبانی نشتر میرے اوپر ہی چلا دے۔۔۔"

شام میں صدف صاحبہ ٹانگیں بچھائے بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹی تسبیح کر رہی تھیں جب انہیں اپنی ٹانگوں پر کچھ محسوس ہوا۔۔۔انہوں نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔وہاں عریبہ تھی جو ان کی ٹانگوں پر اپنا سر رکھے ہوئے لیٹ گئی تھی۔۔۔صدف صاحبہ نے آگے کو جھکتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا اور پھر اس کے بال سہلانے لگ گئیں۔۔۔

"خیریت ہے۔۔۔آج اتنے دن بعد پھوپھو کی کیسے یاد آ گئی۔۔۔؟"

اس نے یونہی ان کی ٹانگوں پر سر رکھے ان کی جانب دیکھا۔۔۔"توبہ کریں پھوپھو۔۔۔مجھے تو آپ ہر وقت ہی یاد ہوتی ہیں۔۔۔بس وہ جو آپ کے بیٹے اتنا جیلس ہوتے ہیں نا میں اس لئے زرا کم آتی ہوں۔۔۔"وہ صاف مکر گئی تھی۔

"ہیں ہیں۔۔وہ کیوں جیلس ہونے لگا۔۔"انہوں نے بھی انجان پن کی آخری انتہاؤں کو چھوا تھا۔۔

"بس کر جائیں آپ۔۔۔پھو پھو کی لاڈلی۔۔پھو پھو کی لاڈلی بول بول کر میرے کانوں کے پردے ہلا کر رکھ دئے ہیں اور آپ ہیں کہ ایسے انجان بن رہی ہیں۔۔۔ان کے طعنوں سے تو مردہ بھی پناہ مانگے۔۔۔"

وہ جب ارحان کی تعریف میں قصیدے پڑھتی تھی تو چہرے کے زاویے بگاڑ بگاڑ کر پڑھتی تھی۔۔۔ابھی بھی وہ شروع ہوئی تو صدف صاحبہ ہنستی چلی گئیں۔۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ بولی تھی۔۔۔"پھو پھو۔۔"اب کی بار اس کی آواز بدلی تھی۔

"جی پھو پھو کی جان۔۔"اس کے بال سہلاتی ان کی انگلیاں اک پل کو رکیں۔۔۔

"ایک بات بتاؤں۔۔۔"اس کے پوچھنے پر انہوں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔وہ اسے جانتی تھیں وہ ان سے یہ سوال نہیں کرتی تھی بلکہ وہ ان سے بات کرنے سے پہلے خود کو یونہی آرام دہ محسوس کروانے کیلئے کہتی تھی۔۔۔"مجھ۔۔مجھے لگتا ہے میرے ساتھ بھی ماما جیسا ہو گا۔۔۔"اسکی آنکھوں سے نکلنے والا پانی صدف بیگم کے وجود پر نمی چھوڑنے لگا تھا۔۔۔انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھیں صاف کیں مگر وہاں سے قطار در قطار آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔

"عریبہ۔۔ایسا کیوں سوچتی ہو۔۔۔تمہارے ساتھ اللہ نہ کرے ایسا کچھ ہو۔۔۔"عریبہ کا گمان انہیں اچھا خاصا پریشان کر گیا تھا۔۔۔

"پھو پھو کوئی نہیں چاہتا کہ اس کے پیاروں کے ساتھ کچھ برا ہوا۔۔۔مگر برا ہو جاتا ہے۔۔۔کچھ چیزیں ہمارے بس میں نہیں ہوتیں۔۔۔ہماری تقدیر میں کچھ حادثے لکھ دئے گئے ہیں جو ہو کر رہیں گے۔۔۔کاش

ہمارے چاہنے والوں کے اختتام کا طریقہ کار ہمارے ہاتھ میں ہوتا۔۔۔اور ہم ان کے اختتام کو بہترین بنا سکتے۔۔۔اگر میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں کبھی ان کے ساتھ وہ سب نہیں ہونے دیتی۔۔ان کی زندگی کا اختتام ایسے نہیں ہونے دیتی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"اس کی آواز رندھنے لگی تھی۔۔۔

"میری جان۔۔۔پھوپھو قربان جائیں۔۔۔چنداجو چیزیں ہمارے اختیار میں ہیں ہی نہیں ان کو سوچ کر خود کو کیوں تکلیف دیتی ہو۔۔۔ارحان تمہارے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا۔۔۔میرا بھائی شاید کمزور تھا اس لئے وہ سب ہو گیا۔۔۔مگر تمہارا ولی۔۔۔ تمہارا سرپرست کمزور نہیں ہے عریبیہ۔۔۔وہ کبھی تم پر دنیا کو ترجیح نہیں دے گا۔۔۔"وہ اس کو بڑے پیار سے سمجھا رہی تھیں۔۔۔

"ہمم۔۔۔"وہ نیند کے زیر اثر اتنا ہی جواب دے پائی تھی۔۔۔وہ یونہی ان کی ٹانگوں پر سر رکھے ان سے باتیں کرتے سو گئی تھی۔۔۔صدف صاحبہ کو اس پر ترس کے ساتھ ساتھ ڈھیروں پیار آیا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ جب اپنی ماں کے کمرے میں آیا عریبیہ ان سے لپٹی پر سکون نیند سو رہی تھی۔۔۔وہ اسے اک بار پھر اپنی ماں سے لپٹا دیکھ کر ہنسا تھا لیکن پھر صدف بیگم کے گھورنے پر وہ اپنی ہنسی کی آواز دبا گیا اور مسکراتا ہوا صدف صاحبہ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔

"یہ آج پھر شاہی سواری آپ کے دربار میں ہے۔۔۔"وہ عریبیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔ویسے ہی اتنے دنوں بعد آئی ہے اور کہہ رہی تھی آپ کے بیٹے کی چک چک کی وجہ سے نہیں آتی۔۔۔۔"

"کہاں کہ اتنے دن۔۔۔ابھی تین دن پہلے بھی یہ سواری آپ کے ہی کمرے میں پائی گئی تھی۔۔۔"

"تم ناں کم جلا کرو۔۔۔اچھی خاصی سفید رنگت تھی جل جل کر دیکھو کیا حال کر لیا ہے۔۔۔"انہوں نے چوٹ کی تھی۔۔

"ابھی تو صرف رنگت ہے کل کو بال بھی اتر جائیں تو پریشان نہ ہویئے گا۔۔۔آپ بس یونہی بہو کو اپنی چھتر چھایا میں اس کے شوہر سے دور رکھیں۔۔۔"اس کے کڑنے پر وہ ہنس دی۔۔۔

"اب میرے خیال سے تمہیں اپنی نظروں کا زاویہ موڑ لینا چاہیئے۔۔۔ماں کے سامنے اتنی بے شرمی کافی ہوتی ہے۔۔۔"وہ جب سے آیا تھا اس کی نظریں عریبیہ کے چہرے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔وہ بیچ بیچ میں بات کرتا ہوا سرسری سا ان کی جانب دیکھ لیتا تھا مگر اصل محور تو وہی تھی۔۔۔

"ماں کے سامنے جتنی شرم میں کر رہا ہوں ناں وہ پہلے ہی جان کا عذاب بنی ہوئی ہے۔۔۔اب آپ کم سے کم اپنی بیوی کو دیکھنے پر تو پابندی نہ لگائیں۔۔۔"وہ اس کے شکوے پر ہنس دیں۔۔۔

"یہ کیوں روئی ہے۔۔۔؟"اس نے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔

"ارحان۔۔۔اس نے گاؤں جانے والی بات کو دماغ پر سوار کر لیا ہے۔۔۔میں نے تم سے کہا تھا اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"عریبیہ کا یوں بات بہ بات خود کو اپنی ماں کی جگہ رکھنا عام بات نہیں تھی۔۔۔وہ جانتی تھیں کہ یہ اس کا ذہنی دباؤ ہے جو اس صورت باہر آرہا ہے۔۔۔

"تو ماں آپ کیا چاہتی ہیں وہ بس یونہی بھاگتی رہے۔۔۔؟اگر بات صرف میرے تک ہوتی تو میں شاید کبھی ان لوگوں کو اس تک نہیں آنے دیتا جیسے ماموں نے کبھی ان سب کو عریبیہ تک آنے نہیں دیا۔۔۔مگر اب

آپ نے رباب کی منگنی بھی انہی لوگوں میں کر دی ہے۔۔۔ان سب کو تا عمر نظر انداز کرنا ممکن نہیں رہا۔۔۔وہ نہ تو ہر وقت ان سے بھاگ سکتی ہے اور نہ ہی مدد کیلیئے ہر وقت دوسروں کو دیکھ سکتی ہے۔۔۔"

"تمہاری طرف تو مدد کیلیئے دیکھ ہی سکتی ہے نا۔۔۔"

"بالکل دیکھ سکتی ہے مگر مجھے اسے اپاہج کر کے اس کی بیساکھی نہیں بننا۔۔۔بیساکھی ٹوٹ بھی سکتی ہے کھو بھی سکتی ہے۔۔۔مجھے اسے بنا کسی خوف کے پرواز بھرتے ہوئے دیکھنا ہے۔۔۔"اس نے اک بار پھر پاس سوئی ہوئی عریبیہ کی جانب دیکھا۔۔۔"میں اس کے ساتھ ضروت کا نہیں محبت کا رشتہ رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"ارحان۔۔۔مجھے تم سے بہت امیدیں ہیں۔۔۔تم کبھی عریبیہ کو تنہا نہیں کرو گے۔۔۔"وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ آیا یہ فریاد تھی۔۔۔حکم تھا۔۔یاں آس تھی۔۔۔

\-

وہ سلیپ پر کہنیوں کے بل بازو کھڑے کیئے ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنا منہ ٹکائے کھڑی صدف صاحبہ کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت پیزہ بنانے میں مصروف تھیں۔۔۔

"یار پھوپھو۔۔۔یہ آپ جان بوجھ کر دیر کر رہی ہیں یاں یہ پیزا بنتا ہی اتنی دیر سے ہے۔۔۔؟"پچھلے آدھے گھنٹے سے وہاں کھڑے رہنے کے باوجود بھی اس کے مستقبل قریب میں جلدی بننے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

"بس اب تو سمجھو تیار ہی ہے۔۔۔"انہوں نے چیز کو کدوکش کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

"بی بی جی۔۔۔ارحان صاحب کی کافی تیار ہے دے آؤں انہیں۔۔"کام والی باجی کی آواز پر پھوپھو کے کام کرتے ہاتھ رکے تھے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں تم رہنے دو۔۔۔ تم گئی تو پورے گھر میں چیختا پھرے گا کہ بچی کو کیوں بھیج دیا۔۔۔ عریبہ جاؤ شاباش تم دے آؤ۔۔۔"

"پھوپھو میں بھی ویسے بچی ہی ہوں۔۔۔"اس نے نہ جانے کی توجیہہ پیش کی تھی۔۔۔

"ہاں مگر کسی اور کی۔۔۔اس کی تو بیوی ہو ناں۔۔۔"

"یہ جتنا آپ بیوی بیوی کہتی ہیں ناں میں نے بھی شوہر شوہر کرنا شروع کر دینا ہے۔۔۔ پھر نہ کہیے گا کہ کتنی بے شرم بہو ہے۔۔۔"

"تم شوہر شوہر کرنے والی بنو۔۔۔ میں جو کچھ کہہ جاؤں تو کہنا۔۔۔"

اس نے کافی پکڑ لی تھی۔۔۔"پھوپھو آپ بھی عجیب ہی ہیں ویسے۔۔۔"

"پھوپھو عجیب نہیں ہوں ساس عجیب ہوں۔۔۔"انہوں نے اس کے پیچھے سے کہا تھا۔۔۔

وہ ارحان کی کافی لئے نیچے آ گئی۔۔۔لاؤنج کے دروازے پر پہنچتے ہی وہ اسے سامنے فون کان کو لگائے ٹہلتا نظر آ گیا تھا۔۔۔

"نہیں تم لوگ جاؤ۔۔۔ میرا دل نہیں ہے۔۔۔"وہ کسی چیز کیلئے منع کر رہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ بات کہیں اور بھی کی جا سکتی ہے۔۔۔"وہ مسلسل چکر کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی وہ منع کیوں کر رہی ہے۔۔۔ لیکن میں اس سے بات کر لوں گا۔۔۔"

عریبیہ چاپ پیدا کئے بغیر صوفوں کے پاس پڑے میز کے پاس آئی تھی اور اس نے خاموشی سے کافی اس پر رکھ دی۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ مگر تم زرا اس سے دور ہی رہو کیا پتا کس کی بھابھی بن جائے۔۔۔" وہ اس کو بولتا چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

پیزا بنانے کا صدف صاحبہ کا تجربہ کامیاب رہا تھا۔۔۔ انہوں نے ہاتھوں پر گلوز پہنے جیسے ہی ٹرے کو باہر نکالا ارحان نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اس کی خوشبو کو اندر اتارا۔۔۔ پھر آنکھیں کھول کر ستائشی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔

"واہ ماں آپ تو شیف بنتی جا رہی ہیں۔۔۔" اس نے کہنے کے ساتھ ہی پیزا کا ٹکڑا توڑنا چاہا مگر صدف صاحبہ نے برق رفتاری سے اس کے ہاتھ پر چپت رسید کر دی تھی۔۔۔

"عریبیہ کو آنے دو۔۔۔" انہوں نے پلیٹس اٹھا کر ارحان کو میز پر لگانے کیلئے پکڑا دیں اور خود وہ پیزا پکڑے کچن سے باہر آ گئی تھیں۔۔۔

"اللہ کب آئے گی یہ آپ کی لاڈلی۔۔۔"

"صبر کر جاؤ ارحان۔۔۔ ہر چیز میں اتنے بے صبرے مت ہوا کرو۔۔۔"

"لیں آ گئی۔۔۔ آپ کی لاڈلی۔۔۔" ان کی بات کو بیچ میں ہی اچکتے اس نے کہا تھا اور پھر پیزا کا سلائس اٹھا لیا

وہ مرے مرے قدم لیتی وہاں آئی تھی۔۔۔چہرہ بھی کچھ عجیب سا ہی تاثر دے رہا تھا۔۔اگر صدف صاحبہ نے اسے نہ بلوایا ہوتا تو وہ کبھی باہر نہ آتی۔۔۔وہ وہاں موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔صدف صاحبہ نے آگے آکر اس کے ماتھے کو چھوا تو وہ تپ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں بخار ہے عریبیہ۔۔۔"انہوں نے اس کے سر پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔ارحان بھی اپنا پیزا کا سلائس واپس پلیٹ میں رکھتا اس تک آگیا۔۔۔

"یااللہ مجھے صبر دے۔۔۔یہ تین نمونے تم نے میری ہی جھولی میں ڈال دیئے ہیں۔۔۔"

"میں تھوڑی دیر سو جاتی ہوں یہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔"اس نے بنا ان کی جانب دیکھے کہا۔۔۔

"چپ کر کے بیٹھو ادھر۔۔۔میں دوائی لے کر آتی ہوں۔۔۔"کہہ کر وہ دوائی لینے چلی گئی تھیں۔۔۔

عریبیہ سے یوں درد برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔اس نے بازوؤں کا دائرہ بنائے سر اس پر رکھ دیا۔۔۔

"عریبیہ۔۔۔"ارحان نے اس کا کندھا سہلایا۔۔عریبیہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

"یہ لو میری جان۔۔۔اٹھو دوا لو۔۔"صدف صاحبہ نے اس کے بال سہلاتے ہوئے اسے اٹھایا تھا۔۔

جیسے ہی اس نے سر اٹھایا تھا تو فقط اک پل کو ہی نظر ملی تھی۔۔۔ارحان کو اسے یوں دیکھ کر رنج ہوا تھا۔۔اس کے سر اٹھاتے ہی جو تاثر ارحان کو دیکھنے کو ملا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ تکلیف صرف بخار کی نہیں ہے۔۔۔کوئی اور بات بھی تھی۔۔۔اس نے صدف صاحبہ کے ہاتھ سے گولی لے کر پانی سے نگل لی۔۔۔

"ماں اگر بیہ کو زیادہ تکلیف ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں۔۔۔"وہ مخاطب اپنی ماں سے تھا مگر وہ پوچھ عریبیہ سے رہا تھا۔۔۔

"پھوپھو میں تھوڑا آرام کرلوں۔۔۔؟" وہ ارحان کو مکمل طور پر نظرانداز کرتی میز کا سہارا لیتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے میری گڑیا۔۔۔ تم میرے ہی کمرے میں لیٹ جاؤ۔۔۔" ابھی انہوں نے اپنی بات مکمل بھی نہیں کی تھی کہ اس سے پہلے ہی ارحان نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

"میں لے چلتا ہوں۔۔۔" وہ خاموشی سے اس کا ہاتھ پکڑے چل دی۔۔۔اس میں اس وقت اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کے ساتھ بحث کر سکتی۔۔۔

بیڈ پر بیٹھنے کے بعد اس نے اپنا ہاتھ ارحان کی گرفت سے چھڑوالیا اور پھر پاؤں اوپر کرتی اس کی جانب سے کروٹ لیتی لیٹ گئی۔۔۔ان سب کے دوران اس نے ارحان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ارحان نے آگے بڑھ کر خاموشی سے اس کے اوپر کمفرٹر ڈال دیا۔۔۔

قریباً پچھلے پندرہ منٹ سے وہ اس کی جانب سے پیٹھ کیئے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کی موجودگی کو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔وہ گیا نہیں تھا۔۔۔ابھی تک وہی تھا۔۔۔

"آپ جائیں یہاں سے۔۔۔" اس نے ویسے ہی لیٹے ہوئے کہا۔۔۔دوسری طرف پھر بھی کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے بھئی۔۔۔ جائیں نہ یہاں سے۔۔۔" اس نے ارحان کی جانب مڑتے کہا۔۔۔

"تم روئی کیوں ہو۔۔۔؟"

"کیوں اب اس پر بھی آپ کا ہی حق ہے کیا۔۔۔"اس نے تنک کر کہا تھا۔۔۔ارحان نے اس کا موڈ بگڑ جانے کے سبب اپنی ہنسی کو دبایا۔۔۔

"ارحان۔۔۔"اس کی آواز میں نمی گھل گئی تھی۔۔۔پہلے وہ اس کے رونے کے وقت آ ٹپکتا تھا تو اسے غصہ آتا تھا۔۔اب پتا نہیں اسے کیا ہو گیا تھا کہ وہ اس کے سامنے آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔

"میں تمہارے آنسوؤں پر نہ کوئی حق رکھتا ہوں اور نہ ہی کوئی اختیار لینا چاہتا ہوں۔۔۔دل کا بوجھ انہیں کے زریعے ہلکا ہوتا ہے۔۔۔"وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔"مجھے ان آنسوؤں کو تمہاری آنکھوں سے بہتے دیکھ کر تکلیف ضرور ہوتی ہے لیکن یہ بھی جانتا ہوں اگر تم ان پر ضبط کرو گی تو تمہیں تکلیف ہو گی۔۔۔میں اپنی تکلیف کو برداشت کرنا جانتا ہوں مگر تمہاری تکلیف کو برداشت کرنا نہیں آتا۔۔۔تمہیں تکلیف میں دیکھ کر صبر نہیں آتا۔۔۔اس لئے میں یہ کبھی نہیں کہوں گا کہ ان پر ضبط کرو۔۔۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اس کی آنکھیں صاف کیں۔۔"اک التجا ضرور کروں گا کہ جب دل ہلکا کرنا ہو تو میرے کندھے پر سر رکھ کر کر لیا کرو۔۔۔۔"

وہ کچھ پل کو اس کی باتوں کہ زیر اثر آ گئی تھی۔۔۔وہ اس سے اپنی کہتا جا رہا تھا اور وہ اسے یوں سن رہی تھی جیسے کچھ ہی دیر بعد اس کا پیپر ہو اور سلیبس ارحان کی اس وقت کہی جانے والی باتیں۔۔۔

"آپ ایسی باتیں سب سے ہی کرتے ہیں نا۔۔۔؟"اسے جیسے ہی کچھ دیر پہلے کی گئی اس کی فون کال یاد آئی تھی اس نے فوراً کہا۔۔۔

"سب سے کن سے۔۔۔؟"

"آپ جیسے جانتے ہی نہیں ہیں۔۔۔"

"عریبیہ۔۔۔"اس نے ضبط کرتے ہوئے تحمل کا مظاہرہ کیا۔۔"یہ زبانی نشتر میں نے دوسروں پر چلانے کیلئے کہا تھا تم نے تو قسم سے اپنی توپوں کا رخ میری جانب ہی کر لیا ہے۔۔۔"

"یہ بھی اچھا ہے جب چوری پکڑی جائے تو سارا ملبہ سامنے والی کی زبان پر ڈال دو۔۔۔"

"سامنے والی۔۔۔؟ یاں بیوی۔۔۔؟"اس نے ماحول کی تلخی کو کم کرنے کیلئے کہا مگر وہ تو سچ میں ہاتھ منہ دھو کر نیا جوتا پہن کر اس کے پیچھے پڑی تھی۔۔۔

"آپ دونوں پر ہی ڈالتے ہیں۔۔۔"اس کی ذو معنی بات کو وہ سمجھ گیا تھا جس میں اس نے خاصے ڈھکے چھپے الفاظ میں کافی کھل کر بتا دیا تھا کہ آپ اک وقت میں دونوں کے چکروں میں ہیں۔۔۔

"اس کا کیا مطلب ہے۔۔؟"اب کی بار اس کا مزاج بھی خراب ہوا تھا۔۔۔

"وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔"

"نہیں میں نہیں سمجھ رہا۔۔۔"

"آپ جان بوجھ کر سمجھنا نہیں چاہتے۔۔۔"

ارحان نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔"تمہیں بخار ہے سو جاؤ۔۔۔"

"آپ کوئی وضاحت نہیں دیں گے۔۔۔؟"اسے اٹھتا دیکھ کر عریبیہ نے کہا۔۔۔

"کس چیز کی وضاحت چاہیے۔۔۔؟ تم بتاؤ میں دے دیتا ہوں۔۔۔"وہ قدرے تحمل آمیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔آئندہ مجھ سے بھی امید مت رکھئے گا کہ میں بنا آپ کے کہے آپ کو کوئی وضاحت دوں گی۔۔۔"

"میں تو رکھوں گا۔۔۔"

"رکھتے رہیں جیسے بہت سارے کرش رکھے ہوئے ہیں۔۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ کمفرٹر منہ پر لیتی واپس سے لیٹ گئی۔۔۔ارحان بھی صبر کے کڑوے گھونٹ پیتا کمرے سے باہر نکل آیا۔۔۔

جیسے ہی وہ لاؤنج میں آیا تھا سامنے ہی صدف صاحبہ اس کی منتظر تھیں۔۔۔

"اتنی دیر کہاں لگا کر آئے ہو۔۔۔؟"

اس نے حیرانی سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔"اب یہ بھی بتاؤں کہ کیا کیا باتیں کر کے آیا ہوں اپنی بیوی کے ساتھ۔۔۔؟"

"میں تم سے کسی نازیبا حرکت کی امید نہیں کرتی ارحان۔۔۔"

پہلے پھوپھو کی بھتیجی اور اب پھوپھو ان کو تو جیسے ارحان کو سلگانے کا ٹھیکہ ہی مل گیا تھا۔۔۔

"اوہ گارڈ۔۔۔آپ عورتیں مجھ سے چاہتی کیا ہیں۔۔۔؟ عورتیں چھوڑیں۔۔۔آپ بتائیں آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔۔۔؟ ٹھیک ہے میں کمینہ انسان ہوں مگر اتنا بھی نہیں کہ اپنی ہی عزت کو میلا کر دوں ۔۔۔اک طرف آپ کہتی ہیں ارحان اس سے زرا فاصلے پر رہو۔۔۔دوسری جانب کہتی ہیں ارحان اس سے اتنے فاصلے پر کیوں ہو۔۔۔" وہ تیز تیز بولتا جا رہا تھا۔۔۔"میں نہ اس سے فاصلے پر ہوں نہ اس سے اتنا قریب کہ آپ کو میری بے بی سیٹنگ کرنی پڑے۔۔۔میں نے اس سے نکاح کیا ہے۔۔۔اللہ اور رسول کو گواہ بنا کر

اسے اپنی سرپرستی میں لیا ہے۔۔۔مجھے آپ کے وعدے سے زیادہ اللہ کے سامنے کئے گئے عہد کا پاس ہے۔۔۔" وہ شاید زندگی میں پہلی بار ان کے سامنے یوں اونچی آواز میں بات کر رہا تھا۔۔

"اتنا اچھل کیوں رہے ہو۔۔۔ عریبہ سے جھگڑا ہوا ہے۔۔۔؟" وہ بھی اس کی ہی ماں تھیں۔۔۔ مجال ہے جو اس کی اس جذباتی تقریر کا رتی برابر بھی اثر لیا ہو۔۔۔

"عریبہ نہ کہیں۔۔۔اسے ٹیسٹر کہیں جو میرے صبر کو ٹیسٹ کرنے کے مشن پر ہے۔۔۔" وہ ان کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔"اتنی بھگو بھگو کر مار رہی ہے۔۔۔ میرے تو لگتا ہے فرشتے بھی بھاگ گئے۔۔۔"

"چلو شکر اللہ کا۔۔۔اس نے کوئی تو تمہاری زبان بند کروانے کیلئے بھی بھیجا۔۔۔"

"اسے لگتا ہے پتا نہیں میرے کتنے کرش ہیں۔۔۔ کتنی لڑکیوں کے ساتھ افئیر ہے۔۔۔" اس نے دکھ سے کہا۔۔۔

"اس میں تمہاری بیوی کا تو کوئی قصور نہیں تمہاری ہسٹری ہی خراب ہے۔۔۔"

"دوستی ہونا بری بات تو نہیں۔۔۔"

"اک حد سے زیادہ دوستی ہونا بھی بری بات ہی ہے۔۔۔"

"مگر اب تو نہیں ہے ناں۔۔۔"اس نے وضاحت دی تھی۔۔۔"اب اگر آپ کو غیر اخلاقی نہ لگے تو میں جانے سے پہلے اپنی بیوی کا بخار چیک کر لوں۔۔۔؟" اس کے پوچھنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ صدف صاحبہ خود کو ہنسنے سے روک نہیں پائی تھیں۔۔۔انہیں ہنستا دیکھ کر وہ بھی مسکرانے لگا تھا۔۔

سنو اقرار کرتے ہیں جاناں

دل و جان سے اظہار کرتے ہیں

ہماری سوچوں کا محور ہو تم

سوچوں کا محور ہی کیوں عزیز جان ہو تم

عریبہ لوگوں کا آج آخری پیپر بھی ہو گیا تھا۔۔۔ پیپر کے بعد اس کے بیچ کی لڑکیوں نے ایک گیٹ ٹو گیدر رکھا ہوا تھا جس کیلئے انہیں انہی کی بیچ کی اک لڑکی کے گھر اکٹھے ہونا تھا۔۔۔ وہ اور غزل پیپر کے بعد وہاں چلی آئی تھیں۔۔۔ وہاں پہنچ کر حیرانی پر حیرانی ان کا مقدر بنی تھی۔۔۔ پہلا شاک یہ لگا تھا کہ یہ گیٹ ٹو گیدر آنسہ کی اک دوست کے ہاں ہی تھا۔۔۔ دوسرا شاک کہ یہ صرف گرلز کی گیٹ ٹو گیدر پارٹی نہیں تھی۔۔۔ اور تیسرا شاک وہاں کے ماحول پر لگا تھا۔۔۔

عریبہ اور غزل دونوں کا تعلق اچھے کھاتے پیتے گھرانوں سے تھا مگر انہیں اپنی حدود کا پتا تھا۔ انہیں لباس اوڑھنے کا ڈھنگ اور بات کرنے کا سلیقہ بھی تھا۔ وہاں پارٹی پر موجود زیادہ عوام کی ڈریسنگ ویسٹرن تھی۔۔۔ اور ویسٹرن میں بھی کوئی نچلے درجے کی۔۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے سب سے چھوٹے کپڑے پہننے کا مقابلہ ہے جبھی ہر کسی کی کوشش تھی کہ وہ سبقت لے جائے۔۔ وہ جن قدموں سے وہاں آئیں تھی انہی قدموں سے واپس جانے کیلئے پلٹی تھیں جبھی کامران اس کے سامنے آ گیا۔۔۔ "سنیں۔۔۔ مجھے آپ سے اک ضروری بات کرنی ہیں۔۔۔" اس نے عریبہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"سن رہی ہوں۔۔۔"

"آپ اگر تھوڑی سی پرائیویسی دے دیں۔۔۔"اس نے عریبیہ کی دوست سے کہا۔۔۔

"آپ کو مجھ سے بات کرنے کیلیئے میرا نہیں خیال کسی پرائیویسی کی ضرورت ہے۔۔۔جو کہنا ہے کہیں نہیں تو اپنا رستہ ماپیں۔۔۔"

اس نے اک ہی سیکنڈ میں فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔بات نہ کرنے سے بہتر تھا کہ اس کے سامنے ہی بات کر لی جاتی۔۔۔

"میں اپنے والدین کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"اس نے یک لفظی انکار کیا تھا۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔"

"میں کمیٹڈ ہوں۔۔۔"اس نے مسئلہ ہی مکا یا تھا۔۔۔

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔"وہ مصر تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔"عریبیہ نے کہا اور پھر غزل کو لئے آگے بڑھی۔۔۔وہ تیز تیز قدم لیتا اک بار پھر سے اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔

"مگر میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔"

آپ جیسے لوگ اسی قسم کی فضول گفتگو کرتے ہیں۔۔۔"عریبیہ کے صبر کا پیمانہ اب ٹوٹنے کو تھا۔

"آپ کسی کے پیار کو فضول کیسے کہہ سکتی ہیں۔۔۔یہ حق آپ کو کس نے دیا ہے۔۔۔" وہ بھی پوری تیاری کے ساتھ نکلا تھا۔۔۔

"پہلی بات تو یہ محبت نہیں۔۔۔" عریبیہ نے انگلی اٹھا کر درشتی سے کہا۔۔۔ "دوسری بات ایسی گری ہوئی حرکتوں کا نام ایسا ہی ہوتا ہے۔۔اور جب کوئی اپنی حد پار کرتا ہے تو خود بخود آپ کو سب اختیارات مل جاتے ہیں۔۔" وہ کہہ کر آگے بڑھنے ہی لگی تھی جب اس نے عریبیہ کا ہاتھ پکڑنے کی غلطی کی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے ایڑھیوں کے بل گھومتے ہوئے عریبیہ نے پوری قوت سے اسے طمانچہ دے مارا تھا۔۔۔

"آئیندہ۔۔۔آئیندہ کم سے کم میرے سامنے ایسی غلیظ حرکت کرنے کی جرأت نہ کرنا۔۔۔" عریبیہ نے انگشت کی انگلی اٹھا کر تنبیہ کی اور پھر غزل کو لئے ہموار سی چال چلتی ہوئی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

وہ بڑی پر اعتمادی سے وہاں سے آگئی تھی مگر اندر اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔جب اس نے اسے پروپوز کیا تھا تب صرف غزل ہی اس کے پاس نہیں تھی بلکہ اس کی یونیورسٹی سے اور بھی لوگ وہاں موجود تھے۔۔

عریبیہ کو کافی دیر ہو چکی تھی اور اب صدف صاحبہ کے چہرے سے پریشانی واضح ہونے لگی تھی۔۔۔اگرچہ عریبیہ ان سے پوچھ کر گئی تھی مگر اب وہ ان کی کال نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔وہ خود کو حتی الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔وہ ہرگز کسی کو یہ تاثر نہیں دینا چاہتی تھیں کہ عریبیہ کے متعلق وہ خود بھی لاعلم

ہیں۔۔۔خاص کر ارحان کو۔۔۔وہ ایسے ہی ظاہر کر رہی تھیں جیسے عریبہ ان ہی کی اجازت سے ابھی تک باہر ہے۔۔۔

نورین بھی آچکی تھی اور وہ بھی عریبہ کا پوچھ رہی تھی۔۔۔انہوں نے اسے رباب کے پاس بھیج دیا تھا۔۔۔انہوں نے صوفے پر بیٹھے ہوئے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کی جانب دیکھا جو سات بجا رہی تھی۔۔۔

"ماں کیا عریبہ ابھی تک نہیں آئی۔۔۔؟" ارحان نے فریج میں سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔ہو سکتا ہے اس کا پیپر ابھی ختم نہ ہوا ہو۔۔" انہوں نے بڑی سہولت سے جھوٹ بولا۔۔۔

"مگر اس کا پیپر تو ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہی ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔۔۔" اس نے فکرمندی سے کہا۔۔

"ہاں اس کا پیپر کے بعد دوستوں کے ساتھ کہیں جانے کا پلین تھا۔۔۔بس آتی ہی ہو گی تھوڑی دیر میں۔۔۔"

"مگر ماں آپ جانتی تو ہیں شہر کے حالات۔۔۔اور اب ویسے بھی شام ہو چکی ہے۔۔۔" وہ صدف صاحبہ کی فراخدلی پر حیران تھا۔۔۔جہاں انہیں مغرب کے بعد گھر سے باہر رہنے کی اجازت نہیں تھی وہیں وہ اپنی بھتیجی کے معاملے میں قدرے پرسکون سی بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

"ارحان۔۔۔میں تمہاری ماں ہوں کہ تم۔۔۔؟" صدف صاحبہ نے اب کی بار اپنی ناراضگی کا سہارا لیا۔۔۔

"ہاں۔۔" ماں کے غصہ کرنے پر اس کا تو مارے شاک کے منہ ہی کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔" حد ہی ہو گئی ہے یار۔۔اب میں اس کے بارے میں کچھ پوچھ بھی نہیں سکتا۔۔۔" اس کا موڈ بھی خراب ہوا۔۔۔

"نہیں۔۔۔نہیں پوچھ سکتے۔۔۔" صدف صاحبہ نے بھی دوٹوک جواب دیا تھا۔

"یہ سب تو آپ کو نکاح کروانے سے پہلے سوچنا چاہیئے تھا۔۔۔"

"ارحان ن۔۔۔ تم اب میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو۔۔۔" اب کی بار صدف صاحبہ کے تیور سچ میں بگڑے تھے۔۔۔ وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کب سے عریبیہ کا انتظار کر رہے تھے مگر جب وہ نہ آئی تو وہ تینوں کیرم کے گرد ہو بیٹھے۔۔۔ عریبیہ کے متعلق تو کوئی سوال کیا نہیں جا سکتا تھا۔۔۔ پرستان کی ملکہ کو پرستان کی پری کی بابت پوچھنا پسند نہیں تھا۔۔۔

"یار یہ عریبیہ آخر کو کدھر رہ گئی ہے۔۔۔" نورین کب سے اس کا انتظار کرتی تھک گئی تھی۔۔

ارحان نے سٹرائیکر سے گوٹ کو ہٹ کیا۔۔۔ "اوہ شکر کرو تم ماں کے بھائی کی بیٹی ہو۔۔ نہیں تو ان کی بھتیجی کے متعلق سوال کرنے پر ماں تمہارا سر قلم کروا دیتیں۔۔۔۔" ارحان نے آہستہ سے سرگوشی کی تھی یوں کہ اس کا ہی سر قلم نہ کر دیا جائے۔۔۔

"ارحان بدتمیز۔۔۔" رباب فوراً سے ماں کی سائیڈ لینے کو میدان میں آئی۔۔۔ "تم سی آئی ڈی بن جاتے ہو وہ اس لئے تمہیں ڈانٹتی ہیں۔۔۔"

"السلام علیکم۔۔۔" عریبیہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے سب کو اک ساتھ سلام کیا۔۔۔ وہ اب تک خود کو نارمل کر چکی تھی مگر آج کے واقع کے اثرات پوری طرح زائل نہیں ہوئے تھے۔

"یہ تم کدھر رہ گئی تھی۔۔۔" ارحان وہاں سے اٹھتا ہوا اس کے پاس چلا آیا۔۔۔

"وہ۔۔میں۔۔وہ۔۔"اب کی بار اسکے اوسان سچ میں خطا ہوئے تھے۔۔۔اس کی گرفت بازو میں ڈالے بیگ پر سخت ہوئی تھی۔۔۔

"جی وہ۔۔مطلب آپ۔۔"ارحان نے اسکے الفاظ دہرائے۔

"ارحان۔۔۔اگر تم اپنی تفتیش کو کچھ وقت کیلئے موخر کر دو تو وہ بیچاری پانی پی لے۔۔۔؟"پیچھے سے صدف صاحبہ نے آتے ہوئے اس کی ارحان کے سوالوں سے جان بخشی کروائی تھی۔۔۔وہ منہ بناتا کندھے اچکاتا آگے سے ہٹ گیا۔۔۔عریبہ بھی نورین سے ملنے کے بعد اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

وہ پھوپھو کے کمرے سے آنے کے بعد اب خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔۔ساری بات ان کو بتادی تھی تو اب کوئی ڈر نہیں بچا تھا۔۔۔پھوپھو نے تو کہہ دیا تھا کہ اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے اور ارحان کو بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔مگر اسے دھڑکا لگا ہوا تھا۔۔۔اگر کسی اور نے بتادیا تو۔۔۔؟اوپر سے ارحان کی تفتیشی نگاہیں۔۔۔اور جیمز بانڈ زیرو زیرو سیون والا دماغ۔۔۔

"یار ربی۔۔۔تم ابھی تک یہیں بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔"رباب نے اس کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔۔۔"چلو جلدی مجھے یقین ہے ان دونوں نے ابھی تک فلم لگا بھی دی ہونی ہے۔۔"

"فلم۔۔"اس نے غائب دماغی سے دہرایا۔۔۔

"ہاں بھئی ارحان کا آئیڈیا ہے۔۔۔آج نورین یہاں رک رہی ہے تو اس نے کہا کہ ساتھ میں مووی دیکھتے ہیں۔۔۔چلو اب۔۔۔"

"نہیں۔۔۔میں نہیں دیکھ رہی ان کے ساتھ کوئی موی شووی۔۔۔"اسنے صاف انکار کیا تھا۔۔۔

"ہیں۔۔میں کون سا تمہیں اس کے ساتھ اکیلے مووی دیکھنے کا کہہ رہی ہوں۔ہم سب بھی ساتھ دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔وہ تو وہاں ہوں گے نا۔۔میں نہیں آ رہی۔۔۔"انکار پر انکار۔۔۔ویسے بھی ابھی اس نے اکیلے بیٹھ کر آج والے واقع پر سوچ سوچ کر دماغ کی بھی تو تباہی لگانی تھی۔۔۔

"پکا۔۔۔؟ٹھیک ہے میں جا کر سچ بول دوں۔۔۔؟"اس نے آخری بار پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں بول دو بھئی۔۔۔"

"ٹھیک ہے مجھے کیا۔۔۔میں بتا دیتی ہوں ان دونوں کو کہ پھوپھو کی لاڈلی کو ارحان کے ساتھ مووی نہیں دیکھنی۔۔۔آگے تم جانو اور تمہارے وہ۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی رباب نے دوڑ لگا دی تھی وہ جانتی تھی اس کی بات پر عریبہ اسے دھرنے کی کرے گی۔۔۔اور یہی ہوا تھا رباب چور اور عریبہ کسی ایس ایچ او کی طرح اس کے پیچھے دوڑی تھی۔۔۔گدھوں کی طرح چھڑاپ چھڑاپ کرتے وہ اک دوسرے کے پیچھے سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔۔۔

ارحان ہاتھ میں ریموٹ پکڑے کوئی اچھی موی ڈھونڈ رہا تھا جبکہ نورین اس کے پاس والے صوفے پر بیٹھی اپنی ٹانگ جھلا رہی تھی۔۔۔دگڑ دگڑ کی آواز پر دونوں ہی گھبرا کر پلٹے تھے۔۔۔رباب بھاگتے ہوئے ارحان کے پیچھے ہوئے تھی اور اسے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے اپنی ڈھال بنایا۔۔۔

"بھائی وہ۔۔"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔" عریبیہ بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"کیسا نہیں ہے۔۔؟" اس نے حیرانی سے سامنے کھڑی عریبیہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"جیسا رباب۔۔بتانے والی ہے۔۔۔" وہ تیزی سے بولی۔۔۔بھاگنے کے سبب اس کا سانس پھول گیا تھا۔۔۔

عریبیہ کی بات پر ارحان رباب کی جانب پلٹا۔۔۔"اور تم کیا بتانے والی ہو۔۔۔؟"

"نہیں۔۔آپ رہنے دیں۔۔۔" رباب کے جواب دینے سے پہلے عریبیہ خود ہی بول اٹھی تھی۔۔۔رباب نے ارحان کی پشت سے سر نکال کر عریبیہ کو اپنے دانت دکھائے۔۔۔

"کیا رہنے دوں یار۔۔۔" اب کی بار اسے عریبیہ کی طرف پلٹنا پڑا تھا۔اور اس پلٹا پلٹی کے چکر میں ارحان کو گھومتا دیکھ کر نورین مسلسل ہنستے جا رہی تھی۔۔۔

"جو وہ آپ کو بتانے والی ہے۔۔۔" اس نے فوراً سے جواب دیا۔

"بس۔۔۔" ارحان نے ہاتھ اٹھا دئیے تھے۔۔۔"اب کی بار اگر تم نے وہ بتانے والی ہے۔۔وہ بتانے والی ہے کیا نا۔۔پھر مت کہنا کہ میں ڈانٹتا ہوں۔۔۔دماغ گھما کر رکھ دیا ہے۔۔" وہ اچھا خاصا زچ ہو گیا تھا۔۔۔ان دونوں کے آنے سے پہلے تک وہ کتنے سکون میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اور ان دونوں نے آتے ہی اس کی بینڈ بجادی تھی۔۔۔

"اور ہٹو تم بھی۔۔۔مجھے نہیں سننا کچھ۔۔۔" اس نے رباب سے اپنا بازو چھڑایا۔۔۔"اچھے خاصے بندے کو دومنٹ میں پاگل کر دیتی ہو۔۔۔۔" وہ ریموٹ اٹھاتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔رباب اور نورین نے بھی اپنی نشست سنبھال لی تھی۔۔۔یہ دیکھتے ہی کہ سب اپنی اپنی نشست سنبھال چکے ہیں اور ارحان بھی پوری

طرح سکرین کی جانب متوجہ ہو چکا ہے وہ آنکھ بچاتی آہستہ آہستہ قدم لیتی وہاں سے باہر جانے کیلئے چل دی۔۔۔

"اب تم کدھر جا رہی ہو۔۔۔" وہ جو آہستہ آہستہ قدم لے رہی تھی اپنے پیچھے سے ارحان کی آواز پر رک گئی اور بدقت مسکرائی۔۔۔

"چلو شرافت سے واپس آ کر بیٹھ جاؤ۔۔۔" اس کا وہاں سے ملنے کا کوئی ارادہ تو نہیں تھا مگر پھر ارحان کی آنکھوں کے اشارے سمجھتی ناچار واپس آ کر رباب کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔

\-------------------

اگلی صبح سب سے پہلے ارحان کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ زمین پر سے اٹھتے ہوئے اس نے انگڑائی لیتے اپنی نظر اپنے ارد گرد دوڑائی۔۔۔ وہ چاروں جیسے۔۔ جہاں بیٹھے موی دیکھ رہے تھے وہیں ڈھیر ہو گئے تھے۔۔۔ عریبہ خود زمین پر بیٹھی اور سامنے پڑے میز پر اپنے بازوؤں پر سر رکھے کچھ بیٹھنے کے سے انداز میں سو رہی تھی۔۔۔ وہ اور اس کی ہر چیز ہی عجیب تھی۔۔۔ وہ وہیں بیٹھا اسے دیکھنے لگا۔۔۔ وہ خوبصورت تھی۔۔۔ معصوم تھی۔۔۔ ان سب سے اوپر وہ کسی زمانے میں اس کی دوست تھی اور اب اس کی جان کی دشمن۔۔۔ وہ سر جھٹکتا ہنس دیا۔۔۔ "شکر ہے ارحان ابھی اس کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ تم سے ڈرتی ہے۔۔۔ جس دن اس کی یہ غلط فہمی دور ہو گئی اس دن تمہاری ناک کی بھی خیر نہیں۔۔۔ پھر وہی دم تمہاری ناک پر ہو گا جواب اس نے دوسروں کی ناک پر کیا ہوا ہے۔۔۔۔"

وہ ہنوز اسے دیکھ رہا تھا جب رباب اس کے پیچھے سے اٹھی تھی اور اٹھتے ساتھ ہی اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ جڑھ دیا۔۔۔وہ بدمزہ ہوا۔۔۔"عاشقیاں کر رہے ہو۔۔۔شرم نہیں آتی۔۔۔"

"کیا مسئلہ ہے تمہارا۔۔۔"

"کیوں تاڑ رہے ہو اسے۔۔۔"

"پیاری ہے۔۔۔"اس نے عریبیہ پر سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔۔۔

"جب جاگ رہی ہوتی ہے تب تو پیاری نہیں لگتی۔۔۔"

"تب وہ ایسے دیکھنے بھی تو نہیں دیتی۔۔۔"وہ اک بار پھر سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔وہ یوں عریبیہ کو تکتے ہوئے رباب کو اتنا معصوم لگا تھا۔۔۔ایسا محب جس کی خواہش محض اپنے محبوب کو دو گھڑی دیکھ لینے سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔۔۔آنکھوں کو اس کے عکس سے خیرہ کر لینے کے سوا کوئی دوجہ مطالبہ نہیں تھا۔۔۔

"تمہیں اس کے ساتھ اپنے رویے پر زرا برابر شرمندگی نہیں ہوتی۔۔۔؟"رباب نے اسے چڑانے کیلئے کہا ۔۔۔کوئی اور وقت ہوتا تو وہ زچ ہو بھی جاتا اور کہتا کہ وہ کب اسے تنگ کرتا ہے مگر اس وقت وہ جس جذبے کے زیر اثر تھا وہ اس کی مخالفت نہیں کر پایا تھا۔۔۔وہ مخالفت کر بھی کیسے سکتا تھا جس کی طرف داری کی جا رہی تھی وہ اس کی محبت تھی۔۔۔۔

"بلکل نہیں۔۔۔"اس نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔

"تمہیں اتنی پیاری سی معصوم سی بیوی پر ترس بھی نہیں آتا۔۔۔"رباب نے اسے تاسف بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"اسے بھی تو میرے دل میں داخل ہوتے وقت مجھ پر ترس نہیں آیا تھا۔۔" وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آتی اس کی بالوں کی لٹوں کو ہٹانا چاہتا تھا مگر پھر اس کی نیند خراب ہو جانے کے ڈر سے وہ رک گیا۔۔۔

"اللہ۔۔۔ارحان یہ عشق وشق تمہارے بس کی بات نہیں۔۔۔ تم تو بالکل ہی کام سے جاتے دکھائی دے رہے ہو۔۔۔"

"میں اس کے معاملے میں پہلے ہی عقل سے فارغ ہوں۔۔۔"اس نے بنا کسی شرمندگی کے قبول کیا تھا۔۔۔

"اب تم اسے نظر لگا کر رہو گے۔۔۔"

"محبت کرنے والوں کی کبھی نظر نہیں لگتی۔۔۔ نظر حاسد کی لگتی ہے اور محبت کرنے والے حسد نہیں کرتے۔۔۔"اب کی بار اس نے بڑی سہولت سے رباب کے سر پر چت کرتے اپنا بدلہ لیا تھا۔۔۔

"پھر تم اسے اٹھا کر رہو گے۔۔۔۔"رباب نے اس کی نظروں کے مرکز پر چوٹ کی تھی۔۔۔وہ مصر تھی کہ اگر وہ یوں دیکھتا رہا تو کچھ تو ہو گا۔۔۔

"توبہ کرو۔۔۔مجھے کیا شوق اپنی شامت بلوانے کا۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔رباب بھی اس کے پیچھے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اک بات کہوں بھائی۔۔۔"ارحان نے اس کے الفاظ کے چناؤ پر مڑ کر قدرے غور سے اسے دیکھا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے جب تک عورت آزاد ہوتی ہے تو اس کے خواب اس کی شخصیت آزاد ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ کسی کی سر پرستی میں دے دی جاتی ہے تو پھر اسکی شخصیت اسکے خواب اس انسان پر منحصر کرنے لگتے ہیں۔ چاہے تو وہ اسے ان خوابوں کے سنگ اڑنے دے یا پھر اسکے پاوں میں اپنی انا، ہٹ دھرمی کی بیڑیاں باندھ دے۔اب یہ تم پر ہے تم اپنی محبت کے حصار میں اسے اڑنے دو گے یا پھر اپنی ضد میں اسکی خواہشیں روند دو گے۔۔۔"ارحان اس کی بات سنتے ہوئے بس اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔وہ سبھی عجیب تھے۔۔۔اوپر سے کچھ تھے اندر سے کچھ۔۔۔۔اوپر سے لاابالی سے اور اندر سے اسی قدر گہرے۔۔۔

وہ سب سے آخر پر اٹھی تھی۔۔۔اس نے گردن گھما کر ارد گرد کا جائزہ لیا۔۔۔وہاں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔۔اور تو اور وہ تو لاؤنج میں سوئی تھی۔۔۔وہ بھی بیٹھتے بیٹھتے۔۔۔۔ مگر اس وقت وہ صدف صاحبہ کے کمرے میں ان کے بیڈ پر تھی۔۔۔وہ آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھ گئی۔۔۔یقیناً آج پھر وہ ادھ کھلی آنکھوں سے کچی نیند کے زیر اثر ان کے کمرے میں آکر سو گئی تھی۔۔۔

قریباً پانچ منٹ بعد وہ فریش ہو کر لاؤنج میں آگئی اور ڈائیننگ میز کے پاس والی کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی۔۔۔طبیعت پر ابھی بھی سستی برقرار تھی۔۔۔اس نے میز پر اپنا بازو بیچھائے اس پر سر رکھ دیا۔۔۔

"اٹھ گئی تم۔۔۔؟میں تمہیں ہی جگانے آرہی تھی۔۔۔"رباب نے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ اس کے سامنے رکھ دیا۔۔۔

"ہمم۔۔۔سنو وہ کدھر ہیں۔۔۔"

"کون ارحان۔۔۔؟" عریبیہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔

"نورین کو لے کر ماموں کی طرف گیا ہے۔۔۔" رباب بھی اس کے ساتھ والی کرسی کھینچتی اس پر بیٹھ گئی۔۔۔ "تمہیں پتا ہے وہ بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہے۔۔۔" وہ چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اسے اس کی عدم موجودگی میں ہونے والی باتیں بتانے لگی تھی۔۔۔

"سچ میں۔۔۔ پھر تو بہت مزہ آئے گا۔۔۔" وہ سر اٹھاتی سیدھی ہو بیٹھی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ماموں مصروف ہیں اس لئے وہ کچھ دنوں بعد آئیں گے۔۔۔ نورین پیچھے رہ جانے پر اداس ہو رہی تھی۔۔۔ پھر ارحان نے اسے کہا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلے مزہ آئے گا۔۔۔"

عریبیہ نے واپس سے اپنا بازو میز پر پھلائے اس پر اپنا سر رکھ دیا۔۔۔ اس کا چہرہ بھی مرجھا گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔" رباب نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"تم نے کبھی غور کیا ہے۔۔۔؟ وہ میرے علاوہ سب کے ساتھ کتنے اچھے سے رہتے ہیں۔۔۔ کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرے علاوہ دنیا کی ہر لڑکی ان کا کرش ہو۔۔۔" وہ منہ بنائے بولی۔۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔" رباب کو اس کی بات کے جواب میں یہی سمجھ آیا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔ تم کبھی دیکھنا وہ ہر لڑکی کے ساتھ ہنس ہنس کر بات کرتے ہیں۔۔۔"

"خیر اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔ میرے گھوڑے کا اخلاق ہی ایسا ہے۔۔۔ وہ لڑکوں سے بھی ہنس ہنس کر ہی باتیں کرتا ہے۔۔۔" رباب نے "ہنس۔۔۔ ہنس۔۔۔" پر قدرے زور دیتے ہوئے عریبیہ کی نکل اتاری

۔۔۔

"بس کر جاؤ۔۔۔اب اتنی بھی کوئی میں بچی نہیں ہو۔۔۔وہ جب لڑکیوں سے بات کرتے ہیں نا یوں لگتا ہے جیسے رانجھا کی روح آگئی ہو۔۔۔اور جب میرے سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔" عریبیہ نے میز پر اپنا سر رکھے دائیں بائیں ہلایا۔۔۔"مجھ سے بات کرتے ہیں تو لگتا ہی نہیں ہے کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے بات کر رہا ہے ۔۔۔لگتا ہے ہٹلر بول رہا ہے۔۔۔"

"کیا ہٹلر بھی اتنے مزاق کرتا تھا۔۔۔؟" رباب کے سوال پر عریبیہ نے منہ کے زاویے بگاڑے تو وہ خاموشی سے اپنی چائے کا گھونٹ بھرنے لگی۔۔۔

"ہٹلر کو چھوڑو۔۔۔تم زرا اپنے بھائی کی روز بہ روز بڑھتی کرش لسٹ کا کچھ کرو۔۔۔"

"تمہیں کیوں فکر ہو رہی ہے۔۔۔؟ کیا تم بھی میری کرش بننا چاہتی ہو۔۔۔" وہ اپنے بازو اپنے پیچھے باندھے نیچے کو جھکتے ہوئے اس کے کان کے قریب آکر بولا تھا۔۔۔عریبیہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔۔۔اس نے خفگی سے رباب کی جانب دیکھا جو میسنی بنی بیٹھی اس کی باتیں سنتی رہی تھی اور اسے بتایا تک نہیں تھا کہ اس کا بھائی پیچھے کھڑا ان کی باتیں سن رہا ہے۔۔۔

"ہاں تو کیا کہہ رہی تھی ڈئیر کزن۔۔۔۔" وہ اس کی اور رباب کی کرسی کے بیچ موجود فاصلے میں میز سے ٹیک لگاتا اس کی جانب رخ کئے کھڑا ہو گیا۔۔۔وہ وہاں سے اٹھنا چاہ رہی تھی مگر سامنے کھڑے صدر والا صاحب رستہ دینے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

"پلیز آپ ہٹئے یہاں سے۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے چلی جانا۔۔۔ مگر پہلے بتاؤ میرا کرش کون ہے۔۔۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھے چہرے پر ڈھیروں شرارت لئے ہوئے تھا۔۔۔ رباب نے آہستہ سے اس کے بازو پر چٹکی کاٹتے ہوئے اسے باز رہنے کی تنبیہ کی جسے وہ سرے سے ہی نظر انداز کر گیا۔۔۔

"مجھے نہیں بتانا۔۔۔ آپ بس سامنے سے ہٹیں۔۔۔" وہ اس وقت بس یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی ۔۔۔ ارحان کی نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ اس کی سب باتیں سن چکا ہے۔۔۔ اب اس کی نظریں عریبیہ کو شرمندگی کی لہروں پر ہلانے لگی تھیں۔۔۔

"مگر مجھے تو جاننا ہے۔۔۔" وہ بضد تھا۔

"آپ پھوپھو سے پوچھ لیجئے گا۔۔۔" عریبیہ نے اندھیرے میں تیر پھینکا تھا اور پھر ارحان کو سرعت سے سیدھا ہوتے دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ تیر نشانے پر لگا ہے۔۔۔

"ڈونٹ ٹیل می عریبیہ۔۔۔ تم نے یہ فضول بات ماں کو بھی بتا دی ہے۔۔۔" اس نے بے ساختہ ہی اپنے ہاتھ سے منہ کا آدھا حصہ ڈھکتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔۔۔ "تم جھوٹ کہہ رہی ہو۔۔۔" اس نے آس لئے اس کی جانب دیکھا مگر وہ خاموش کھڑی رہی یوں کہ اگر آپ کو اس سے تسلی ملتی ہے تو میں کہہ دیتی ہوں کہ یہ جھوٹ ہے مگر ہے سچ ہی۔۔۔ ارحان نے پلٹ کر تاسف سے رباب کو دیکھا جو اس کی حالت پر ہنستی چلی جا رہی تھی۔۔۔ اس سے پہلے وہ واپس عریبیہ کا رخ کرتا اسے پیچھے سے ہلکا سا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ وہ عریبیہ تھی جو وہاں سے بھاگنے کے چکر میں اسے دھکا دے گئی تھی۔۔۔ وہ ابھی پچھلے شاک سے باہر نہیں آیا تھا کہ اس کی اس حرکت پر ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"سوری۔۔۔میں اتنی بھی بیوقوف نہیں ہوں کہ بیٹھ کر پھوپھو کو آپ کی کرش لسٹ ہی بتاتی رہوں۔۔۔"

وہ اپنے کمرے کے دروازے کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔وہاں جہاں ارحان اگر ایک قدم بھی اس کی جانب لیتا تو وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی۔۔۔

"اتنی بھی کوئی عقلمند نہیں ہو۔۔۔۔ہوتی تو یوں بھاگتی نہیں۔۔۔ڈٹ کر مقابلہ کرتی۔۔۔"

"جی نہیں شکریہ۔۔۔مجھے اپنی جان خاصی پیاری ہے۔۔۔"

"میں تمہیں کھا نہیں جاؤں گا۔۔۔"

"آپ سے کچھ بعید بھی نہیں۔۔۔"ان کی اس بحث میں بیک گراؤنڈ میوزک کا کام رباب کے قہقہے سر انجام دے رہے تھے۔۔۔

"تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟"اس نے تنے نقوش کے ساتھ پوچھا۔۔

"آپ کا اور آنسہ کا کیا سین ہے۔۔۔؟"اس کے ساتھ بحث برائے بحث کرتے بے ساختہ ہی اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔اس نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔اور پھر فوراً بولی۔۔۔"نیور مائنڈ۔۔۔"کہہ کر وہ فوراً سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔وہ اپنے پیچھے کھڑے ارحان کا غصہ تصور کر سکتی تھی۔۔۔

"عریبہ بات مکمل کر کے جاؤ۔۔۔"وہ چیخا تھا۔۔۔مگر وہ بنا کسی خاطر میں لائے آگے بڑھ گئی۔۔۔

نورین کو اس کے بابا نے اجازت دے دی تھی۔۔۔وہ اپنی پیکنگ کرنے چلی گئی تھی۔۔۔وسیم اور رضیہ اس وقت شام کی چائے پی رہے تھے۔۔۔وسیم ساتھ ساتھ اپنے موبائل پر مصروف تھے۔۔۔

"سنیں۔۔۔اس کو زرا رکھ کر میری بات سنیں۔۔۔"رضیہ نے اپنا چائے کا کپ درمیان میں پڑے میز پر رکھ دیا۔۔۔

"تم کہو میں سن رہا ہوں۔۔۔"انہوں نے اک روایتی شوہر والا جواب دیا تھا۔۔۔

"آپ صدف باجی سے نورین اور ارحان کے رشتے کی بات کب کریں گے۔۔۔"

"پہلے جس کا نکاح ہے اس سے تو فارغ ہو جائیں۔۔۔ پھر ان کی بات بھی کر لیں گے۔۔۔"انہوں نے ایسے کہا تھا جیسے رضیہ کی عقل پر شبہ ہوا ہو۔۔۔

"مگر میں سوچ رہی تھی آپ بات تو شروع کرتے۔۔۔"

"تمہیں اتنی جلدی کس بات کی ہے۔۔؟میری بیٹی مجھ پر بوجھ نہیں ہے۔۔۔"

"میں جانتی ہوں۔۔۔ مگر مجھے ڈر ہے کل کلاں کو صدف باجی کو اپنی اس بھتیجی پر ترس آگیا اور انہوں نے اسے اپنی بہو بنانے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔؟"

"ارحان ان کا بیٹا ہے وہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔۔۔اب ہم ان کے ساتھ زبردستی تو نہیں کر سکتے ناں۔۔۔"

"زبردستی والی کیا بات ہے۔۔۔ ہمارے بڑوں نے ہمارے فیصلے نہیں لئے۔۔۔"ان کی بات کے جواب میں وسیم نے کچھ نہیں کہا تو وہ پھر سے بولیں۔۔۔"وسیم صاحب میں بتا رہی ہوں۔۔۔اس بار میں نے خاموش نہیں رہنا۔۔۔ بتا رہی ہوں اگر صدف باجی کی کوئی بہو بنے گی تو میری نورین اور کوئی نہیں۔۔۔"

"آپ آج سے پہلے کون سا کبھی خاموش رہی ہیں۔۔۔"

"بس پھر یاد رکھئے گا میں اس بار بھی چپ نہیں رہوں گی۔۔۔" ان کی بات کے بعد وہ بنا کچھ کہے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بابا کا ہاتھ تھامے روتی ہوئی فریاد کر رہی تھی۔۔۔" بابا پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں نا۔۔ بابا میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔" وہ بچوں کی طرح اپنے باپ کا ہاتھ تھامے رو رہی تھی۔۔۔ اس کے باپ نے شفقت سے اس کا ماتھا چوما تھا۔۔۔" مجھے جانا ہو گا میری جان۔۔۔" انہوں نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیے انہیں چوما۔۔۔ اپنی بیٹی سے آخری ملاقات ان کیلئے بھی تکلیف کا باعث تھی۔۔۔" پھر مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں نا۔۔۔" اس نے ضد کی تھی۔۔۔" ایسا نہیں ہو سکتا نا میری گڑیا۔۔۔ وہاں نہ کوئی وقت سے پہلے نہ وقت کے بعد جا سکتا ہے۔۔۔ ہر کسی کو اپنے وقت پر جانا ہوتا ہے۔۔۔" وہ جوان کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی انہوں نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں سے نکالتے ہوئے پاس کھڑے شخص کے ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھمادئے۔۔۔" میرے بعد میں تمہیں اس کو سونپ کر جا رہا ہوں۔۔۔ یہ تمہارا بہت خیال رکھے گا۔۔۔"

وہ شخص اس کا ہاتھ تھامے ان سے مخالف سمت چل دیا۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر اپنے بابا کو دیکھنا چاہا مگر وہاں اب کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ اس نے گھبرا کر سر سیدھا کیا اور پھر خود کو لوگوں کے ہجوم میں پایا۔۔۔ ان سب کے چہرے جانے پہچانے لگ رہے تھے۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان سب کے قہقہے بلند ہونے لگے تھے۔۔۔ وہ مسلسل اس پر ہنس رہے تھے۔۔۔۔ اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔۔۔ مگر ان کی آوازیں کسی صورت

ہلکی نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔ "ارحان۔۔۔ارحان۔۔۔ارحان۔۔۔خدا کیلیۓ ان کو چپ کروا دیں۔۔۔" وہ اسے پکارتی جا رہی تھی۔۔۔ مگر سامنے سے خاموشی ہی مل رہی تھی۔۔۔اس نے سر اٹھائے آنکھیں کھولتے ہوئے اسے تلاشنا چاہا تو وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔وہاں بس طعنہ زنی کرنے والوں کا ہجوم تھا۔۔۔وہ زمین پر سر رکھتی سمٹ گئی۔۔۔آنکھوں سے آنسو متواتر بہنے لگے تھے۔۔۔ "ماما۔۔۔بابا۔۔۔ماما۔۔۔۔" کسی نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔وہ رگڑ کھاتی گھستی چلی جا رہی تھی۔۔۔ "ارحان۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے اٹھی تھی۔۔۔کمرے میں ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔وہ ڈر کے مارے اندھیرے میں لیمپ کا بٹن ٹٹولنے لگی۔۔۔کسی صورت کہیں سے کوئی جگنو ہاتھ نہیں آ رہا تھا جو اس اندھیرے میں کچھ تو اجالا کر دیتا۔۔۔خوف کے مارے اس کا سانس پھولنے لگا تھا۔۔۔اندھیرے کی وحشت اسے چار سو گھیرنے لگی تھی۔۔۔وہ کمبل کو اک جانب پھینکتی ننگے پاؤں اندھا دھن باہر بھاگی تھی۔۔۔لاؤنج میں نائٹ بلب آن تھا۔۔۔اس نے جہاں آنکھوں کو چندھایا تھا وہیں اندھیرے کی وحشت کو کم کیا تھا۔۔وہ وہاں موجود کرسی پر ڈھ گئی۔۔۔اس نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرا لیا۔۔۔چند سیکنڈز میں ہی اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو روکنے کیلیۓ انہیں باہم ملائے ہوئے تھی۔۔۔ مگر اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ دور نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اس نے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔وہ وہاں بیٹھی مسلسل اپنی ٹانگ ہلا رہی تھی۔۔۔اس کی گھبراہٹ کم ہونے کے بجائے شدت پکڑ رہی تھی۔۔۔

اپنے کندھے پر لمس محسوس کرتے ہی وہ ڈر کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔ "ہیہ۔۔۔ایزی۔۔۔میں ہوں۔۔۔" وہ خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" جیسے ہی اس نے اس کے بازوؤں سے اسے تھامتے ہوئے کہا عین اگلے ہی لمحے وہ اس کے ساتھ لگتی ہچکیاں لیتی رو دی۔۔۔ وہ اس کو یوں روتا دیکھ کر خود بھی خوفزدہ ہونے لگا تھا۔۔۔

"آپ نے بھی مجھے چھوڑ دیا۔۔۔ آپ نے بھی مجھے تنہا کر دیا۔۔۔ میں کتنا چلائی۔۔۔ میں نے کتنی آوازیں لگائیں۔۔۔ پھر بھی آپ مجھے لوگوں کی بھیڑ میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔" وہ آنسوؤں کے ساتھ اس سے کہہ رہی تھی۔۔۔ ارحان بائیں ہاتھ سے اسے اپنے ساتھ لگائے اور دائیں ہاتھ سے اس کے بال سہلانے لگا تھا۔۔۔

"بابا نے کہا تھا آپ چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔۔۔ پھر بھی آپ چلے گئے۔۔۔" وہ ہذیانی کیفیت کے زیر اثر بول رہی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو بیبہ۔۔۔ میں نے بہت غلط کیا۔۔۔ مجھے تمہیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہئے تھا۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں آئندہ کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔۔۔" اس نے اس قت اس کی بات کو جھٹلایا نہیں تھا۔۔۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی برے خواب کی وجہ سے ڈر گئی ہے وہ اس سے سچ کہہ کر اسے مزید خوفزدہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

"آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔؟" اس نے نم آواز لئے کہا۔۔۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے بیبہ۔۔۔ یہ ڈر تمہارے اندر کہاں سے سرائیت کر گیا۔۔۔" وہ آہستہ آہستہ نرمی سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا تھا۔۔۔ "بیبہ۔۔۔ اگر میں کہوں کہ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا تو کیا

یقین کرلوں گی۔۔۔مجھے بتاؤ میں کیسے تمہیں یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

عریبہ نے سر اٹھا کر بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا مگر پھر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں جھلکتی سچائی نے اس کے اندر طمانیت کی لہر دوڑا دی تھی۔۔۔اس نے واپس سے سر اس کے کندھے سے ٹیک دیا۔۔۔

ادل کی وحشت یہ کہہ رہی ہے مجھ سے

تجھ سے روٹھ جائیں گے منائے ہوئے لوگ

وہ صبح سے ہی اپنے کمرے سے نہیں نکل کر دے رہی تھی۔۔۔ صبح کی پہلی یاد رات کا سب سے آخری بے اختیار عمل تھا۔۔۔دن کا آخری احساس تھا جو صبح تک ساتھ رہا تھا۔۔۔اور زندگی کا پہلا اقرار تھا۔۔ کھڑکی کے پاس کھڑے اس نے اپنا سر دیوار سے ٹیک دیا۔۔۔مارے خفت کے وہ صبح سے کمرے میں ہی تھی۔۔اسے کچھ یاد تھا تو اپنی بے اختیاری اور اگر کچھ یاد نہیں تھا تو وہ رات کے اندھیرے میں اس کا محفوظ حصار۔۔۔ تنہائی کے سناٹوں میں ارتعاش پیدا کرتا اس کا اظہار۔۔۔

بار بار یہ سوچ کر کہ ارحان اسے اب جانے کتنے دنوں تک چڑائے گا اس کا دل چاہ رہا تھا وہ رونا شروع کردے۔۔۔یک دم دھڑام سے دروازہ کھلا تو وہ بوکھلاہٹ سے پلٹی یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس طرح کبھی اس کے کمرے میں نہیں آیا تھا اور نہ آنے والا تھا پھر بھی وہ بوکھلائی تھی۔۔۔

رباب نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔"وہ تمہیں ارحان بلا رہا ہے۔۔۔"

"کیوں۔۔؟"اس کے چہرے کے رنگ اڑے تھے۔۔۔

"کیا ہو گیا۔۔۔؟کوئی کام ہو گا۔۔۔"

"تو یہی پوچھ رہی ہوں کہ کیا کام ہے۔۔۔"

"میں نے نہیں پوچھا۔۔۔پوچھتی تو کہتا تمہیں کیا مسئلہ ہے میں اپنی بیوی سے جو مرضی کہوں۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے زرا نہ ہلی تو رباب نے پھر سے اس سے کہا تھا۔۔۔"اب جاؤ بھی۔۔۔"

"تمہارا کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟میں خود ہی چلی جاؤں گی جب میرا دل کرے گا۔۔۔"

"کاٹنے کو کیوں دوڑ رہی ہو۔۔۔میں کون سا بازو پکڑ کر چھوڑ آئی ہوں۔۔۔"وہ خاموشی سے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی تھی۔۔۔عریبہ کچھ پل وہاں کھڑی رہی پھر کھڑکی کے پاس سے ہٹتی ہوئی رباب کے سامنے بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"تم نے پیکنگ نہیں کی۔۔۔؟جانا نہیں ہے کیا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"شاباش۔۔۔شادی کی شاپنگ بھی کر چکی ہو پھر بھی نہیں جانا۔۔۔؟"رباب نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔"یار میں اور ارحان ہے نا تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔۔"

"اوف ہو۔۔۔یہی تو مسئلہ ہے کہ وہ بھی ساتھ ہیں۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔"رباب نے حیرانی سے دیکھا۔

"رباب۔۔کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ارحان اور پھوپھو چلے جائیں، میں اور تم بعد میں چلے جائیں گے۔۔۔"

"پاگلوں والی باتیں مت کرو۔۔۔ہم یہاں کیسے رہیں گے۔۔؟اور جائیں گے کیسے۔۔۔؟تمہارے پیارے تایااور تائی کے ساتھ۔۔۔؟"رباب کے طنز پر وہ منہ بنا گئی۔۔۔

"بیبی جی۔۔۔آپ کو ارحان بھائی بلا رہے ہیں۔۔۔"کام والی نے دروازے میں کھڑے رہ کر اس کے گوش گزار کیا اور پھر چلی گئی تھی۔۔۔عریبہ فوراً سے رباب کے پیچھے ہولی تھی۔۔۔

"رباب تم بھی چلو نا ساتھ۔۔۔"

"ہاں میں تو چل ہی رہی ہوں۔۔۔"رباب سمجھی تھی وہ اسے گاؤں ساتھ چلنے کا کہہ رہی ہے۔۔۔

"میں ارحان کے پاس جانے کی بات کر رہی ہوں۔۔۔"

"اللہ عریبہ۔۔۔کل تو تم نے اسے اتنی سنائی ہیں۔۔۔اب بھی کوئی ڈر باقی رہ گیا ہے۔۔۔؟"رباب نے کہہ کر وارڈروب میں منہ دے لیا تھا۔۔۔اب وہ اس کو کیا ہی بتاتی۔۔۔بتا دیتی تو ارحان سے پہلے وہ اس کا مزاق بنا دیتی۔۔۔

وہ کب سے صوفے پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا اور اب تک دو لوگوں کو اسے بلانے بھیج چکا تھا مگر وہ نہیں آئی تھی۔۔۔وہ اندازہ کر سکتا تھا کہ وہ باہر کیوں نہیں آ رہی ہے۔۔۔اس کے چہرے پر تبسم پھیل گیا۔۔۔وہ اسے بلوا تو بیٹھا تھا مگر کہنا کیا تھا اس کا فیصلہ ابھی تک نہیں کر پایا تھا۔۔۔بلآخر وہ اپنے کمرے سے باہر آ ہی گئی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی باہر آئی ارحان اپنی جگہ پر سے اٹھتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔۔۔

"شکر ہے ڈئیر کزن آپ باہر توآئیں۔۔۔مجھے تولگ رہا تھااب کی بار پھوپھو کی لاڈلی کو بلوانے کیلئے پھوپھو کو ہی بھیجناپڑے گا۔۔۔" وہ بڑے دوستانہ انداز میں اس سے کہہ رہا تھا مگر وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ارحان نے آگے بڑھ کر اس کے سر کو پیچھے سے پکڑتے ہوئے اسے اوپر نیچے کرتے ہوئے جائزہ لیا ۔۔۔" گردن میں کوئی مسئلہ لگ تونہیں رہا۔۔۔پھر یہ جھکی کیوں رہتی ہے۔۔۔"

ارحان کی اس حرکت نے تواسے سلگا کر ہی رکھ دیا تھا۔۔۔اس نے انگلی اٹھائے اسے غصے سے کہا۔۔۔"دیکھیں۔۔۔" وہ بھنائی۔۔۔

"دیکھ رہاہوں۔۔۔"

وہ اس کی اٹھی ہوئی انگلی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔عریبیہ نے اپنی انگلی بند کرتے ہوئے ہاتھ نیچے کیا۔۔۔"اگر آپ مجھے رات والی بات پر تنگ کرناچاہ رہے ہیں تو۔۔۔"

"کون سی بات۔۔۔؟" وہ حیران ہوا تھااور عریبیہ اس سے زیادہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"رات والی بات۔۔۔"

"تمہاری اور میری رات میں کوئی بات بھی ہوئی تھی۔۔۔" اگر پھوپھو کہتی تھیں ناکہ اسے انسان بننے کیلئے چھتروں کی ضرورت ہے توغلط نہیں کہتی تھیں۔۔۔اس کااس قدر ڈھٹائی سے انکار عریبیہ کو ہی شک میں ڈال گیا تھا۔۔۔

"آپ نے بلایا تھا۔۔۔؟" وہ دھیمی پڑی تھی۔۔

"ہاں۔۔۔" ارحان نے کہا اور وہ ارحان کے جملہ مکمل کرنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔ اور ارحان وہ جملہ مکمل کرنے کیلیئے بات تلاشنے لگا تھا۔۔۔

"ہاں وہ اک کپ چائے تو بنا دو۔۔۔" بلآخر اسے سوجھائی پڑ گیا تھا۔۔۔

عریبیہ کو پہلے حیرانی ہوئی تھی وہ اس سے اپنے کام کبھی نہیں کہتا تھا۔۔۔ یاں تو خود کرتا تھا یاں رباب سے کہتا تھا اور پھر چائے۔۔۔ "چائے۔۔؟ آپ کو تو کافی پسند ہے ناں۔۔۔"

ارحان اس کی حیرانی کو بھانپ گیا تھا جبھی سرعت سے بولا۔۔۔ "ہاں مگر تم نے اس دن چائے بہت اچھی بنائی تھی۔۔۔ بنا دو گی نا۔۔۔ پلیز۔۔۔۔" اس نے مودبانہ درخواست کی۔۔۔ وہ سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔

ارحان نے اک لمبی پر سکون سانس خارج کی تھی۔۔۔ اسے سچ میں چائے پسند نہیں تھی مگر اب اس سے ملنے کے بدلے میں اسے اس کی ہاتھ کی چائے پینے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔

"آئندہ اپنی بیوی کو دیکھنے کا دل ہوا نا ارحان تو اس کو بلوانے سے پہلے بلوانے کا بہانہ سوچنا پڑے گا۔۔۔" وہ کہتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

وہ لوگ قریباً دوپہر کے وقت گاؤں پہنچے تھے۔۔۔ سب لوگ ان کے استقبال کیلیئے ان کے آنے سے پہلے ہی گیٹ پر موجود تھے۔۔۔ اس کی اک وجہ ان سب کا صدف صاحبہ کیلیئے پیار تھا اور پھر ان کے ہاں کی روایت بھی، مہمان کے آنے سے پہلے اس کے استقبال کیلیئے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو جانا اور پھر رخصت بھی

کچھ یونہی کیا جاتا تھا جب تک جانے والا نظروں سے اوجھل نہیں ہو جاتا تھا تب تک یونہی سب دروازے پر کھڑے رہتے تھے۔۔۔

جیسے ہی گاڑی گھر کے باہر رکی عریبیہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔رباب نے اس کے ڈر کو بھانپتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا اور پھر وہ سب سے ملی بھی کچھ اس طریقے سے ہی تھی کہ اس نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔ سبھی کافی خوشدلی سے ملے تھے۔۔۔ان کی خوشی کا اندازہ ان کے کھلتے چہروں سے لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

مبشر صاحب نے آگے بڑھ کر عریبیہ کی پیشانی چومی۔۔۔"فہیم دیکھو تمہاری بہن کتنی بڑی ہو گئی ہے۔۔۔"تایا نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔۔۔جہاں تایا عریبیہ کو دیکھ کر خوش ہوئے تھے وہیں میمونہ نے اسے سرے سے ہی نظرانداز کر دیا تھا۔۔۔عریبیہ کی جانب ان کا سرد رویہ دیکھتے ہوئے مدثر اور ان کی زوجہ کنیز نے اسے کافی گرم جوشی سے خوش آمدید کہتے ہوئے ان کے رویے کے اثر کو زائل کرنا چاہا تھا۔۔۔

"کنیز دیکھو یہ تو بالکل شہناز کی پرچھائی ہے۔۔۔"چچا نے شفقت سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے چچی سے کہا۔۔۔کنیز نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا کر خوب پیار کیا تھا۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے گھر کو ستائشی نظروں سے دیکھا۔۔۔وہ گھر اک حویلی نما تھا۔۔۔کمرے گھر کے پچھلے حصے میں تھے اور ان کمروں کے سامنے برآمدہ جن کے آگے بڑے بڑے محراب تھے

۔۔۔محراب کے پتھروں کو تراش کر ان پر مختلف قسم کے فن پارے بنائے گئے تھے جو پرانے زمانوں کی ثقافت کا پتا دیتے تھے۔۔۔اپنے اپنے کمروں کا معلوم پڑتے ہی سب ادھر کا رخ کر گئے۔۔۔صدف صاحبہ

اوران کی آل کے حصے اوپر والی منزل آئی تھی جو ہمیشہ سے ہی ان کیلئے مختص تھی۔۔۔ عریبیہ اور رباب دونوں اک ہی کمرے میں رکے تھے۔۔۔

رباب فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔۔ عریبیہ کھڑکی کے پاس آکر رک گئی اور کھڑکی سے باہر نیچے لان کو دیکھنے لگی جس کو بڑی نفاست سے منفرد اقسام کے پھولوں سے زینت بخشی گئی تھی۔۔۔لان کو چاروں اطراف سے کیاریاں گھیرے ہوئے تھیں۔۔۔ وہ یونہی باہر دیکھ رہی تھی جب دروازے پر دستک دے کر اندر آتی کنیز کو دیکھ کر وہ ان کی جانب پلٹی۔۔۔ "رباب تو شاور لے رہی ہے۔۔۔" اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اس کی جانب بڑھ آئیں۔۔۔ "کیا میں اپنی اس بیٹی سے ملنے نہیں آسکتی۔۔۔؟"

وہ ان کے کہنے پر کچھ شرمندہ ہوئی۔۔۔ "نہیں چچی میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"

"اقراء کے بابا ٹھیک کہتے ہیں تم بالکل شہناز بھابھی کی پرچھائی ہو۔۔۔ بڑی اچھی انسان تھیں وہ۔۔۔" ان کے آخری جملے پر عریبیہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔ یہ وہ آخری بات بھی نہیں تھی جو وہ اس گھر کے مکینوں سے تصور کرتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کو پانی سے بھرتا دیکھ کر انہوں نے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔۔۔ "میری بیٹی۔۔۔ میں نے تمہیں رلا دیا ناں۔۔۔" وہ اس کو خود میں بھینچے پیار کرنے لگیں۔۔۔ "اللہ پاک تمہیں اور تمہاری خوشیوں کو سلامت رکھے۔۔۔"

عریبیہ اپنی آنکھیں صاف کرتی پیچھے ہو گئی۔۔۔"تمہیں پتا ہے میں اقراء کے ساتھ ساتھ تمہارے لئے بھی بہت دعا کرتی ہوں۔۔۔کہتے ہیں ماؤں کی دعائیں عرش تک جاتی ہیں۔۔۔تم کبھی مت سوچنا کہ تمہاری ماں نہیں ہے۔۔۔"وہ اس کے بال سہلاتے ہوئے بڑی نرمی سے کہہ رہی تھیں۔۔۔

سبھی دوپہر کے کھانے کیلئے اک بڑی سی میز کے گرد اپنی اپنی نشست سنبھالے ہوئے تھے۔۔۔اک جانب گھر کے مرد تھے اور دوسری جانب خواتین۔۔۔عریبیہ کو صدف صاحبہ نے اپنے اور رباب کے بیچ بٹھایا تھا۔۔۔وہ فہم رکھنے والی خاتون تھیں جو اتنے عمال سے لوگوں کو پیغام دینا اچھے سے جانتی تھیں۔۔۔ابھی بھی اس کو بیچ میں بٹھانے کا مقصد وہاں موجود سبھی لوگوں کو عریبیہ کا مقام باور کروانا تھا۔۔۔یہ بتانا مقصود تھا کہ وہ ان کیلئے اور ان کی اولاد کیلئے اہم تھی۔۔۔

"صدف باجی آپ کو سرداراں مائی یاد ہیں۔۔۔؟ماں جی کی دوست تھیں۔۔۔"میمونہ نے اپنی پلیٹ میں چاول نکالے تھے۔۔۔

"ہمم۔۔کیسی ہیں وہ۔۔؟عرصہ ہی ہو گیا ان سے ملے ہوئے۔۔۔"

"ٹھیک ہیں۔۔۔ان کا بیٹا آیا تھا آپ کا پوچھ رہا تھا۔۔۔"

"ہاں میں نے بھی سوچا تھا اس بار جانے سے پہلے ان سے مل کر جاؤں گی۔۔۔"

"وہ کہہ کر تو گیا ہے کہ اپنی اماں کو لے کر آئے گا۔۔۔"انہوں نے اس کی بات سنتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔

"صدف باجی۔۔۔ ویسے تو اچھا ہے آپ نے رباب کی منگنی کر دی مگر آپ کو نہیں لگتا رباب سے پہلے ارحان کا نکاح ہونا چاہیئے تھا۔۔۔"

"رباب ارحان سے بڑی ہے تو اس کا ہی پہلے نکاح ہو گا ناں۔۔۔"

"وہ تو آپ کی بات ٹھیک ہے مگر حالات کے حساب سے فیصلے کچھ آگے پیچھے کر لینے میں کوئی حرج بھی تو نہیں۔۔۔"

"ایسا بھی کیا ہو گیا جو تم یوں کہہ رہی ہو۔۔۔" وہ اس کی بات کو نہ سمجھتے ہوئے ہنسی۔۔۔

"ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔ لیکن انسانوں کی فطرت کا پتا تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔ کون کب اپنا اصلی رنگ دکھا جائے۔۔۔ اور پھر ہمارے سامنے تو اس کی مثال بھی موجود ہے۔۔۔" وہاں بیٹھے سبھی اشخاص بشمول عریبیہ کہ کسی کو بھی اتنے واضح طنز پر کوئی شبہ نہیں ہوا تھا کہ یہ کس کیلئے بولا گیا ہے۔۔۔ سب جانتے تھے تائی کا نشانہ عریبیہ تھی۔۔۔

پہلے پہلے مشکل ہوتا ہے لوگوں کے الفاظ کے تیر سہنا۔۔ مگر پھر عادت ہو جاتی ہے۔۔ شروع شروع میں دل کرچی ہوتا ہے جب وہ پتیوں کی مانند ہوتا ہے تھوڑی سی سختی پر ہی مسلی جاتی ہیں مگر جب پتھر ہو جاتا ہے احساسات مر جاتے ہیں۔۔ تب فرق پڑنا بھی ختم ہو جاتا ہے۔۔۔ لوگ اپنی زبان کی تیزی سے۔۔۔ اپنے الفاظوں سے اپنا، اپنی ذات کا پتا

دیتے ہیں۔۔۔ ہم جان جاتے ہیں کہ سامنے والے کا اندر آئینہ کی مانند شفاف ہے یا اک گندگی کا ڈھیر۔۔۔ جب وہ طنز کے تیر چلاتے ہیں تو ہماری نظروں میں اپنا مقام کھو دیتے ہیں۔۔۔ میمونہ بھی شاید اس

کی نظروں میں اپنا مقام کھوتی جا رہی تھیں یاں شاید کھو چکی تھیں۔۔۔اسے ان کے الفاظ نے تکلیف نہیں دی تھی یاں شاید اسے لگ ایسے رہا تھا۔۔۔اسے بھلے ان کے الفاظ نہ چبھے ہوں مگر کسی اور کو وہ سلگا گئے تھے اور وہ باز کی طرح جھپٹنے کو بھی تیار ہو گیا تھا۔۔۔

"یار عریبیہ چاول تو پاس کرو۔۔۔"ارحان نے سامنے بیٹھی عریبیہ سے کہا جو پلیٹ کی جانب جھکتی اک بار پھر انسانی آنکھ سے بیکٹیریا ڈھونڈنے کا تردد کر رہی تھی۔۔۔رباب نے مسکراہٹ دبائے بڑے عام سے انداز میں چاولوں کی ٹرے عریبیہ کی جانب کھسکا دی۔۔۔وہ اپنے بھائی کی ڈیڑھ ہوشیاریوں کو خوب سمجھتی تھی۔۔۔دونوں بہن بھائی ہی کوئی اگلی قسم کی پہنچی ہوئی چیزیں تھیں۔۔۔عریبیہ نے چاولوں کی ٹرے اٹھاتے ہوئے اسے تھمائی تو اک سیکنڈ سے بھی کم وقت کیلئے ان کی نظریں ٹکرائی جس میں ارحان نے اس کی اوڑھ مسکراہٹ اچھالی اور وہ ٹھٹکی۔۔۔اک تو وہ ویسے ہی اس سے نظریں ملانے کی کم ہی شوقین تھی اور پھر گاؤں آ کر ان لوگوں کے بیچ ایسا کرنے کی حماقت وہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

عریبیہ کے ہاتھ سے ٹرے لیتے ہوئے وہ اپنی پلیٹ میں چاول نکالنے لگا۔۔۔"یہ تو آپ نے بالکل صحیح کہا ہے ایسے حالات ہوں تو بندے کو بچوں کی شادی فوراً کر دینی چاہیے۔۔۔میں تو اماں کو کہتا رہتا ہوں کہ دیکھیں آپ کی اور ماموں کی شادی بھی تو دادی نے جلدی کر دی تھی پھر میری کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔"اس کی بات پر وہاں بیٹھے سبھی لوگوں نے اک پل کو کھانے سے ہاتھ روکے تھے اگر کسی نے کھانے سے ہاتھ نہیں روکے تھے تو وہ خود ارحان تھا۔۔۔

"یار کزن چاولوں کے ساتھ سلاد بھی دیتے ہیں۔۔۔"اس نے اک بار پھر عریبیہ سے ہی کہا تھا۔۔۔ عریبیہ نے اسے سلاد کی پلیٹ تھمائی تو اس نے اب کی بار اپنے دونوں آئیبر و اوپر اٹھائے تھے اور پھر اپنی دائیں آنکھ دبائی۔۔۔اس کی حرکت پر عریبیہ کی آنکھیں باہر آئی تھیں۔۔۔اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔

اک تو یہ اس کی زبان تھی اور دوسرا وہ صدف صاحبہ کا اکلوتا سپوت جس کے سبب سب اس کو پیار دینے پر مجبور تھے۔۔۔ یہ کہنا غلط نہیں تھا کہ وہ ماں کے نام پر عیش کرتا تھا۔۔۔

"باجی۔۔۔دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔اب تو اس کیلئے بھی لڑکی ڈھونڈنی ہو گی۔۔۔"مدثر نے ماحول کی تلخی کو دور کرنے کی اپنی سی کوشش کی۔۔۔

"لڑکی ڈھونڈنے کی کیا بات ہے۔۔۔اپنی نورین کسی سے کم ہے۔۔۔؟"میمونہ کسی صورت باز آنے والی نہیں تھیں۔۔۔یہ میمونہ تائی کا پہلا جملہ تھا جس نے عریبیہ کو رنج دیا تھا۔۔۔ عریبیہ نے نورین کے چہرے کی جانب دیکھا، وہ دمک اٹھا تھا۔۔۔اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔

"جی نہیں مجھے کوئی کوہلو کا بیل بننے کا شوق نہیں۔۔۔ویسے بھی ہر کسی کا سٹیمنا مبشر ماموں جتنا نہیں ہوتا۔۔۔"اور یہاں اس نے ممانی کو سلاد دے دیا تھا۔۔۔ مبشر ماموں کو تو پانی پیتے ہوئے اس کی بات پر اچھو ہی لگ گیا تھا۔۔۔ مدثر خاموشی سے اپنے بھائی کی پیٹھ سہلانے لگے تھے۔۔۔

"اللہ سب کی بیٹیوں کے نصیب اچھے کرے بھابھی۔۔۔وقت سے پہلے کسی کی بچی کا نام کسی کے ساتھ جوڑنا مناسب بات نہیں۔۔۔"صدف صاحبہ نے اس سارے معاملے میں اتنی ہی مداخلت کی تھی۔۔۔انہوں نے ارحان کو نہیں ٹوکا تھا۔۔۔وہ عریبیہ کے معاملے میں اس سے یہی امید رکھتی تھیں۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

لنچ کے بعد وہ پھوپھو کے کمرے میں آگئی۔۔۔وہ اس کیلئے مرحم کا کام کرتی تھیں۔۔۔جن کے گھٹنوں پر سر رکھے وہ بنا کسی خوف کے سب کہہ دیتی تھی۔۔۔وہ وہاں نہیں تھیں۔۔۔عریبیہ ٹانگے لٹکائے بیڈ پر بیٹھتی ان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔اگر اس وقت کچھ چاہیے تھا تو وہ پھوپھو تھیں مگر جو دروازہ کھول کر اندر آیا تھا وہ پھوپھو کا بیٹا تھا۔۔۔

اسے سامنے بیٹھا دیکھ کر اس کے لب بے ساختہ ہی پھیلے تھے۔۔۔وہ مسکراتا ہوا اس کے پاس آگیا اور اس کے ساتھ بیڈ پر اس کی جانب موڑے بیٹھ گیا۔۔۔

"منہ کھولو۔۔۔"

عریبیہ نے قدرے حیرانی سے پہلے اسے اور پھر اس کے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔کیا معلوم ہاتھ میں مکھی پکڑے ہو اور جیسے ہی وہ منہ کھولے تو وہ اس کے منہ میں ڈال دے۔۔۔یہ حرکت وہ بچپن میں اک بار اس کے ساتھ کر چکا تھا۔۔۔

"فکر نہیں کرو اب میں مکھیاں نہیں پکڑتا۔۔۔چلو اب منہ کھولو۔۔۔"اس نے عریبیہ کے دماغ کو پڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

عریبیہ نے کچھ ڈرتے ڈرتے منہ کھول دیا۔۔۔

"ٹھیک ٹھیک۔۔۔ زبان تو اندر ہے۔۔۔ پھر یہ کام کیوں نہیں کرتی۔۔۔" وہ جائزہ لیتا پر سوچ سا بولا تھا۔۔۔ عریبیہ نے فوراً سے اپنا منہ بند کیا۔۔۔ وہ ارحان تھا اس سے ایسے ہی چٹکلوں کی توقع کی جا سکتی تھی۔۔۔

"دیکھو ہمارا نکاح ہوا ہے ناں۔۔۔؟"

عریبیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"تو پھر جب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر تم اس زبان کو چلا لو گی تو تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔۔۔ اور کیوں کفران نعمت کرتی ہو۔۔۔؟ یہ زبان استعمال کیلئے ہی دی ہے ناں اللہ نے۔۔۔"

"تھینک یو۔۔۔" ارحان کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔ ارحان بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔" اس نے اک بار پھر سے اس کی حیرانی کو بھانپتے کہا تھا۔۔۔ اس کے لب پہلے ہلکے سے پھیلے۔۔۔ پھر وہ دل سے مسکرایا اور پھر وہ جی اٹھا تھا۔۔۔ صرف اس کے شکریہ کہہ دینے پر۔۔۔

وہ مبہوت اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ بھی ذرا کسی دن اپنی زبان کو ہلا لیں اور مجھ بندہ ناچیز کو شکریہ کہنے کا حسین موقع دیں۔۔۔" ارحان کا کہنا ہی تھا کہ وہ بھی اس کے سنگ ہنسنے لگی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔"صدف صاحبہ دروازہ کھول کر اندر آئیں۔۔۔"اللہ خیر ہی کرے یہ آج کیا ہو گیا ہے۔۔۔پھوپھو کی بھتیجی اور پھوپھو کا بیٹا دونوں اک دوسرے کے ساتھ ہنس رہے ہیں۔۔"عریبیہ نے اٹھتے ہوئے انہیں جگہ دی تھی۔۔۔

"یونہی ہنستی رہا کرو۔۔۔کتنی پیاری لگتی ہو یوں ہنستی ہوئی۔۔۔"ان کی بات پر وہ جاپانی پھل بننے لگی تھی۔۔۔ارحان نے اپنی زبان پر ہوتی کھجلی کو بڑی مشکل سے روکا تھا۔۔۔آخری بار جب اس نے اسے جاپانی پھل کہا تھا تو معاملہ بگڑ گیا تھا۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"عریبیہ چلو یار۔۔۔"نورین عریبیہ کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

"کہاں۔۔۔"عریبیہ نے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہی کہا۔۔۔یہاں آکر اس کا سب سے پسندیدہ مشغلہ ہر وقت باہر باغیچے میں جھانکنا بن چکا تھا۔۔۔

"میں اور رباب ماموں کے گھر جا رہے ہیں۔۔۔تم بھی چلو ساتھ۔۔۔"وہ بھی چلتی اس کے پاس آگئی اور پھر اس کی نظر کھڑکی سے پار لان میں فوٹبال کھیلتے ارحان پر ٹھہر گئی تھی۔۔۔وہ اپنے کزنز کے ساتھ فوٹبال کھیل رہا تھا اور اس کی مستیاں عروج پر تھیں۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا آخر اس کی کیا چیز ہے جو مجھے اس کی جانب کھینچتی ہے۔۔۔"نورین کی نظریں ارحان کے ساتھ ساتھ گھوم رہی تھیں۔۔۔

"شاید شرارت سے بھرپور اس کی مسکراتی آنکھیں۔۔۔" عریبیہ ٹرانس میں بولی تھی۔ان دونوں کی نظروں کا مرکز اک ہی شخص تھا ہاں فرق تھا تو صرف اتنا کہ اک اس کو دیکھنے کے سارے حقوق محفوظ رکھتی تھی اور دوسری کو اسے یوں دیکھنا زیب نہیں دیتا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔یاں شاید اسکی خوش اخلاقی۔۔۔"نورین نے بھی جذبات کے زیر اثر کہا۔۔۔

"یاں شاید اسکی رعب دار شخصیت۔۔۔" عریبیہ اور نورین دونوں ہی اک شخص سے اپنی محبت کا اعتراف کر رہی تھیں۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔"سب سے پہلے نورین کا تخلیقی مجسمہ ٹوٹا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر عریبیہ بھی سنبھلی تھی۔۔۔آج پہلی بار اس کے دل کا حال اس کی زبان پر آیا تھا اور آیا بھی تھا تو کس کے سامنے۔۔۔

"ارے مطلب مجھے کتنا ڈانٹتے ہیں۔۔۔"وہ کھڑکی سے دور ہوتے ہوئے بولی۔

"کیا تم ارحان کو۔۔"

"ایسا نہیں ہے۔۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔مجھے تو وہ ہر وقت ڈانٹتے ہی رہتے ہیں۔۔۔"اس نے نورین کو بات مکمل کرنے نہیں دی تھی۔۔۔

"آپ کیوں آئیں تھیں۔۔۔؟"

"بتایا تو ہم ماموں کے گھر جا رہے ہیں۔۔۔"نورین نے اسکے ماتھے پر چت لگائی تو اس نے بے ساختہ ہی آنکھیں بند کیں۔۔۔

"یار میرا بالکل بھی موڈ نہیں ہے۔۔۔"

"عریبیہ اس بار کوئی بہانہ نہیں۔۔۔پتا ہے ممانی نے خاص طور پر کہا ہے کہ تمہیں بھی ساتھ لے کر آؤں۔۔۔"

"اچھا آپ جائیں میں پھوپھو سے پوچھ کر آتی ہوں۔۔۔"وہ پھوپھو سے پوچھنے چل دی تھی۔۔۔

عریبیہ ناب گھماتے ہوئے صدف صاحبہ کے کمرے کا دروازہ کھولنے لگی تھی جب اندر سے ابھرتی آوازوں پر اس کے ہاتھ ہر قسم کی حرکت سے رک گئے تھے۔۔۔

"مجھے پتا چلا ہے شہناز کی بیٹی اب تمہارے پاس رہتی ہے۔۔۔؟"کوئی خاتون صدف صاحبہ سے سوال کر رہی تھیں۔۔۔

"جی ماسی۔۔۔کریم کی وفات کے بعد وہ میرے پاس ہی رہتی ہے۔۔۔"

"دیکھو برا نا ماننا۔۔کل کو کچھ الٹا سیدھا ہو گیا۔۔یہ نا ہو ماں کی طرح تم بھی بیٹے سے جاؤ۔۔۔"

اندر سے ابھرتی ہوئی آوازوں پر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی تھیں۔۔۔

"نہیں ماسی وہ ایسی نہیں ہے۔۔میرا خون ہے میں جانتی ہوں اسے۔۔۔"

"کیا اپنی ماں کا حال بھول گئی ہو۔۔وہ کیسے روتی تھی کریم کیلئے۔کل کو لڑکے کو پھنسا لیا تو۔۔؟بیٹھے بیٹھائے نیکی گلے پڑ جائے گی۔۔۔"

"ایسے کیوں کہتی ہو ماسی۔۔۔ عورت بیچاری کیا پٹی پڑھائے گی مرد کو۔۔ مرد کوئی اتنا بچا تو نہیں ہوتا۔۔اب بندہ کیا اپنے کھوٹے سکے کو کسی دوسرے کے سر ڈالے۔۔۔"انہوں نے استفسار کیا۔

وہ جیسے ہی آنسو پونچھتے پلٹی اپنے پیچھے کھڑے ارحان سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

"یوں چھپ کر کسی کی باتیں سننا غلط بات ہے۔۔۔"

"میں کسی کی باتیں نہیں سن رہی تھی۔۔۔"وہ اک بار پھر اپنے آنسوؤں کو چھپانے کی تگ ودو کرتی سر کو جھکائے کھڑی تھی مگر ارحان کی نظریں اس کے چہرے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"تو۔۔ادھر کیا پہرہ دے رہی تھیں ڈیئر کزن۔۔۔؟"ارحان نے اس کی ٹھوڑی کو پکڑتے ہوئے اس کا سر اوپر اٹھا دیا۔۔۔

"پہرہ اپنی چیزوں پر دیا جاتا ہے۔۔۔"اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے شکوہ کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اس نے کر دیا تھا۔۔۔

"آپ کیوں آئے میری زندگی میں۔۔۔آپ کو نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھوں میں اپنا منہ چھپا لیا تھا۔۔۔

ارحان نے اسے بازوؤں سے تھامتے ہوئے خود کے قریب کر لیا۔۔۔"ادھر میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یہی بات کہو۔۔۔"وہ اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔"کیا سچ میں مجھے تمہاری زندگی میں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔؟"

بنا جواب دیئے اس نے پھر سے گردن جھکا لی تھی۔۔

"یہ سر مت جھکایا کرو۔۔مجھے یہی اک تمہاری حرکت زہر لگتی ہے۔۔۔"اس نے پھر سے ٹھوڑی کو پکڑے اس کا سر اونچا کر دیا تھا۔۔۔"محبت یاں نفرت جو بھی کرنا ہے کرو مگر سر اٹھا کر۔۔۔"

"اب بتاؤ۔۔۔کیا سچ میں مجھے نہیں آنا چاہئے تھا تمہاری زندگی میں۔۔۔؟"عریبیہ کو جذبات کے زیر اثر دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی شرارت کی رمق ابھری تھی۔

"مجھے جانا ہے۔۔۔"سر جھکانے وہ اس کو دے نہیں رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنا محال ہونے لگا تھا۔۔۔

"تو جاؤ۔۔۔"

"چھوڑئے مجھے۔۔۔"

"چھوڑ دوں۔۔۔؟"اس نے اس کے کان میں سر گوشی کے سے انداز میں پوچھا۔۔۔

"ہم۔۔۔"وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"مگر اس رات تو کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔۔۔"وہ مسکراہٹ لئے بولا تو عریبیہ کی آنکھیں بڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"جھوٹ بولا تھا۔۔۔؟آپ نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔آپ کو سب یاد تھا۔۔۔"اس نے نفی میں سر ہلاتے تاسف سے کہا۔۔۔اس کی حالت پر ارحان کا قہقہہ بے ساختہ ہی بلند ہوا تھا۔۔۔عریبیہ نے آگے بڑھ کر فوراً سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔"مروائیں گے کیا۔۔۔"

ارحان نے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو حرکت دیئے اپنے لبوں پر زپ لگانے کا اشارہ کیا۔۔۔وہ مسکرا رہا تھا تو اس کی آنکھیں بھی مسکرانے لگی تھیں۔۔۔

"آپ بہت برے دشمن ہیں۔۔۔"اس نے منہ بنائے کہا۔۔۔

"پھر کرو گی میرے ساتھ دوستی۔۔۔؟"

"عریبیہ۔۔"نورین کی آواز پر وہ دونوں ہی اک دوسرے سے دور ہوئے تھے۔۔۔

"تم ابھی تک یہاں کھڑی ہو۔۔۔؟"اس نے پاس پہنچتے ہوئے ارحان کو بڑی غور سے دیکھا تھا۔۔۔اس کا چہرہ پہلے جیسا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"ن۔۔ نہیں پھوپھو کے پاس کوئی ہے۔۔۔"

"اووہ۔۔"نورین نے کہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے دوبارہ کہا۔۔۔"اچھا ارحان تم پھوپھو کو بتا دو گے عریبیہ ہمارے ساتھ گئی ہے۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟"

عریبیہ نے اپنے خیالوں میں اپنا سر پیٹ لیا"لو تم لے لو اجازت۔۔ پکا منع کر دیں گے۔۔"

"ہم ماموں کے گھر جا رہے ہیں۔۔۔"

"بس تم دونوں جا رہی ہو۔۔۔؟"

"نہیں رباب بھی ہے۔۔۔اب آفیسر صاحب ہم چلے جائیں۔۔۔؟"

وہ عریبیہ کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جیسے اس کے خیالات کا اندازہ لگانا چاہ رہا ہو پھر مسکرا کر بولا "او کے بتا دوں گا۔۔۔" عریبیہ کے چہرے پر ابھرتی حیرانی اس نے بھی دیکھ لی تھی۔۔۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے انہیں زین ملا تھا۔۔۔ زین نورین کا ماموں زاد کزن تھا اور نورین سے بڑا تھا۔ اس نے بڑی خوش دلی سے سلام کیا تھا۔۔۔ پھر عریبیہ کو غور سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔ "ارے یہ اپنی عریبیہ ہے ناں۔۔ کتنی بڑی ہو گئی ہے ماشاءاللہ۔۔۔"

عریبیہ کے چہرے پر بڑا سا سوالیہ بل بورڈ دیکھ کر وہ پھر سے بولا "ارے میں زین۔۔"

"ہاں تم تو ٹام کروز ہو نا جس کے اشتہار لگے ہوئے ہیں۔۔۔" رباب کے کہنے پر وہ سب ہنس دیئے۔۔۔

"تب تو تم بہت چھوٹی تھی تمہیں کیسے یاد ہو گا۔۔۔"

نورین کی ممانی عریبیہ سے بہت اچھے سے ملی تھیں۔۔۔ وہ اس کی پلیٹ کو خالی ہونے نہیں دے رہی تھیں مسلسل اس کی پلیٹ میں کچھ نہ کچھ رکھے جا رہی تھیں۔۔۔ اسے اب کچھ کھٹکنے لگا تھا۔۔۔ رباب اور نورین بھی تو اس کے ساتھ تھیں مگر وہ اپنا سارا دھیان عریبیہ پر ہی رکھے ہوئے تھیں۔۔۔ رہی سہی کسر سامنے بیٹھا زین پوری کر رہا تھا۔۔۔

عریبیہ کو اب حقیقت میں کوفت ہونے لگی تھی۔۔ زین کے چہرے پر بلاوجہ کی مسکراہٹ اس کا موڈ خراب کرنے لگی تھی۔۔ خوامخواہ میں اسکی بتیسیاں تھیں کہ نکلی جا رہی تھیں۔

"رباب اب گھر چلیں۔۔۔؟میں تنگ آگئی ہو اس کی بتیسیوں سے۔۔۔"اس نے رباب کے پاس ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"تمہیں کیا ہے۔۔۔بیچارہ خوش ہو رہا ہے تو ہونے دو۔۔۔"

"مگر مجھے ہی دیکھ کر کیوں خوش ہو رہا ہے۔۔۔"رباب اس کی بات پر کھسیانی ہنسی۔۔۔

"ارے کیا ہوا عریبیہ۔۔۔؟کان میں باتیں کرنا محفل کے آداب کے خلاف ہوتا ہے۔۔۔"زین نے پھر سے اسے باتوں میں گھسیٹا تھا۔۔۔عریبیہ نے مسکرانے کی کوشش کی۔۔۔

"رباب۔۔۔"وہ دانت پیستے بولی تھی۔۔۔

"عریبیہ تم تو کچھ لے ہی نہیں رہی۔۔۔"نورین کی ممانی اک بار پھر سے اس کی پلیٹ بھرنے کو تیار تھیں۔۔۔اس نے پلیٹ پیچھے کرتے ہوئے معذرت کرلی۔۔۔

"ممانی مجھے لگتا ہے آپ کو صرف عریبیہ کے آنے کی خوشی ہوئی ہے۔۔۔"

"ہاں اس کی تو خوشی ہی الگ ہے۔۔۔مگر تم دونوں کے آنے کی بھی خوشی ہے۔۔۔"ان کی معنی خیز مسکراہٹ عریبیہ کو کچھ ناخوشگوار ہونے کا عندیہ دینے لگی تھی۔۔۔۔

وہ گھر پہنچتے ہی سیدھا صدف صاحبہ کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔جانے سے پہلے ان سے مل ہی نہیں پائی تھی۔۔۔کمرے میں انہیں اکیلا دیکھ کر اس نے شکرادا کیا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر چڑھتی ان کی ٹانگوں پر سر رکھتی لیٹ گئی۔۔۔

"پھو پھو میں نے دیکھ لیا ہے۔۔۔آپ کا پیار بھی میڈان چائنا ہے۔۔۔"

"اچھا ایسا ہے تو چلو اٹھو میری گود سے۔۔۔"انہوں نے کہنے کے ساتھ اس کے سر پر چت بھی لگادی۔۔۔

"ہائے دیکھیں تو زرا کیسے میرے منہ پر ہی مان لیا۔۔۔"عریبیہ کا منہ بنا تھا۔۔۔

"ہاں بلکل۔۔۔آج سے میں تمہاری ساس ہوں۔۔۔"انہوں نے مصنوعی خفگی لئے کہا۔۔۔

"کس کی ساس۔۔۔کہاں کی ساس۔۔۔؟پہلے ان سے تو پوچھ لیں جن کی بیوی ہوں۔۔۔"

"ربی اب تم پٹو گی مجھ سے۔۔۔کتنی بار بولا ہے ایسی باتیں نہ نکالا کرو منہ سے، تمہیں زرا سا رحم نہیں آتا کیسے کچھ بھی بول دیتی ہو میرے بیٹے کیلئے۔۔۔"انہوں نے اسے ڈپٹا۔۔۔

"آپ کو خیال آیا میری ساس بنتے ہوئے۔۔؟بس آج سے میں بھی بہو بن کر دیکھاؤں گی آپ کو۔۔۔"

صدف صاحبہ ہنس پڑی تھیں۔۔۔"ہائے میں تو چاہتی ہوں تم بہو بنو میری۔۔۔اسی بہانے تمہیں کچھ عقل تو آئے گی۔۔۔"

"بس ٹھیک ہے پھر اب سے آپ تیار رہئیے گا۔۔۔"وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی تھیں۔۔۔

"ربی۔۔۔میں قسم سے تمہاری وجہ سے بڑی پریشان ہوتی ہوں۔۔۔تم اپنے شوہر سے اتنا ڈرتی ہو باہر کی دنیا تو تمہیں ویسے ہی بیچ کھائے گی۔۔۔"

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔مجھے صرف آپ کے بیٹے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔دنیا و نیا تو بعد کی باتیں ہیں۔۔۔"

"اس سے کیوں ڈرتی ہو۔۔؟وہ کون سا کچھ کہتا ہے۔۔۔"

"اتنا کچھ تو کہتے ہیں۔۔۔"

"جیسے کہ۔۔۔؟"

"اوف ہو پھوپھو۔۔۔اب ایسے تھوڑی یاد آئے گا۔۔۔"اس نے جھنجھلا کر کہا تھا۔۔۔

"چلو تم سوچنا اور پھر مجھے بتانا۔۔۔"

"ویسے یہ سوال انہوں نے بھی مجھ سے کیا تھا۔۔۔"وہ ان کی گود سے سر اٹھاتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

"پھر تم نے کیا کہا۔۔۔؟"

"یہی جو آپ کو کہا ہے۔۔۔اب ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے انہیں بتا دوں اور آپ کو نہ بتاؤں۔۔۔"اس نے واپس سے ان کی گود میں سر رکھ لیا۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔آپ کو ڈر نہیں لگتا۔۔۔"

"ڈر۔۔۔؟کس چیز سے۔۔۔"

"اگر ارحان آپ سے دور ہو گئے تو۔۔"اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔"مطلب جیسے سب کہتے ہیں میں آپ کے بیٹے کو لے اڑوں گی۔۔۔"آخر پر اس نے منہ ٹیڑھا کیا تھا۔۔۔

"لے کر اڑنے والیوں کی شکلیں ایسی نہیں ہوتیں۔۔۔اگر کبھی کوئی کسی کو لے کر اڑا تو وہ ہی تمہیں لے کر اڑے گا تم نہیں۔۔۔"

"آپ کو میرے اور ارحان کے نکاح کا کوئی پچھتاوا نہیں۔۔۔؟"

"ربی کبھی کبھی تمہارے سوالوں پر میرا دل کرتا ہے میں تمہاری درگت بنا دوں۔۔۔ تمہارے دماغ میں ایسی باتیں آتی کدھر سے ہیں۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔ بس آجاتی ہیں۔۔۔"

"تم سے کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟" انہوں نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ جانتی تھیں وہ ان کو کبھی بتانے والی نہیں تھی مگر وہ اس کے چہرے سے جان گئی تھیں کہ اس نے ضرور کسی کی باتوں کا اثر لیا ہے۔۔۔ "میں نے رباب سے کہا بھی تھا تمہیں اکیلا نہ چھوڑے۔۔۔"

"کچھ نہیں ہوا یار۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اور ویسے بھی آپ ہی تو کہتی ہیں لوگوں کا کام ہوتا ہے بولنا۔۔۔ بس آپ کبھی مت ایسا سوچئے گا۔۔۔"

"میں کیوں سوچنے لگی ایسا۔۔۔ تم بھی ایسی فضول باتیں کم سوچا کرو۔۔۔" وہ پھر سے اس کے بال سہلانے لگی تھیں۔۔۔

\------------

عریبہ چائے کا کپ تھامے باغیچے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ کچھ دیر پہلے رباب بھی اس کے ساتھ ہی تھی مگر پھر تائی اسے اپنے ساتھ لے گئی تھیں۔۔۔ باغیچے میں اس وقت کافی سکون تھا۔۔۔

"تم یہاں اکیلی بیٹھی کیا کر رہی ہو۔۔۔" نورین بھی اس کے پاس پتھر کے بنے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"کچھ بھی نہیں بس یونہی۔۔۔"

"ارحان کدھر ہے۔۔۔ کچھ پتا ہے۔۔۔؟" اس نے نورین کے سوال پر نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

ا"آپ کو ارحان پسند ہے۔۔۔؟ محبت کرتی ہیں ان سے۔۔۔"

نورین کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ چھلکی تھی۔۔۔"امم پسند تو ہے۔۔ محبت شاید ہے یاں شاید نہیں ہے۔۔ مگر جب وہ پاس ہوتا ہے تو دل کرتا ہے اس کا محور صرف میں ہوں اور میری سوچوں کا محور بس وہ۔۔۔اور ماما کی بھی یہی خواہش ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔"مگر تمہیں کیسے اندازہ ہوا۔۔۔؟"

"آپ کو دیکھ کر ہی پتا چل جاتا ہے۔۔ جب آپ ان کے ساتھ ہوتی ہیں تو آپ کے چہرے کا رنگ سب بتا دیتا ہے۔۔۔"وہ نظریں چراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"اس کا مطلب ہے ارحان بھی جانتا ہو گا۔۔۔"اس بات کے خیال پر ہی وہ خوش ہوئی تھی اور عریبہ اداس۔۔۔اگر وہ جان سکتی تھی تو ایسا کیسے ممکن تھا کہ ارحان کو معلوم نہ ہوا ہو۔۔۔یاں وہ انجان ہو۔۔۔ نورین کی باتوں سے اس کے دل میں ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔"تو مطلب ارحان سب جانتا ہے۔۔۔کیا وہ بھی ایسا ہی چاہتا ہے۔۔۔کیا یہی قسمت میں لکھا ہوا ہے۔۔۔صرف اتنا سا ہی ساتھ تھا۔۔۔"اس کے گرد گھٹن بھرنے لگی تھی۔۔۔اس کا دماغ مسلسل اسے سوچوں میں الجھا رہا تھا۔۔۔اسی اثناء میں انہیں وہاں بیٹھے دیکھ کر ارحان بھی ان کے پاس چلا آیا۔۔۔

"اوئے تم دونوں ادھر کیا کر رہی ہو۔۔۔"عریبہ نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے اپنی نظریں پودوں پر مرکوز کرلی تھیں۔نورین کی باتیں تو وہ برداشت کر سکتی تھی مگر ارحان کی نظروں میں نورین کے مجسمے کو ٹھہرتے ہوئے دیکھنا وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"تمہارا انتظار۔۔۔"اس نے قدرے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

"کس لئے۔۔۔؟"ارحان حیران ہوا تھا۔۔۔

"اپنوں کا انتظار کیوں کیا جاتا ہے ارحان۔۔۔"وہ اس کے سوال سے بدمزہ ہوئی تھی۔۔۔

"لڑکی دھیان سے ایسی باتیں کسی کو خوش فہمی میں مبتلا کر سکتی ہیں۔۔۔"وہ جواب دینے کے ساتھ ساتھ عریبیہ کو بھی گاہے بگاہے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے بیٹھنے کے انداز سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ وہاں تکلف میں بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔

"ہم تو چاہتے ہیں آپ خوش فہمی میں مبتلا ہوں۔۔۔"جہاں نورین کی بات پر ارحان کا قہقہ بلند ہوا تھا وہیں دوسری جانب عریبیہ فوراََ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"آپ باتیں کریں میں چلتی ہوں۔۔۔"کہتے ساتھ ہی وہ ارحان کو نظر انداز کرتے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ آئی۔۔۔

وہ وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔اس کے کمرے سے باغیچے کا منظر صاف صاف نظر آتا تھا۔۔۔رباب کو نظر انداز کرتی وہ کھڑکی کے پاس آ گئی۔۔۔اس کی نظریں نیچے لان میں باتیں کرتے ارحان اور نورین پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔اسے یہ منظر دیکھ کر تکلیف بھی ہو رہی تھی مگر وہ وہاں سے ہٹنا بھی نہیں چاہ رہی تھی۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو ریبی۔۔۔"رباب موبائل چھوڑتے ہوئے اس کے پاس آ گئی۔۔۔

"نورین اور ارحان کو۔۔۔"اس کی آنکھوں میں آنسو ٹمٹمانے لگے تھے۔۔۔"اچھے لگ رہے ہیں ناں دونوں ساتھ میں۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔"رباب نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

"مطلب۔۔۔دے بوتھ آر پرفیکٹ۔۔۔آئی فیل سو آڈ وِد ارحان۔۔۔لک شی از جسٹ لائک ھم۔۔۔"

اس کی آنکھ سے اک ساتھ کئی آنسو چھلکے تھے۔۔۔اس کا منہ کھڑکی کی جانب تھا رباب اس کے آنسو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"تمہارے دماغ میں یہ ساری باتیں کدھر سے آئی ہیں عریبیہ۔۔۔؟"

"بات یہ نہیں ہے کہ کدھر سے آئی ہیں۔۔۔بلکہ یہ ہے کہ یہ سوچ ٹھیک ہے۔۔۔"

"مجھے تو تم پر حیرت ہو رہی ہے عریبیہ۔۔۔تم اتنی احمق کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔؟جو انسان تمہارے ساتھ منسوب ہے۔۔۔جس کے ساتھ تمہارا نام لکھ دیا گیا ہے۔۔۔جس کو تمہارا محرم بنا دیا گیا ہے۔۔۔تم اس کے ساتھ کسی اور کا تصور بھی کیسے کر سکتی ہو۔۔۔؟کیسے اتنی آسانی سے تم نے یہ سب کہہ دیا۔۔۔"اسے عریبیہ کی باتوں نے مایوس کیا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں یہ سب خوشی سے کہہ رہی ہوں۔۔۔؟میں اسے کسی اور کے ساتھ تصور نہیں کر سکتی۔۔۔تمہیں کیا پتا رباب۔۔۔صرف اس بات کا خیال ہی مجھے اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے کہ اگر اس نے مجھے چھوڑ دیا تو۔۔۔"

"ربی۔۔۔تم رو رہی ہو۔۔۔؟"

وہ روتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔"تمہیں پتا ہے تائی کی باتوں سے میں نے ارحان سے دوستی بھی ختم کر دی تھی مگر پھر۔۔یہ نکاح۔۔۔اور پھر پتا نہیں وہ کیسے اتنا اہم ہو گیا۔۔۔تمہیں پتا ہے نورین ارحان کو پسند کرتی ہے۔۔۔"

"وہ پسند کرتی ہے تو کیا۔۔۔ارحان تو اسے پسند نہیں کرتا ناں۔۔۔"وہ اس کے پاس زمین پر بیٹھی اس کے آنسو صاف کرنے لگی تھی۔۔

"وہ بھی کر ہی لے گا۔۔۔تائی بھی یہی چاہتی ہیں۔۔۔تم جانتی ہو ناں انہیں۔۔۔وہ اسے اپنی بیٹی کے حق میں کرنے کیلئے کچھ بھی کر جائیں گی۔۔۔"وہ اب سسکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔۔۔

"یہ سب کہتے ہیں میں ارحان کو پھانس لوں گی۔۔۔پھوپھو بھی ویسے روئیں گی جیسے بابا کی ماں روتی تھیں۔۔۔"رباب نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔

"تم دفع کرو لوگوں کو۔۔۔کیوں ان لوگوں کیلئے خود کو تھکا رہی ہو جن کو رتی بھر بھی تمہاری پروا نہیں ہے۔۔۔"

"رباب۔۔۔جب کل کو ان کو نکاح کا پتا چلے گا تب تو وہ میرے کردار پر پکی مہر ثبت کر دیں گے۔۔۔اس میں میرا کیا قصور ہے کہ وقت نے اسے میرا محرم بنا دیا۔۔۔بتاؤ ناں کیا اپنے باپ کی مرضی ماننے کا مطلب بد کرداری ہوتا ہے۔۔۔کیا مجبور ہو کر کسی سے نکاح کرنے کا مطلب آوارگی ہوتا ہے۔۔۔"

"نہیں ریبی۔۔۔میری جان بار بار یہ لفظ دہرا کر خود کو تکلیف مت دو۔۔۔مجھے بتاؤ کس نے کہا ہے تم سے یہ سب پھر دیکھنا میں کیا حشر کرتی ہوں۔۔۔۔"

وہ رباب کی باتوں کو مسلسل نظر انداز کرتی بس اپنی کہے جا رہی تھی یوں جیسے اسے رباب کی آواز سنائی ہی نہ دے رہی ہو۔۔۔

"مگر میں ارحان کو چھوڑ بھی نہیں سکتی۔۔۔اب میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔میں پہلے ہی اپنے دو پیاروں کو کھو چکی ہوں۔۔۔اب۔۔۔اب مجھ میں اور ہمت نہیں ہے۔۔۔رباب میں اس کے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔رباب عریبہ مر جائے گی۔۔۔ بابا نے کہا تھا وہ کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔وہ نہیں چھوڑے گا ناں۔۔۔"اس کے آنسو شدت پکڑ چکے تھے۔۔۔وہ اس کے ساتھ بلکتی ہوئی سسکیاں لیتے رونے لگی تھی۔۔۔رباب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جس نے بھی عریبہ کو دکھ دیا ہے وہ اس کا گلہ دبا دے۔۔۔

وہ روتے روتے کب سو گئی تھی اسے خود بھی یاد نہیں تھا۔۔۔آنکھ کھلتے ہی اس نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھا جہاں اس وقت دس بج رہے تھے۔۔۔رباب اس کے پاس بیٹھی کراؤن سے سر ٹیکے کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔ عریبہ کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر وہ اس کے پاس آ گئی۔۔۔

"آہ شکر تم اٹھ گئی۔۔۔"

"کیا میں اتنی دیر سوتی رہی۔۔۔"وہ شام میں سوئی تھی اور اب رات شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"اتنی دیر بھی نہیں سوتی رہی۔۔۔ چلو اب جلدی سے فریش ہو جاؤ۔۔۔کب سے تمہارے اٹھنے کی دعائیں کر رہی تھی۔۔۔پتا ہے کتنی بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔"

"کیوں کیا ابھی تک کھانا نہیں لگا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ نہیں کھانا تو کب کا کھایا جا چکا ہے۔۔۔ بس ہم لوگ ہی تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔ اب جاؤ جلدی سے فریش ہو کر آؤ۔۔۔" رباب نے اپنی باقی کی بات بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کی تھی۔۔۔ وہ فریش ہونے جا چکی تھی۔۔۔

نچلے پورشن میں آکر رباب اس کو ڈائننگ چیئر پر بیٹھانے کے بعد خود کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ رباب کے ہی پیچھے ہو لیتی مگر اسے ابھی تک اپنی آنکھیں بوجھل سی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ اداسی بھی ابھی تک برقرار تھی۔۔۔ اس نے شکر کیا تھا سب سونے جا چکے تھے نہیں تو وہ اندازہ کر سکتی تھی کہ اس کی آنکھیں اس وقت کیا منظر پیش کر رہی ہوں گی۔۔۔ اس نے میز پر اپنے بازو رکھے ان پر اپنا سر رکھ دیا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری۔۔۔؟" ارحان کرسی کھینچتا ہوا اس کے پاس آ بیٹھا تھا۔۔۔ وہ اس کی آواز پر چونک گئی۔۔۔ اس نے سر اٹھا کر جس سرعت سے اس کی جانب دیکھا تھا اسی سرعت سے اپنی نظریں واپس پھیریں تھیں۔۔۔

"تم روئی ہو۔۔۔" وہ فکر مند ہوا تھا۔۔۔ اسے اس کی آنکھیں دیکھ کر یہ جاننے میں ذرا وقت نہیں ہوئی تھی کہ وہ روئی ہے۔۔۔۔

"ن۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔"

"جھوٹ مت بولو۔۔۔ میں جانتا ہوں تم روئی ہو۔۔۔ چلو اب شرافت سے بتاؤ ایسی کیا بات ہو گئی جس کی وجہ سے رو رو کر تم نے اپنی آنکھوں کو اتنا ڈراؤنا کر لیا ہے۔۔۔۔"

"اگر میری آنکھیں اتنی ڈراؤنی ہیں تو کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔ مت دیکھیں۔۔۔"

"مشورے کا شکریہ اب فٹافٹ بولو کیوں روئی ہو۔۔۔؟"

"ماں بابا یاد آ رہے تھے۔۔۔"

"اور تم۔۔۔" کچن سے ٹرے پکڑے وہ نکلی تھی۔۔۔

"اس کا مطلب اور تم۔۔۔ تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔" عریبہ کی بے تکی سی بات پر وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔

"مگر مجھے کیوں لگ رہا ہے کے کوئی اور بات بھی ہے۔۔۔"

"اور کیا بات ہو گی۔۔۔؟"

ارحان نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔۔۔۔ "دیکھو بیہ ماموں جاتے وقت تمہیں مجھے سونپ کر گئے ہیں۔۔۔ اگر تم اپنے ساتھ یہ سب کرو گی تو میں ماموں کو کیا جواب دوں گا یار۔۔۔"

اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔ رباب نے اسے نظروں میں جتایا تو وہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔

سب کزنز اس وقت لاؤنج میں بیٹھے اقراء اور فہیم کو تنگ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔ اقراء کے اک طرف عریبہ بیٹھی تھی اور دوسری طرف رباب۔۔۔۔ وہ تینوں صوفہ کے اوپر پاؤں رکھے ہاتھوں میں اپنا

اپنا چائے کا کپ پکڑے اک دوسرے کے ساتھ لگی بیٹھی تھیں۔۔۔ارحان اور فہیم اطراف والے سنگل سیٹر صوفوں پر براجمان تھے۔۔۔

"میمونہ ممانی میں نے تو سنا تھا آپ کے وقت میں لڑکا شرم کے مارے اپنی منگیتر کے محلے تک میں نہیں جاتا تھا اور یہاں تو سرعام نین مٹکے ہو رہے ہیں۔۔۔"

"میں کیا کہوں اس سے۔۔ مجال ہے جو آج تک اس نے یاں ان کے ابا نے میری سنی ہو۔۔۔ آج کل تو بالکل ہی الگ فضاؤں میں اڑ رہے ہیں۔۔۔"

انہوں نے تنفر سے عریبیہ کو دیکھتے ہوئے جملہ مکمل کیا تھا۔۔۔ وہ جب سے آئی تھی مبشر تایا اور فہیم اسے خاص توجہ دینے لگے تھے۔۔۔

"مطلب کے ماموں بھی بلکل فہیم کے جیسے ہی تھے۔۔۔؟" اس کا کہنا تھا کے سب کے قہقے گونج اٹھے تھے۔۔۔

"یہ تم اتنا کیوں مسکرا رہی ہو۔۔۔؟" فہیم نے نورین سے سوال کیا تھا جو ابھی ابھی آکر وہاں بیٹھی تھی اور اس کے دانتوں کی نمائش وہاں بیٹھے سبھی لوگوں کو متجسس کر رہی تھی۔۔۔

نورین کے عریبیہ کو دیکھنے پر نہ صرف عریبیہ خود بلکہ ارحان بھی ٹھٹکا تھا۔۔۔ارحان نے اپنے صوفے کی پشت کو چھوڑتے ہوئے آگے آکر عریبیہ کو دیکھا۔۔۔

"ایک اچھی خبر ہے۔۔ ممانی آئی ہیں عریبیہ کا رشتہ لے کر۔۔۔" اس کے کہنے کی دیر تھی کہ وہاں سناٹا چھا گیا تھا جس میں ارتعاش عریبیہ کے کھانسنے کی آواز نے پیدا کیا۔۔۔ چائے پیتے اسے اچھو لگتے لگتے بچا تھا۔۔۔

"کس کا رشتہ۔۔۔؟"

"زین کا۔۔۔اس دن ہم گئے تھے نا ملنے۔۔۔اسی دن عریبیہ ان کو پسند آگئی تھی۔۔۔"وہ عریبیہ کی جانب دیکھ کر محبت سے مسکرائی۔۔۔"یہ زیادہ بات نہیں کرتی ناں۔۔۔بس اسی اک خوبی کی وجہ سے یہ ہمیں مات دے جاتی ہے۔۔۔"

رباب نے اپنے بھائی کے لال ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے سر جھکا کر اپنی ہنسی چھپائی۔۔۔

"وہ تو سب کو ہی پسند آتی ہے اب اس کا کیا مطلب ہے کوئی بھی منہ اٹھا کر رشتہ مانگنے چلا آئے گا۔۔۔منڈی لگائی ہوئی ہے کیا۔۔۔؟"وہ جذباتیت میں بول گیا۔۔۔

"ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو ارحان۔۔۔اب بندے کو تو کبھی کوئی اچھا لگتا ہے تو کبھی کوئی۔۔۔اس کا مطلب یہ تھوڑی نہ ہوتا ہے کہ بندہ ان سب کے گھر رشتہ لے کر پہنچ جائے۔۔۔"رباب نے فوراً سے بیچ میں کودتے ہوئے اپنے بھائی کو بچایا۔۔۔۔

"اور اک بات بتاؤ یہ تمہارے کزن کو کوئی اور کام نہیں ہے سوائے لڑکیوں کو دیکھنے کے اور پھر ان کے گھر رشتہ لے کر پہنچ جانے کے۔۔۔"وہ جس حساب سے نورین کے پیچھے ہوا تھا وہ اپنی ہی جگہ کچی ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں ناں۔۔۔اس دن بھی عریبیہ کو گھورے ہی جا رہا تھا۔۔۔"رباب نے پھر سے بھائی کو بچایا۔۔۔بھائی دوسروں سے تو بچ ہی گیا تھا مگر خود بھائی کے سر پر اک اور بم پھوٹا تھا۔۔۔عریبیہ نے مڑ کر افسوس سے رباب کو دیکھا جو مسلسل اس کو ڈبونے کے در پر تھی۔۔۔۔

"اب جانے بھی دو۔۔۔ تم دونوں بہن بھائی تو اس کے پیچھے ہی پڑ گئے ہو۔۔۔ ویسے بھی عریبہ کو اعتراض ہو گا تو اس کے پاس اپنی زبان ہے۔۔۔ وہ خود کہہ دے گی۔۔۔" فہیم نے بیچاری شرمندہ ہوتی نورین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کی بات کے جواب میں ارحان عریبہ پر اچٹتی نگاہ ڈالتا ہوا وہاں سے اٹھ آیا اور اپنی تفتیش کرنے اپنی ماں کے کمرے میں آن پہنچا تھا۔۔۔ وہ کمرے میں نہیں تھیں وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ان کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ چہرے پر غصہ۔۔۔ ناراضگی۔۔۔ افسوس جیسے کئی جذبے اک ساتھ آئے تھے۔۔۔ اس نے آگے کو جھکتے ہوئے اپنی کہنیاں اپنے گھٹنوں پر ٹکا لیں اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر چوٹی بناتے ہوئے ان پر اپنا منہ رکھ لیا۔۔۔ انتظار میں وہ مسلسل اپنی دائیں ٹانگ ہلانے لگا تھا۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا صدف صاحبہ واشروم کا دروازہ کھولے اندر آ رہی تھیں۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور پھر تولیہ اٹھاتے ہوئے ان کے پاس آیا اور پھر ہاتھ میں پکڑا تولیہ ان کی جانب بڑھا دیا۔۔۔ وہ خاموشی سے تھامتے ہوئے اپنے ہاتھ صاف کرنے لگیں۔۔۔

"ماں۔۔ نورین کی ممانی کیا کرنے آئی تھیں۔۔۔؟"

"جب پتا ہے تو پوچھ کیوں رہے ہو۔۔۔؟" انہوں نے ہاتھ صاف کرنے کے بعد تولیہ واپس رکھ دیا۔۔۔

"دیکھنا چاہ رہا ہوں آیا آپ کو میری تکلیف کا اندازہ ہے بھی کہ نہیں۔۔۔"

"ارحان اس میں اتنی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہوئی۔۔۔ اس عمر میں لڑکیوں کے رشتے آتے ہی ہوتے ہیں۔۔۔"

"لڑکیوں کے آتے ہیں کسی کی بیوی کے نہیں۔۔۔"اس نے ان کے سامنے حتلا مکان اپنے لہجے کو نرم رکھنے کی اک ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔"میرے خیال سے اب آپ کو اس نکاح کے متعلق سب کو بتا دینا چاہئے۔۔۔۔"

انہوں نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔"حکم دے رہے ہو یا نصحیت کر رہے ہو۔۔۔؟"

اسے اپنی آواز کی تلخی پر ندامت ہوئی۔۔۔"دونوں ہی نہیں۔۔۔ مگر میں یہ سمجھانے کی کوشش ضرور کر رہا ہوں کہ اب چیزوں پر میرا اختیار ختم ہو رہا ہے۔۔۔اور میں نہیں چاہتا ان سب میں میں آپ سے کیا کوئی وعدہ توڑ بیٹھوں۔۔۔"

"مجھے خوشی ہے میرے بیٹے نے ہمیشہ میرا مان رکھا ہے۔۔۔تم نے بھی اور عریبہ نے بھی۔۔۔تم دونوں نے میرے کہنے پر اپنی زبانوں پر کبھی اس بات کا ذکر بھی نہیں آنے دیا۔۔۔بس میری عمرہ سے واپسی تک رک جاؤ۔۔۔پھر واپس آتے ہی اک ریشیپشن رکھ دو گی تم دونوں کیلیئے۔۔۔"

وہ ان کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر جانے کیلیئے بڑھا تھا جب انہوں نے اس سے کہا۔۔۔"میں جب بھی تم دونوں کو دیکھتی ہوں تو مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ میرا اور کریم کا فیصلہ غلط نہیں تھا اور مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے۔۔۔"

وہ ان کی بات پر مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

عریبیہ مسلسل اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔اس کی پریشانی کا گراف بڑھتا جارہا تھا۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر کھڑکی کے آگے پردے ڈال دیئے۔۔۔اسے اس منظر میں بھی اس وقت کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی۔۔۔

"مجھے تو پہلے ہی دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا۔۔کیسے وہ تم سے بار بار لپٹ رہی تھیں۔۔۔عریبیہ یہ کھاؤ۔۔۔عریبیہ وہ کھاؤ۔۔۔"رباب نے قدرے آرام دہ انداز میں اپنی ٹانگ جھلاتے ہوئے کہا۔۔۔عریبیہ نے پلٹ کر اسے ناگواری سے دیکھا اور پھر تیز تیز قدم لیتی اس تک آئی۔۔۔

"رباب۔۔۔تم اپنا منہ بند نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔"

"ہاں میں اپنا منہ بند رکھتی ناں تو اب تک پورے خاندان کو پتا چل چکا ہوتا کہ پھوپھو کے بیٹے اور پھوپھو کی بھتیجی کوئی اور ہی ٹرین پکڑ چکے ہیں۔۔۔پھر اماں جو جوتے لگاتیں وہ الگ۔۔۔"

"ہاں تم نے سوچا سب کو جوتے نہیں پڑنے چاہیں عریبیہ کو پڑ جائیں خیر ہے۔۔۔"وہ دکھ سے بولی تھی۔۔۔"میں نے تم سے کہا تھا گھر چلتے ہیں۔۔۔مجھے اس کی بتیسیوں سے ہی اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔"

"اچھا اب بس کرو۔۔۔"

"بس کروں۔۔۔؟ابھی کسی بھی وقت ارحان یہاں پہنچتا ہو گا۔۔۔افف کیا ہے۔۔۔ابھی پہلا مسئلہ سلجھتا نہیں ہے کے دوسرا دروازہ کھٹکھٹانے پہنچ جاتا ہے"وہ پھر سے چکر لگانے شروع کرتی زمین کو گھسانے لگ پڑی تھی۔۔۔

"اچھا پہلے یہ چکر لگانے تو بند کرو۔۔ میرا دماغ گھوم رہا ہے تمہیں ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر ہوتا دیکھ کر۔۔۔اور ویسے بھی اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔"

"یہ تو تم اپنے بھائی سے پوچھنا۔۔۔"اس نے کہا ہی تھا کہ دھڑام سے دروازہ کھلا۔۔۔وہ بھاگ کر رباب کے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"یہ کیا بکواس ہے۔۔"وہ کڑے تیور لئے اندر آیا۔۔۔

"ایزی گھوڑے۔۔"رباب بیڈ سے اٹھی تو عریبیہ بھی پیچھے سے اس کے بازوؤں پر ہاتھ رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"تم ادھر زرا سامنے تو آؤ۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر اس کو رباب کے پیچھے سے نکالنا چاہا مگر عریبیہ نے سرعت سے رباب کو پکڑے اپنے ساتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔

"دیکھیں مجھے سچ میں کچھ نہیں پتا تھا۔۔"وہ اک طرف سے ہلکا سا منہ نکالے بولی۔

"ہاں ان کا دماغ خراب ہے نا جو اوپر بیٹھیں تمہاری معصومیت کے قصیدے پڑھ رہی ہیں۔۔۔"

"تو کیا تم نہیں پڑھتے۔۔۔؟"رباب نے چٹکلا چھوڑا تو اگلے ہی پل ارحان نے رباب کو بازو سے کھینچ کر سائیڈ پر کیا تھا۔

"مگر سچ میں۔۔ میں کچھ نہیں بولی تھی۔۔"عریبیہ نے چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت لئے کہا جس پر رباب کی ہنسی نے ماحول کے فسوں میں مداخلت کی تھی۔۔۔ عریبیہ اور ارحان دونوں نے بیک وقت اسے گھورا تو وہ خاموش ہوتی ہوئی وہاں سے واک آؤٹ کرتی بالکونی پر چلی گئی۔۔۔

"سبحان اللہ یہی آپ کی آدائیں ہیں جو آج وہ ساس سے اس کی بہو کا ہاتھ مانگ رہی ہیں۔۔۔"اس کے جملے پر جاپانی پھل کچھ براسا منا گیا۔۔۔

"تو۔۔اس میں میری نہیں آپ کی غلطی ہے۔۔۔"اسنے کہنے کی جسارت کی تھی۔

"ہاں۔۔۔میری غلطی۔۔۔"وہ جتنا حیرانی کے سمندر میں غوطے کھاتا کم تھا۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔"اس نے زور سے کہا۔۔"لاوارث چیز کو ہر کوئی اپنا حق سمجھتا ہے۔۔اور میں تو پھر اک لڑکی ہوں۔۔جس کے سر پر نا اس کا باپ ہے اور نا کوئی اور۔۔کم سے کم لوگوں کیلیئے تو ایسا ہی ہے۔۔ایسے میں انہوں نے کسی کی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھنے کا سوچ لیا تو غلط نہیں ہے۔۔۔اپنے حساب سے انہوں نے نیکی کا ہی کام کیا ہے۔۔۔"

وہ نا چاہتے ہوئے بھی ان چند الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔وہ اسکی بات پر جہاں حیران ہوا تھا وہیں اک خوشی بھی ہوئی تھی۔۔۔وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے خود کو اون کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"یہ زبانی نشتر آزمائی کبھی کسی اور پر بھی کر لیا کرو۔۔۔یاں اوپر سے یہ کڑوی کسیلی باتیں صرف شوہر نامدار کیلیئے لے کر آئی ہو۔۔۔"وہ کہہ کر جانے لگا جب عریبیہ نے اسے پھر سے پکارا۔۔۔

"سنیں۔۔۔"وہ رک گیا۔۔۔

"کامران نے مجھے پرو پوز کیا تھا۔۔۔"عریبیہ نے کہا تو ارحان کو اپنے ستاروں کی گردش کی شدت کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔آج اس کی قسمت میں دھماکے پر دھماکے ہی لکھے ہوئے تھے۔۔۔

"مگر میں نے اس کو ٹھیک ٹھاک سنا دی تھیں۔۔۔"اس نے اس کے غصے کے پیشِ نظر اور اضافہ کیا۔۔۔ارحان اس کی جانب بڑھا تو وہ پیچھے ہوئی۔۔۔"قسم سے اچھی خاصی سنائی تھیں۔۔۔اور ہاں تھپڑ بھی مار دیا تھا۔۔۔"اس کی آخری بات پر ارحان کی آنکھیں شاک کہ مارے بڑی ہوئیں۔۔۔وہ کھسیانی ہنسی۔۔۔

"تم نے اسے تھپڑ بھی مارا تھا۔۔۔؟ یہ مجھے کسی نے نہیں بتایا۔۔۔"

"آپ کو پتا تھا۔۔۔؟آپ جانتے تھے۔۔۔؟"اب کی بار شاک اسے لگا تھا۔۔۔ارحان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔میں نے اس دن گھر آتے ساتھ ہی پھوپھو کو سب بتا دیا تھا کیونکہ میرے دل میں کوئی چور نہیں تھا۔۔۔اور پھر ہمیں یہی بہتر لگا کہ اس میں آپ کو بتانے والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

"ہمیں۔۔۔؟"ارحان نے بھنویں اٹھائیں۔۔۔

"پھوپھو کو۔۔۔"اس نے اپنی اداکاری پکڑے جانے پر کچھ مجل سی ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"تمہیں بھروسہ نہیں تھا مجھ پر۔۔۔؟"اس نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔۔۔وہ خاموش رہی۔۔۔"تمہیں بھروسہ نہیں ہے مجھ پر۔۔۔"

"ارحان۔۔۔"

اس نے ہاتھ اٹھا دیا۔۔۔"ٹھیک ہے۔۔۔شاید ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔۔"کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ پلٹون قریباً عصر کے بعد کھیتوں کی سیر کو نکلی ہوئی تھی۔۔ لقمان کھیتوں میں جا رہا تھا تو ان تینوں نے بھی ساتھ چلنے کا شور ڈال دیا۔۔۔ وہ گھر سے نکلی تو جلدی ہی تھیں مگر پھر اتنا لمبا راستہ پیدل طے کرنا کون سا آسان تھا۔۔۔ جانے کتنی ہی بار انہوں نے راستے میں پڑاؤ ڈالا تھا۔۔۔ اک تو پہلے وہ حویلی رک گیا اور پھر اس کے بعد کھیتوں میں آتے آتے سورج ڈھلنے لگا تھا۔۔۔

"یہ ہیں ہماری زمینیں۔۔۔" لقمان نے فخریہ ان کے گوش گزار کیا۔۔۔ "اور وہ وہاں تک ہماری ہی ہیں۔۔۔" اس نے تاحد نگاہ انگلی اٹھائے اشارہ کیا تھا۔۔۔ عریبیہ کو اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ کون کتنی وراثت کا حقدار تھا۔۔۔۔ اس نے اپنی بانہیں فضا کے سنگ کھول دیں اور پھر انہیں اسی فضا کے سنگ لہراتی گول گول گھومنے لگی تھی۔۔۔ "اللہ۔۔۔ کتنا سکون ہے اس فضا میں۔۔۔۔" اس کے چار سو ہریالی ہی ہریالی تھی۔۔۔ کھلا آسمان دیکھ کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ ہواؤں کے سنگ اڑ چلے۔۔ اڑ چلے ان دکھوں سے پرے۔۔ کسی ایسے جہان میں جہاں صرف صاف دل کے لوگ ہوں۔۔ جہاں دل دکھانے کا فن کسی کے پاس نا ہو۔۔ وہ خوشی سے چہک رہی تھی۔۔۔ لقمان، نورین اور رباب تینوں اسے یوں چہکتے ہوئے دیکھ کر ہنستے جا رہے تھے۔۔۔۔

"بیر کھائیں گی۔۔۔" وہ مسلسل گھومتی جا رہی تھی جب لقمان نے اس کے گر جانے کے ڈر سے اسے اک نئی چیز سے متعارف کروایا۔۔۔ عریبیہ نے رک کر اسے دیکھا پھر جلدی سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"ابھی لایا۔۔" لقمان دیکھتے ہی دیکھتے بیری کے درخت کے اوپر چڑھ گیا۔۔۔ وہ بیری کے درخت کے نیچے کھڑی لقمان کی مہارت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"رباب دیکھو۔۔۔یہ کتنا چھوٹا ہے اور کیسے بیر اتار رہا ہے یار۔۔۔" رباب اور نورین کیلئے یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں تھی مگر اس کیلئے تو تھی۔۔۔وہ پہلی بار وہاں آئی تھی۔۔۔

"کاش عریبیہ ماموں تمہیں یہاں لائے ہوتے تو اب تمہاری ایسی حالت تو نا ہو رہی ہوتی۔۔۔" رباب اس کی حرکتوں پر ہنسنے لگی۔۔۔

"مگر مجھے لگتا ہے میں جتنی بار بھی ادھر آؤں گی اس جگہ کی خوبصورتی میری نظروں میں کبھی کم نہیں ہو گی۔۔۔"

لقمان نے اسکی طرف بیر اچھالتے ہوئے آواز لگائی۔۔۔" عریبیہ آپی کیچ۔۔۔" عریبیہ نے زمین پر کھڑے ہاتھوں کا حلقہ بنائے انہیں اوپر اٹھا دیا۔۔۔کچھ ہی بیر اس کے ہاتھ میں آ کر گرے تھے باقی سارے زمین پر۔۔۔

"مارے گئے۔۔۔" لقمان نے بیری پر چڑھے فہیم اور ارحان کو آتے دیکھا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ چھلانگ لگا کر نیچے آیا۔۔۔" جلدی چلیں ارحان بھائی آ رہے ہیں۔۔۔فہیم بھائی تو ویسے ہی اس وقت آپ لوگوں کو یہاں لے کر آنے پر میری درگت بنا دیں گے۔۔۔"

وہ تینوں تیز تیز قدموں سے اس کے پیچھے چلنے لگیں۔۔۔

"ابھی پتا ہے پچھلے ہی ہفتے آپ لوگوں کے آنے سے پہلے ہی یہاں چوری ہوئی تھی۔۔۔" اس نے اپنی دائیں طرف سڑک کی جانب اشارہ کیا۔۔۔" وہ اس سڑک پر۔۔۔اور پھر پتا ہے سب کچھ لینے کے بعد بھی وہ

انہیں باندھ کر چلے گئے۔۔۔"وہ آگے آگے چلتا انہیں اب خطروں سے بھی آگاہ کرنے لگا تھا

۔۔۔۔"جلدی چلیں۔۔۔"اس نے کہا۔۔۔

وہ تیز تیز آگے بڑھ رہے تھے جب عریبیہ کی چیخ پر تینوں کے قدم رکے تھے۔۔۔رباب اس کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے عریبیہ۔۔۔"

"میرا پاؤں۔۔۔میرے پاؤں میں کچھ لگ گیا ہے۔۔۔"کہتے ساتھ ہی اس نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اتنے میں لقمان بھی بھاگتا ہوا اس تک آ گیا تھا۔۔۔

"رکنا نہیں ہے پکڑے جائیں گے۔۔۔چلیں اٹھیں جلدی کریں۔۔فہیم بھائی لوگ آ رہے ہیں۔۔۔"

لقمان کی بات سنتے ہی تینوں کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔

"رباب۔۔اب کیا ہو گا۔۔"اپنی تکلیف سے زیادہ اسے ارحان کی ڈانٹ کی فکر لاحق ہونے لگی۔۔۔

"عریبیہ چلنے کی کوشش کرو۔۔۔یار"رباب نے اسے بازو سے تھامتے ہوئے کھڑا کیا۔۔۔"ایسا کرو تم میرے بازوؤں پر وزن ڈال لو۔۔۔"اس نے اس کے بازو کو اپنے کندھوں پر رکھ کر اس کا وزن لیا تھا۔۔۔

ابھی وہ لوگ دو قدم بھی مشکل سے چلے تھے جب ارحان اور فہیم ان کے سر پر آ پہنچے تھے۔۔۔

"رباب۔۔۔عریبیہ۔۔۔"اپنا نام پکارے جانے پر انہیں رکنا ہی پڑا۔۔۔

"مر گئے۔۔"لقمان نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"تم لوگ گھر سے اتنی دور اکیلے۔۔۔وہ بھی اس وقت کھیتوں میں۔۔۔"اس نے باری باری دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔"کیا کر رہی ہو یہاں۔۔؟"

"اکیلے کہاں ہیں لقمان ہے نا ساتھ۔۔۔؟"

"یہ ساڑھے تین فٹ کا بچہ۔۔۔؟"فہیم نے لقمان کو غصے سے دیکھا۔۔۔

"وہ آپی کو کھیت دیکھنے تھے۔۔۔"لقمان نے بھی فوراً سے خود کو اس کھیل سے آؤٹ کیا تھا۔۔۔

عریبہ کے پاؤں میں اٹھتی ٹیسیں اس کو وہاں کھڑا رہنا محال کرنے لگی تھیں مگر وہ ڈانٹ کے ڈر سے ان کو نظر انداز کرتی کھڑی رہی۔۔۔

"جی۔۔۔تو کس آپی کو کھیت دیکھنے کا شوق تھا۔۔۔"

"ربا۔۔ب کو۔۔"عریبہ نے فٹ سے جواب دیا۔

"کس کی اجازت سے آئی ہو تم دونوں یہاں پر۔۔۔؟"

اس سے پہلے عریبہ پھوپھو کا کہہ کر اسے مزید سلگاتی رباب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔"امی سے پوچھ کر آئے ہیں۔۔۔"

"اور ماں نے تم لوگوں کو اس وقت یہاں آنے کی اجازت دے بھی دی۔۔۔؟"

فہیم نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔"ارحان ابھی اندھیرا ہو رہا ہے۔۔۔گھر جا کر بات کر لینا۔۔۔"

"چلو اب"غصے سے کہتا ہوا وہ ان کے چلنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

وہ چلتی کیسے۔۔ڈر کی وجہ سے تکلیف تو برداشت کرلی تھی مگر اب چلنا۔۔وہ ممکن نہیں تھا وہ بھی اتنا زیادہ۔۔۔وہ دونوں وہیں کھڑی رہیں۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے اب۔۔۔؟" وہ زچ ہوا تھا۔

اور بس پھر یہیں تک برداشت تھی۔۔۔عریبیہ چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے رودی۔۔۔اس نے کچھ نا سمجھی سے رباب کو دیکھا۔۔۔

"اس کے پاؤں میں کانٹا لگ گیا ہے۔۔۔" رباب شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

"عریبیہ۔۔۔" اس نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور پھر اس کی جانب بڑھا۔۔۔عریبیہ ڈرتے ہوئے لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"ارحان! میرے خیال سے میں ان لوگوں کو گھر لے کر چلتا ہوں اور پھر واپسی پر گاڑی لے آتا ہوں۔۔۔"

ارحان نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔"تم زرا دھیان سے رہنا۔۔اور کوئی بھی مسئلہ ہو فوراً کال کرنا۔۔۔" جانے سے پہلے اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ارحان نے اسے اپنا سہارا دیتے ہوئے اک جگہ پر بیٹھا دیا اور پھر خود بھی اس کے پاس وہیں بیٹھ گیا۔۔۔وہ ابھی تک روئے جا رہی تھی۔۔۔اس نے تنگ آکر عریبیہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"اب تم رونا بند کرو گی یا میرا دماغ پھر سے گھوم جائے۔۔۔" وہ اس کا پاؤں پکڑتے ہوئے اس کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

"ہاں اور اس دن کہہ رہے تھے جب رونا آئے تو میرے کندھے پر سر رکھ کر رو لینا۔۔۔"وہ روتے ہوئے بھی اس کی نقل اتارنا نہیں بھولی تھی۔۔۔

"میں نے یوں بلاوجہ بات بہ بات رونے پر نہیں کہا تھا۔۔۔اب چپ کرو۔۔۔پھر کہو گی رونے کی وجہ سے ڈی ہائیڈریشن ہو گئی۔۔۔"اس نے پاؤں پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے اسے گھورا۔۔۔

"آپ ڈانٹیں گے تو رونا ہی آئے گا ناں۔۔۔"وہ ہچکی لیتے ہوئے بولی تھی۔

"یار میری سمجھ سے باہر ہے کے آخر کو تم کیا سوچ کر ایسی حرکتیں کرتی ہو۔۔۔یہ کیسے لگوالیا ہے۔۔۔"

"ہاں میں نے جان بوجھ کر لگوایا ہے۔۔۔یہ تو بیچارہ زمین پر پڑا سکون کر رہا تھا میں نے جا کر اس میں پاؤں مارا اور کہا میرے پاؤں میں چبھو۔۔۔"اس نے ناک سکوڑی۔۔۔ارحان نے اس کی جانب دیکھنے سے اجتناب کیا۔۔۔دیکھ لیتا تو ہمیشہ کی طرح پھر ہار جاتا۔۔۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے ورنہ دیکھو کسی اور کے پاؤں میں تو نہیں لگا۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

عریبہ نے فوراً سے اپنا پاؤں کھینچنے کی کی۔۔۔"چھوڑیئے میرا پاؤں۔۔۔"جتنی باتیں سن لی تھیں اتنی کافی تھیں۔۔۔۔۔

"نہ چھوڑوں تو۔۔۔؟"ارحان نے اسے ہاتھ سے پکڑتے ہوئے خود کی جانب کھینچا۔۔۔

"چھوڑئے۔۔مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔"اس نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا تھا۔۔ناراضگی کے سبب ناک لال ہونے لگا تھا۔۔۔نم پلکیں بار بار جھکتی تھیں تو دل کی دھڑکنیں ہر بار اک نئی دھن سے متعارف کروانے لگتی تھیں۔۔۔

"مگر اس رات تو تم کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔۔۔"ارحان کا انداز شرارت سے بھرپور تھا۔

"مجھے نہیں پتا آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔۔۔"وہ نظریں چرا گئی۔۔۔اس کی ادا پر پرستان کا جادو چلا تھا اور اس کے ہاتھ تھامے ارحان کے لب یوں مسکرائے تھے جیسا وہ پہلے کبھی نہیں مسکرائے تھے۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں کو دیکھتا تو دیکھتا ہی چلا جاتا تھا۔۔۔اب بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔

"مگر مجھے تو ایسا نہیں لگتا کہ تمہیں یاد نہیں۔۔۔جبکہ تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کے تمہیں سب یاد ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں کو پڑھنا سیکھ گیا تھا۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔میں آپ کی کوئی کرش ورش نہیں ہوں جس سے آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔"اسکے چہرے پر گھبراہٹ واضح تھی۔

"اور اگر میں کہوں ہو تو۔۔۔؟"

"میں اتنی بیوقوف نہیں ہوں۔۔۔"عریبہ نے ناک سے مکھی اڑائی تھی اور پھر ارحان کے قہقہے اڑان بھرتے چلے گئے۔۔۔عریبہ نے اس کی جانب ناراضگی سے دیکھنا چاہا مگر پھر سب ٹھہر گیا۔۔۔وہ ہنس رہا تھا۔۔۔وہ ہنستا جا رہا تھا یوں کہ اس کی آنکھیں شفاف جھرنے کا تاثر پیش کرنے لگی تھیں۔۔۔آنکھوں کے کونوں میں آبشار کی صورت جھلمل کرتے پانی پر ڈوبتے سورج کی کرنیں قوسِ قزح کی مشابہت سی محسوس

ہو رہی تھیں۔۔۔ عریبیہ نے بلا اختیار ہی ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اس کی دائیں آنکھ سے وہ آنسو چننے کی کی تھی جو ابھی تک بہا بھی نہیں تھا۔۔۔اس کے بے اختیاری پر ارحان کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔۔۔ عریبیہ نے سرعت سے اپنا ہاتھ واپس لیتے ہوئے اسے اپنی گود میں رکھ لیا اور پھر سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

ارحان نے واپس سے اس کا پاؤں تھام لیا۔۔۔ "اچھا سنو۔۔۔اب میں اس کانٹے کو نکال رہا ہوں تو تم سے گزارش ہے چیخنا مت۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی عریبیہ نے قدرے زور سے اپنا پاؤں کھینچنا چاہا لیکن ناکام رہی۔۔۔وہ اس کے پاؤں کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔ عریبیہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھوں پر مارنا شروع کر دیا۔۔۔

"ارحان۔۔۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔۔۔"وہ مسلسل اسے مارتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

"عریبیہ سنو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔اس بار میں ہرگز بیوقوف نہیں بن رہی۔۔۔ میرا پاؤں۔۔۔آہ میرا پاؤں۔۔۔"اس کی زبان کی طرح اس کے ہاتھ بھی رک نہیں رہے تھے۔۔۔

"ارے سنو۔۔۔"وہ ہنسنے کے سبب اپنی بات مکمل نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"ارحان۔۔۔ میں بہت سنجیدہ ہوں۔۔۔ یہ کوئی بچپن کا مذاق نہیں ہے۔۔۔ میرا پاؤں چھوڑو۔۔۔"

ہنسنے کے سبب ارحان سے بولنا بھی محال ہو رہا تھا اس نے عریبیہ کا پاؤں چھوڑ دیا تو عریبیہ کے ہاتھوں کو بھی بریک لگ گئی۔۔۔

"ڈیئر کزن۔۔۔کیا مجھے ہنسا ہنسا کر مارنے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔۔"ارحان نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا جو اس کی مار کھانے کے بعد لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔۔۔"خود کے پاؤں کو ہاتھ تک نہیں لگانے دے رہی جو کہ پہلے سے ہی زخمی ہے اور میرے اچھے بھلے ہاتھ کو مار مار کر زخمی کر دیا ہے۔۔۔"

اسے شرمندگی نے آگھیرا تھا اس سے زیادہ دکھ نے۔۔۔"آئیم سوری۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔اب مت مارنا۔۔۔"عریبہ نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے فوراً سے آگے کو جھکتے ہوئے اپنے پاؤں کے گرد اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔۔۔

"عریبہ۔۔۔دیکھو اس کو نکالنا پڑے گا۔۔۔نہیں تو پاؤں کا مزید حشر ہو جائے گا۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔"اگر آپ کے تجربے کے سبب میرا پاؤں ضائع ہو گیا۔۔۔"

"ایسا تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔"

"ہو گیا تو۔۔۔اچھا لگے گا جب آپ کی بیوی آپ کے ساتھ لنگڑاتے ہوئے چلے گی۔۔۔؟"اس نے جذباتی مار مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"اس وقت کا تو پتا نہیں مگر اس وقت اپنی بیوی کو تکلیف میں دیکھ کر دکھ ضرور ہو گا۔۔۔"وہ بولنے لگی تو ارحان نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنی بات مکمل کرنے کی درخواست کی۔۔۔

"میں جانتا ہوں تمہیں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔اور یہ بھی جانتا ہوں تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔۔لیکن اس کو اس وقت نکالنا ضروری ہے نہیں تو یہ۔۔۔۔"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی عریبہ نے اپنا پاؤں اس کے سامنے کر دیا۔۔۔

"آپ کو اپنے پاؤں پر تجربہ اس لئے کرنے دے رہی ہوں کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے اس لئے نہیں کہ یہ تجربہ کرنا ضروری ہے۔۔۔"اس کا سر اٹھا ہوا تھا۔۔۔ارحان نے مبہوت سے اسے دیکھا اور پھر سینے پر ہاتھ رکھتے اس کا مشکور ہوا تھا۔۔۔

ارحان نے اس کے پاؤں کو اپنے گھٹنے پر رکھا۔۔۔"تم اس دن میرے نورین کے ساتھ بات کرنے کی وجہ سے روئی تھی۔۔۔؟"

"جی نہیں۔۔۔بات کرنے پر کون روتا ہے۔۔۔شی لائیکس یو۔۔۔اور میرے خیال سے یہ بات رونے ہی والی ہے کوئی آپ سے منسوب شخص کیلیئے وہی جذبات رکھے جو آپ رکھتے ہوں۔۔۔"وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا اس لئے اس کیلیئے بھی بولتے رہنا الٹے ہاتھ کا کھیل بن گیا تھا۔۔۔

"ہاں یہ تو ہے مگر تم سے کس نے کہہ دیا کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے۔۔۔"

"مجھے نظر آتا ہے۔۔اور آپ کو بھی نظر آتا ہی ہوگا۔۔۔"

ارحان نے اس کے پاؤں سے نکالا کانٹا اس کے سامنے کیا۔۔۔"مبارک ہو تجربہ کامیاب رہا۔۔۔"

اسے روانی میں شکوے کرتے ہوئے محسوس ہی نہیں ہوا تھا کہ کب اس نے اس کے پاؤں سے کانٹا نکال لیا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا وہ میرے متعلق کچھ ایسے خیالات رکھتی ہے۔۔۔تمہیں اس بات کا اندازہ ہو گیا اس پر مجھے کچھ تعجب نہیں ہوا۔۔۔سپاؤس کی نظر اپنے پاٹنر کے معاملے میں ہمیشہ عقاب کی ہوتی ہے۔۔۔"وہ نیچے

سے اٹھتا ہوا کھڑا ہو گیا اور پھر اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔ "درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔" اس نے گردن گھمائے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ عریبیہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جب گھر پہنچے تھے سب انہی کے انتظار میں تھے یوں جیسے ملک کے صدر کے دانت میں درد ہو گیا ہو ۔۔۔اور تو اور ڈاکٹر صاحب بھی دعوت نامے پر ان سے پہلے ہی وہاں آ بیٹھے تھے۔۔۔ رباب نے اس کے منع کرنے کے باوجود بھی اس کا ہاتھ تھام لیا اور اسے لئے اندر آ گئی۔۔۔ عریبیہ کو دیکھتے ہی صدف صاحبہ اس کی جانب آئی تھیں۔۔۔ انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا اور پھر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔ "زیادہ تو نہیں لگوا لی۔۔۔؟"

"نہیں پھوپھو کچھ بھی نہیں ہوا سچ میں۔۔۔"

"اچھا چلو آؤ۔۔۔ ڈاکٹر کو بھی دیکھا لو۔۔۔"

ڈاکٹر صاحب اپنا نام سنتے ہی بڑے مودبانہ سے اپنی جگہ سے اٹھ آئے تھے اور اس کے پاؤں کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے فہیم کو دیکھا یوں جیسے پوچھ رہے ہو۔۔۔ "یہ۔۔۔ اس۔۔۔ اتنی سی بات کیلئے تم لوگ مجھے اٹھا لائے ہو۔۔۔"

"ڈاکٹر صاحب تم سے کافی خوش نظر آ رہے ہیں۔۔۔" ارحان نے ڈاکٹر کی نظروں پر فہیم کے پاس ہوتے ہوئے چوٹ کی تھی۔۔۔

kahanifreak.com

"چھوڑو ان ڈاکٹرز کا کیا ہے۔۔۔اتنے مریضوں کو دیکھ دیکھ کر ان کے تو دل ہی مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔۔۔ بڑی سے بڑی چوٹ بھی انہیں چھوٹی ہی لگتی ہے۔۔۔"

ڈاکٹر معائنہ کر کے جا چکا تھا اور اپنے مریض کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے کچھ نسخہ کچھ احتیاط بھی گوش گزار کر گیا تھا۔۔۔ڈاکٹر کے جاتے ہی سب اپنی اپنی راہ ہو لئے تھے۔۔۔ عریبہ نے بھی اپنی ہی راہ لی تھی۔۔۔اب پھوپھو سے لاڈ کرنے کا چوٹ لگنے سے زیادہ اچھا موقع کون سا ہو سکتا تھا۔۔۔ صدف صاحبہ لاؤنج میں صوفے پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔ عریبہ ان کی گود میں سر رکھے لیٹ گئی۔۔۔

"اللہ۔۔۔ تم اماں سے لپٹنے کا کوئی موقع جانے نہیں دو گی ناں۔۔۔"ارحان نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔اس نے بھی اسے چار لوگوں کی باتوں کی طرح نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔اب میں آپ کے پاس بھی نہ آیا کروں۔۔۔"

"ارحان تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔"انہوں نے اسے ڈپٹا۔۔۔

"میرے کہنے سے جیسے وہ بڑا اٹھ گئی ہے ناں۔۔۔"

"اور تمہیں میں نے کتنی بار سمجھایا ہے مت ڈرا کرو اس سے۔۔۔اب لگوالی نہ چوٹ۔۔۔"

ان کی بات پر ارحان نے شرمندہ تو کیا ہی ہونا تھا الٹا وہ سلگ گیا تھا۔۔۔

"یہ چوٹ ڈرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ یوں شام میں باہر نکلنے کی وجہ سے لگی ہے۔۔۔"اس نے بھی بھڑاس نکالی تھی۔۔۔"اور ماں آپ کے بھی صحیح ڈبل سٹینڈرڈ ہیں۔۔۔مجھے تو آپ ظہر کے وقت سے ہی بتانا

شروع ہو جاتی ہیں کہ مغرب سے پہلے گھر آنا ہے اور ان دونوں کو آپ نے یوں اس چھٹانک بھر کے باڈی گارڈ کے ساتھ کھیتوں میں بھیج دیا۔۔۔" اس نے پاس بیٹھی رباب کو بھی بیچ میں گھسیٹا تھا۔۔۔

"ارحان۔۔۔ تم میری ماں نہ بنا کرو۔۔۔" انہوں نے اس کے شکوے پر تنگ آکر کہا۔۔۔ رباب اور عریبہ کی ہنسی پر وہ پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔۔۔

"پھوپھو آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

"اچھا تو آپ ٹھیک تھیں ڈیئر کزن۔۔۔ پھر مجھے آپ نے خوامخواہ پریشان کیا۔۔۔"

"اگر آپ کو تیمارداری کرنی نہیں آتی تو کوشش بھی مت کریں۔۔۔"

"اوہ تیمارداری۔۔۔ وہ تو بیماروں کی کی جاتی ہے ناں۔۔۔ مگر بقول آپ جنابِ عالیہ کے آپ کو تو کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔"

"وہ سب میں نے اپنی پھوپھو کی تسلی کیلئے کہا تھا۔۔۔"

"یہ لیں۔۔۔ لگ گیا پتا کوئی ڈرتی ورتی نہیں ہے یہ مجھ سے۔۔۔" عریبہ کے ساتھ بحث برائے بحث کر کے اس نے صدف صاحبہ کے سامنے عملی نمونہ پیش کیا تھا۔۔۔

کھانے کے بعد وہ اور رباب اپنے کمرے میں آگئی تھیں۔۔۔ عریبہ کراؤن سے سر ٹیکے اور رباب پیٹ کے بل الٹی لیٹی موبائل استعمال کر رہی تھی جب اسے کچھ یاد آیا تو وہ عریبہ کی جانب کروٹ لیتی سیدھی

ہو گئی۔۔۔"کل ممانی لوگ آرہے ہیں۔۔۔" عریبہ کو بتانے کا مقصد طوفان کے پہنچنے سے پہلے حفاظتی تدابیر کرنا تھا۔۔۔

"اور عمیر بھائی۔۔۔"وہ شاید کسی اور ہی سیارے پر تھی جبھی اس کی تنبیہ کو سرے سے ہی نظر انداز کر دیا تھا۔۔۔

"انشاءاللہ وہ بھی کل ہی آرہا ہے۔۔۔"

"چلو شکر ہے۔۔۔ان کا نکاح ہے تو اک دن پہلے آرہے ہیں۔۔۔ نہیں تو عین شادی والے دن ہی پہنچتے۔۔۔"

"لگتا ہے تمہیں تائی ماں کافی یاد آرہی ہیں۔۔۔"رباب نے اس کا مزاق اُڑایا۔۔۔

"توبہ کرو۔۔۔میری تو یہ سوچ کر جان نکل رہی ہے پتا نہیں وہ مجھے دیکھ کر کیسے خاموش رہیں گی۔۔۔"

"تم بس ارحان سے دور رہنا۔۔۔وہ خود ہی ٹھیک رہیں گی۔۔۔"

"ہاں پہلے تو جیسے میں ہر وقت ان کی بانہوں میں بانہیں ڈالتے گھومتی ہوں ناں۔۔۔ عجیب۔۔۔"اس نے تنک کر جواب دیا تھا۔۔۔

"تو کیا تمہیں دکھ ہے اس بات کا۔۔۔"رباب کے چھیڑنے پر وہ منہ بنا گئی۔۔۔

"سنو۔۔۔"اس نے موبائل کی سکرین کو دیکھتے ہوئے عریبہ سے کہا اور پھر جلدی جلدی کچھ لکھنے لگی۔۔۔"تمہاری تیمارداری کو بڑے بڑے بلکہ کافی بڑے لوگ آرہے ہیں۔۔۔"

عریبیہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔رباب مسکرادی۔۔۔"ارحان کا میسج تھا۔۔۔پوچھ رہا تھا ہم لوگ جاگ رہے ہیں یاں سوچکے ہیں۔۔۔"

"تم نے بتاتو نہیں دیا کہ ہم جاگ رہے ہیں۔۔۔"اسے سوال کرنے کے بعد اندازہ ہوا تھا کہ اس نے سوال پوچھ کر اپنے الفاظ ہی ضائع کئے تھے۔۔۔اسے کھی کھی کرتی رباب پر غصہ آیا تھا۔۔۔مگر اس وقت غصہ کرنے کا مطلب اپنی شامت بلوانا تھا۔۔۔وہ کراؤن سے ہٹتی سیدھا ہو کر لیٹ گئی اور اس نے اپنی چادر منہ پر ڈال لی۔۔۔

"میری طرف سے اللہ حافظ۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"کہتے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

قریباً دس منٹ بعد اس نے کمرے میں خاموشی محسوس کرتے ہوئے اپنی چادر کا اک کونا سرکائے باہر جھانکا تھا۔۔۔کمرے میں اس وقت گھپ اندھیرا تھا۔۔۔اس نے روشنی کیلئے کھڑکی کا اندازہ کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا مگر وہاں بھی سب کالا تھا۔۔۔اس نے آہستہ سے چادر اپنے منہ سے اتار دی۔۔۔"شکر الحمدللہ۔۔۔"کسی کو وہاں نہ پاکر اس نے بے ساختہ ہی شکر کا کلمہ ادا کیا اور پھر سیدھا ہوتے ہوئے واپس سے اپنا سر کراؤن سے ٹیک دیا۔۔۔ابھی اس نے سیدھا ہوتے ہوئے سکون کی سانس لی بھی نہیں تھی کہ یک دم ہی سارے کمرے کی بتیاں جل اٹھی تھیں اور پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا۔۔۔روشنی ہوتے ہی سارا منظر واضح ہو گیا تھا۔۔۔رباب سوئچ بورڈ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔گویا لائٹس جلانے والی وہی تھی۔۔۔اس نے

شرمندہ سی نگاہ دروازے کی جانب ڈالی جہاں فہیم، اقراء اور۔۔اور ارحان کھڑا ہوا تھا جس کی بتیسیاں اس کا مذاق اڑا رہی تھیں۔۔۔وہ زبردستی کا مسکرادی۔۔۔

"چچ۔۔۔چچ۔۔۔ہم یہاں اتنا خوار ہو کر۔۔۔جگہ جگہ لگی چوکیوں سے بچ بچا کر آپ کی تیمارداری کرنے آئیں ہیں اور ڈیئر کزن آپ کو کوئی قدر ہی نہیں۔۔۔" ارحان نے مصنوعی دکھ سے کہا۔۔اور پھر وہ چاروں بیڈ کی جانب بڑھ آئے۔۔۔اقراء ہاتھ میں باؤل، فہیم آئسکریم کا ڈبہ اور ارحان چمچ پکڑے ہوئے تھا۔۔بیڈ پر اپنی اپنی جگہ سنبھالتے وہ اب آئسکریم نکالنے لگے تھے۔۔۔

"ہم نے سوچا اب خالی ہاتھ تیمارداری کرنے آتے ہوئے تو اچھے نہیں لگتے ناں۔۔۔" ارحان نے اقراء کے ہاتھ سے آئسکریم باؤل لیتے ہوئے عریبیہ کو پکڑایا۔۔۔

"ویسے بھابھی۔۔۔آپ نے اینوی میں میرے دوست کا ہوا بنایا ہوا ہے۔۔۔دیکھیں آدھی رات کو اس نے مجھے آپ کی آئسکریم کیلیئے اتنا خوار کروایا ہے۔۔۔"

فہیم کی بات پر عریبیہ کے چہرے کے رنگ یک دم اڑے تھے۔۔۔اس نے پھیکے پڑتے چہرے کے ساتھ ارحان کی جانب دیکھا جو ہمیشہ کی طرح بنا کسی بات کا اثر لئے ڈھٹائی سے اپنی آئسکریم کھانے کو پر تول رہا تھا۔۔۔

"پریشان ہونے کی بات نہیں ہے۔۔۔یہ دونوں اپنی ہی پارٹی کے بندے ہیں۔۔۔" وہ اب اطمینان سے آئسکریم کھانے لگا تھا۔۔۔عریبیہ نے باری باری سب کی جانب دیکھا اور پھر آخر پر رباب کے حصے میں اس کی گھوریاں آئی تھیں۔۔۔

"دیکھو میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔ارحان نے کہا تھا تمہیں نہ بتانے کا۔۔۔ابھی ماں کو بھی نہیں پتا تو اسے یقین تھا۔۔۔میرا مطلب ڈر تھا کہ تم اماں کو چغلی مار دو گی۔۔۔"اس نے ارحان کی گھورتی نظروں پر بیچ میں ہی اپنے جملے کی تصحیح کرتے ہوئے "یقین" کی جگہ "ڈر" کیا تھا۔۔۔

"ہاں تو اب کیوں بتایا۔۔۔پھوٹ تو میں اب بھی دوں گی۔۔۔"

"اب یہ تمہارا اور تمہارے شوہر کا مشترکہ مسئلہ ہے۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے کہنے کے بعد اپنی آئسکریم سے انصاف کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

آئسکریم کھانے کے بعد اقراء اور فہیم چلے گئے تھے۔۔۔ان کے جاتے ہی رباب وہاں سے اٹھتی ٹیرس پر چلی گئی۔۔۔رباب ٹیرس پر کھڑی کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔ارحان اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا عریبہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"اب کیسا ہے پاؤں۔۔۔"وہ آج بہت دھیمے اور سنجیدہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"عریبہ کے جواب دینے کے بعد پھر سے وہاں خاموشی ہو گئی تھی۔۔۔وہ کچھ پل کو خاموش سوچتی رہی جیسے اندازہ لگا رہی ہو کہ کہنا چاہیے بھی یا نہیں۔۔۔

"بیہ۔۔۔کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔۔؟"

"امم۔۔۔پتا نہیں مجھے یہ بات کہنی چاہیے یا نہیں۔۔۔"وہ کچھ جھجھکی۔۔۔

kahani

"میاں بیوی کو اک دوسرے سے بات کرنے کیلیئے کبھی اتنا نہیں سوچنا چاہیئے۔۔۔اک یہی رشتہ تو ہوتا ہے جہاں ہر بات بلا دھڑک کہہ دینی چاہئیے۔۔۔یہ اتنی سوچ بچار۔۔۔سیاست۔۔۔لحاظ باقی رشتوں کیلیئے مناسب رہتا ہے میاں بیوی کے رشتے کیلیئے نہیں۔۔۔اگر یونہی ہر بات سے پہلے اتنا سوچو گی تو ذہنی طور پر تھک جاؤ گی۔۔۔اور اس رشتے میں اگر کوئی ایک ذہنی طور پر تھک جائے تو پھر اس رشتے کا بندھے رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔"وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔حیرت انگیز طور پر آج سے پہلے اس نے کبھی اسے یوں نہیں سمجھایا تھا۔۔۔"اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔؟"

"آپ نے اقراء اور فہیم بھائی کو سب بتا دیا۔۔۔کوئی مسئلہ ہو گیا تو۔۔۔"

"تم نے کہا تھا تم مجھ پر بھروسہ کرتی ہو۔۔۔"وہ پر یقین لہجے سے بولا تھا۔۔۔

"بالکل آپ پر بھروسہ کرتی ہوں۔۔۔آپ کے حق میں بات صرف میرے بھروسے کی نہیں ہے بلکہ بابا کہ اس اعتماد کی بھی ہے جو انہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ آپ پر کیا۔۔۔میرے بابا نے اپنے آخری وقت میں اگر مجھے آپ کو سونپا ہے تو مطلب انہیں اپنے بعد آپ ایسے شخص لگے تھے جو میری حفاظت کر سکتے ہیں۔۔۔مجھے تحفظ دے سکتے ہیں۔۔۔مگر پھر بھی پتا نہیں کیوں میں ڈر جاتی ہوں۔۔۔مجھے لوگوں کی باتیں الجھا دیتی ہیں۔۔۔"وہ اپنی جھولی میں رکھے ہوئے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں اس بات کا ڈر ہے کہ شاید میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔"ارحان کی بات پر عریبہ کے تاثرات نے اس کے سوال پر مہر ثبت کی تھی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے تم کب سے میرے دل کی مکین ہو۔۔۔؟" وہ بڑی دلچسپی سے عریبیہ کے چہرے پر ابھرتی حیرانی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"جب تم ممانی کی چادر پکڑے لان میں اکیلی بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔ جب تم نے مجھ پر بھروسہ کر کے مجھے وہ سب باتیں بتائی تھیں جن کو کبھی کسی کو نہ بتانے کا عہد تم نے ممانی کے ساتھ کیا تھا۔۔۔" وہ اس کی حیرانی بھانپ کر مسکرا دیا۔۔۔

"اس دن تمہاری تکلیف کو ختم کرنا میرے بس میں نہیں تھا۔۔۔ اس دن میں نے چاہا تھا کاش وقت کو پلٹنا میرے بس میں ہوتا تو میں سب ٹھیک کر دیتا مگر تمہاری آنکھوں میں کبھی آنسو نہ آنے دیتا۔۔۔ مگر شاید یہی زندگی ہے جس میں کبھی آپ کو اپنے پیاروں کو تکلیف میں دیکھ کر صبر کرنا ہوتا ہے تو کبھی انہیں خوشی میں دیکھ کر شکر۔۔۔" عریبیہ شاک میں تھی۔۔۔ وہ کتنے عرصے سے اس خوف کے زیر اثر رہی تھی کہ اس کے سر پر موجود چھت کبھی بھی کھینچی جا سکتی ہے۔۔۔ اسے آج معلوم ہوا تھا کہ اس چھت کو اس کے سر پر سے کھینچنا کسی کیلئے ممکن نہیں تھا۔۔۔ یہ چھت خاص اسی کیلئے تھی۔۔۔ اسی کی تھی۔۔۔ یہ اسی کی محبت کی بنیادوں پر کھڑی تھی۔۔۔ "تب تمہیں تکلیف میں دیکھ کر صبر کرنا پڑا تھا اور اب تمہیں خوش دیکھ کر شکر کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" ارحان کی بات مکمل ہو گئی تھی۔۔۔ اس نے اظہار کر دیا تھا۔۔۔ عریبیہ ابھی تک اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اگر ایسا تھا تو مجھے پتا کیوں نہیں چلا۔۔۔ ہم تو اتنے وقت سے ساتھ میں ہیں۔۔۔"

"تب مجھے خود بھی نہیں پتا تھا۔۔۔" وہ یاد آنے پر ہنس دیا۔۔۔ "اور پھر جب تم سے محبت کا ادراک ہوا تو پتا نہیں کیوں اس وقت تم سے اظہار کرنا مناسب نہیں لگا۔۔۔ اور ویسے بھی تب آپ میڈم مجھ سے دوستی توڑ چکی تھیں۔۔۔"

عریبہ کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی تھیں۔۔۔

"ماموں جانتے تھے۔۔۔" اس نے پھر سے سلسلہ کلام جوڑا۔۔۔ "میں بس اتنا چاہتا تھا کہ مستقبل میں جب کبھی بھی وہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کریں تو مجھ پر بھی نظر ثانی کر لیں۔۔۔" وہ پھر سے اپنی جوت میں واپس آیا تھا۔۔۔

عریبہ خاموش رہی۔۔۔ اس کے پاس اس کی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ وہ اس کے متعلق کیا کیا خدشات رکھے ہوئے تھی اور وہ کیا باتیں کر رہا تھا۔۔۔

"کیا اب بھی کہو گی کہ تم میرا کرش نہیں ہو۔۔۔؟" اس نے عریبہ کی خاموشی بھانپتے اس کے قریب ہوتے ہوئے راز داری سے پوچھا۔۔۔ دلفریب سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کر رکھا تھا۔۔۔

"کیا اب بھی کہو گی میں بیوقوف نہیں ہوں۔۔۔" اپنی اس بات پر وہ دل کھول کر ہنسا تھا جس پر عریبہ تو شرمندہ ہی ہو گئی تھی۔۔۔

"ہاں تو اب مجھے کیا پتا تھا۔۔۔"

"کیا نہیں پتا تھا۔۔۔؟" اس کا دل چاہا تھا جیسے اس نے اپنا دل اس کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے وہ بھی یونہی اظہار کر دے۔۔۔ روانی میں زبان سے پھسلتا اظہار نہیں۔۔۔ استحقاق کے ساتھ۔۔۔ شعور کے ساتھ۔۔۔

عریبیہ نے اس کے سوال پر ارحان کی جانب دیکھا۔۔۔"یہی کہ آپ کی کرش لسٹ کافی لمبی ہو چکی ہے۔۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ بھی ہنس دی تھی۔۔۔

"جی نہیں میری کرش لسٹ اب بھی اتنی ہی ہے۔۔۔بس اب میری بیوی عقلمند ہو گئی ہے۔۔۔"

"ارحان۔۔۔"وہ روہانسی سی ہوئی۔۔۔

"جو اظہار اس دن روانی میں تمہارے منہ سے نکلا تھا کیا وہ تم اب اس وقت اپنے ہوش و حواس میں نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ شوخ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"ہیں کون سا اظہار۔۔۔ کہاں کا اظہار۔۔۔"آج اس کی اداکاریاں بھی عروج پر تھیں۔۔۔

"تم نے اس دن کھیتوں میں خود کہا تھا کہ تمہیں برا لگا ہے نورین کا میرے لئے وہی جذبات رکھنا جو تم میرے لئے رکھتی ہو۔۔۔"عریبیہ نے غور سے اسے دیکھا تو اس نے شرارت سے بھنویں سکیڑیں۔۔۔"میں بھولا نہیں ہوں اور نہ تمہیں بھولنے دوں گا۔۔۔"

وہ اک بار پھر سے ہنسنے لگی تھی۔۔۔وہ ہنس رہی تھی اور وہ اس کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے مت کرو اظہار۔۔۔اک عہد تو کر ہی سکتی ہو ناں۔۔۔"وہ یک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔یوں جیسے کوئی خوف اسے دبوچنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

"تم وعدہ کرو۔۔۔وعدہ کرو چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔کچھ بھی مطلب کچھ بھی۔۔۔حالات کتنے بھی برے ہو جائیں۔۔۔بھلے ہم ساتھ نہ بھی رہیں تب بھی تم کبھی وہ قدم نہیں اٹھاؤ گی جو ممانی نے اٹھایا تھا۔۔۔"

ان دونوں کے خوف اک دوسرے سے مختلف تھے مگر دونوں کے خوف اک دوسرے کی ذات کے متعلق ہی تھے۔۔۔ان میں سب کچھ مختلف ہو کر بھی بہت کچھ یکساں تھا۔۔۔

"پہلے آپ مجھ سے وعدہ کریں چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔بھلے آپ کا دل مجھ سے بھر جائے مگر آپ مجھے چھوڑیں گے نہیں۔۔۔"

"یار تم سوچ لو پہلے تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے کہ نہیں۔۔۔"اب کے اسنے آنکھوں میں ڈھیروں شرارت سموئے کہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"عریبہ سنجیدہ ہوئی۔۔۔

"کیا ٹھیک ہے۔۔۔؟"وہیں وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

"یہی کے سوچتی ہوں آپ کے ساتھ رہنا بھی ہے کہ نہیں۔۔۔"اپنی شرارتی ہنسی کو ضبط کئے اس نے کہا۔۔۔

"بیہ اگر ایسا سوچا نہ تو۔۔۔"

"تو۔۔۔؟"

"تو میرا گھوڑا نیلا تھوتھا کھالے گا۔۔۔"رباب نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔وہ دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔

"چلو اب بس بھی کرو۔۔۔تم لوگوں کے چکروں میں میں نے ڈیڑھ گھنٹہ اپنی ساس سے باتیں کی ہیں۔۔۔جب تم یہاں اپنی بیوی سے اظہار محبت کر رہے تھے ناں وہ مجھے تمہیں تمہاری بیوی سے دور رکھنے کے مشورے دے رہی تھیں۔۔۔"وہ اپنے بستر میں گھس گئی۔۔۔

"اچھا اب خدا کا واسطہ ہے اپنی ساس کا ذکرِ خیر چھیڑ کر اتنے اچھے موڈ کو خراب نہ کرنا۔۔۔" اس نے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

"تم بھی زرا دو دن صبر کر لینا اور اپنی بیوی سے فاصلے پر رہنا۔۔۔ مجھے تو تمہاری حرکتیں دیکھ کر اپنا نکاح کھٹائی میں پڑتا نظر آ رہا ہے۔۔۔"

"واہ اب تمہارے ہیپی اینڈ کے چکر میں میں اپنی سٹوری خراب کر لوں۔۔۔" وہ تمسخر آمیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔ رباب سے منہ موڑتے ہوئے اس نے خود کو تکتی عریبہ کو دیکھا جس پر وہ فوراً سے نظروں کا زاویہ بدل گئی۔۔۔

اس نے اظہار نہیں کیا تھا وہ نظریں چرا سکتی تھی مگر وہ اظہار کر چکا تھا سو وہ اسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔ وہ یونہی اسے دیکھ رہا تھا جب رباب نے ٹانگ لمبی کیئے اسے پاؤں مارا۔۔۔ ارحان نے زچ ہو کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"اب اٹھ بھی جاؤ۔۔۔ کوئی آ گیا ناں تو یہ امڈ آتی محبت ناک کے راستے نکال کر جائے گا۔۔۔" رباب کا کہنا تھا کہ تینوں کی ہنسی نے بیک وقت رقص کیا تھا۔۔۔

بلآخر رضیہ اور مدثر لوگ بھی آ ہی گئے تھے۔۔۔ رضیہ عریبہ سے نہیں ملی تھی۔۔۔ وہ سب لنچ کرنے کیلیئے اکٹھا ہوئے تو عریبہ کو وہاں دیکھ کر ان کے چہرے پر ابھرتی ناگواری کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی تھی۔۔۔ سب ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے کھانا شروع کر چکے تھے۔۔۔ رضیہ پہلے تو کچھ پل خاموشی سے کھانا کھاتی رہیں مگر پھر زبان کی تیزی عقل کو مات دے ہی گئی۔۔۔

"بس اب تو دعا ہے خیر خیریت سے یہ فنکشن گزر جائیں۔۔۔مجھے تو ہر وقت دھڑ کا لگا رہتا ہے کہ کہیں صدف باجی آپ کی دریادلی ہمارے گلے نہ پڑ جائے۔۔۔"

"میرا خیال ہے تم لوگ سفر سے کافی تھک گئے ہو۔۔۔"صدف صاحبہ نے ضبط کرتے ہوئے اسے خاموش رہنے کی تنبیہ کی تھی۔۔۔ابھی کچھ پل سکون کے گزرے بھی نہیں تھے کہ میمونہ کی زبان انہیں لڑنے لگی تھی۔۔۔

"ویسے بھابھی آپ بھی بڑی چھپی رستم نکلیں۔۔۔آپ کی بھابھی یہاں اس لڑکی کا رشتہ لے کر پہنچ گئیں اور آپ نے ہمیں کانوں کان خبر تک نہیں ہونے دی۔۔۔"

ان کی باتوں سے عریبیہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہونے لگا تھا۔۔۔اس نے منہ کی طرف جاتا چمچ واپس پلیٹ میں رکھ دیا اور پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگالیا۔۔۔

"آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے آپ نے فہیم کے ہر رشتے کے اشتہار چسپاں کروا رکھے ہوں۔۔۔"مذاق اڑاتے لہجے میں کہنے کے بعد ارحان نے پلیٹ میں سے کھیرے کا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیا۔۔۔میمونہ نے ناراض نظروں سے مبشر کی جانب دیکھا وہ کندھے اچکا گئے۔۔۔اپنی آپا کے سامنے کچھ کہنا مطلب اپنی شامت بلوانا تھا۔۔۔

"کون سی بات۔۔۔کس کا رشتہ۔۔۔کوئی مجھے بھی بتائے گا۔۔۔"رضیہ نے جھنجلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔میمونہ کو تو جیسے موقع ہی مل گیا تھا۔۔۔

"آپ کی بھابھی زین کا رشتہ لے کر صدف باجی کے پاس آئی تھیں۔۔۔اور کہہ رہی تھیں کہ بیٹے کے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آ۔۔۔" وہ مزید بولنے کا ارادہ رکھتی تھیں مگر اس سے پہلے صدف صاحبہ نے ہاتھ میں پکڑا چمچ پلیٹ میں پٹخ دیا۔۔۔یک دم ہی پوری میز پر سکوت چھا گیا۔۔۔انہوں نے خفگی بھری نگاہ اپنے بھائیوں پر ڈالی وہ سر جھکا گئے۔۔۔

"باجی۔۔۔"میمونہ کی بات کو صدف صاحبہ کی گرجتی آواز نے اچک لیا تھا۔۔۔

"بہت ہو گیا۔۔۔جب سے آئی ہوں اک ہی فضول بات سنی جا رہی ہوں۔۔۔اور میمونہ تمہاری تو سمجھ آتی ہے کہ تمہاری کوئی بیٹی نہیں اس لئے تمہیں کوئی خدا کی پکڑ کا خوف نہیں۔۔۔کوئی لحاظ کوئی شرم نہیں۔۔۔ مگر رضیہ تم زرا مجھے بتاؤ کیا تمہاری نورین کیلیئے کسی کا کبھی کوئی رشتہ نہیں آیا۔۔۔؟"

"بھابھی کم سے کم آپ میری نورین کو تو اس سے نہ ملائیں۔۔۔"انہوں نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

"ہیں۔۔۔ہیں۔۔۔کیا کہا تم نے۔۔۔؟ کیوں نہ ملاؤں۔۔۔؟ تم لوگ کیا آسمان سے اتارے گئے ہو۔۔۔یاں دو کے بجائے چار ٹانگیں ہیں۔۔۔اور بی بی سب کو اپنے باغیچے کے پھول سہانے ہی لگتے ہیں۔۔۔ زرا بتاؤ تو ایسا کیا ہے میری بیٹی میں۔۔۔؟ خاندان میں سے سب سے صابر بچی ہے میری۔۔۔ جتنی فضول باتیں میری بیٹی تم لوگوں کی برداشت کر جاتی ہے یہی تم لوگوں کی اولادیں ہوتیں تو ابھی تک واپس منہ پر مار چکی ہوتیں۔۔۔خاموش رہتی ہوں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کے کچھ پتا نہیں ہے۔۔۔یاں میں بھولنا بھول گئی ہوں۔۔۔سب کے کرتوت یاد بھی ہیں اور جانتی بھی ہوں میں۔۔۔"

kahanifreak.com

اس وقت کمرے میں صرف صدف صاحبہ کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔وہاں موجود سبھی لوگوں پر ان کا اک رعب تھا۔۔۔جب وہ بات کرتی تھیں تو پھر کسی کی جرات نہیں ہوتی تھی کے کچھ بول جائے۔۔۔ابھی بھی یہی ہوا تھا۔۔۔وہ بولنے لگیں تو کسی کو جرات نہ ہوئی کہ کوئی ان کی بات کو بیچ میں اچک لے۔۔۔

اپنے بھائیوں کو اچھی خاصی جھاڑ پلانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئیں۔۔۔ان کے اٹھتے ہی ان کے بچے بھی ان کے ساتھ میز پر سے اٹھ گئے تھے اور ان کے بھائی بھی اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی۔۔۔یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی کرنل کے کھڑے ہوتے ہی پیچھے پلٹون کھڑی ہو گئی ہو۔۔۔ناچار ان کے بھائیوں کی بیویاں بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

سائیڈ میز پر سے تسبیح اٹھاتی ہوئی وہ کھڑی کے پاس آکر کھڑی ہو گئیں۔۔۔اک بڑی عجیب بات تھی اتنی مسافت نے بھی ان کے چہرے پر تھکان کے نشان نہیں چھوڑے تھے۔۔۔شاید یہی وجہ تھی ان کے بچوں نے بھی کبھی کسی چیز کا کوئی اثر نہیں لیا تھا۔۔۔ہر پل زندگی کو جینے میں لگے رہتے تھے۔۔۔

وہ وہاں کھڑی باہر دیکھتی تسبیح کر رہی تھیں جب پیچھے سے عریبیہ نے آکر ان کے گرد اپنے بازوؤں کا حلقہ بنایا۔۔۔وہ اس کا لمس اس کی خوشبو پہچانتی تھیں۔۔۔اولاد کو پہچاننے کیلیئے ماؤں کو بینائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔ماں اولاد کو محبت کی آنکھ سے دیکھتی ہے۔۔۔وہ اولاد کی روح سے مانوس ہوتی ہے۔۔۔اور جب رشتہ روح سے بندھ جائے تو پھر موجودگی کو محسوس کرنے کیلیئے کسی آہٹ کی ضرورت نہیں پڑتی۔۔۔

"کون ہے بھئی۔۔۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"اللہ پھو پھو۔۔۔آپ تو کہتی تھیں تم آتی ہو تو میرے بھائی کی خوشبو چار سو پھیل جاتی ہے اور اب۔۔۔اتنی پاس سے بھی نہیں پہچان پارہیں۔۔۔"

"اوہ اچھا تم ہو بی بی۔۔۔ہٹو پیچھے۔۔۔اتنی گرمی ہے۔۔۔"

یہ گرمی والا جملہ تو ان کا تکیہ کلام ہی بن گیا تھا۔۔۔

"نہ۔۔۔میں تو آج بالکل نہیں ہٹ رہی۔۔چاہے آپ جو مرضی کہہ لیں۔۔۔"اس نے اپنی ٹھوڑی بھی ان کے کندھے پر رکھ دی۔۔۔

"اچھا تو پھر بلاؤں میں اپنے بیٹے کو۔۔۔؟"

"بلالیں۔۔۔اب نہیں لگتا مجھے ان سے ڈر۔۔۔"وہ ان کو چھوڑتی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔

"ہیں۔۔۔ہیں۔۔۔ایسا کیا ہو گیا اک رات میں۔۔۔یہ انہونی کیسے ہو گئی۔۔۔"

"ہوا تو اک رات میں ہی ہے جو بھی ہوا ہے مگر آپ کو بتادوں اب پھر سے ہماری دوستی ہو گئی ہے۔۔۔"اس نے ساتھ میں سر کو بھی جنبش دی تھی۔۔۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔لیکن پتا تو چلے ایسا کیا ہو گیا اک رات میں۔۔۔"وہ بھی بیڈ پر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

"یہ تو میں نہیں بتا سکتی بھئی۔۔۔آخر کو کوئی پرائیویسی بھی ہوتی ہے میاں بیوی کی۔۔۔اب ہر چیز ساس کو تھوڑی بتائی جا سکتی ہے۔۔۔"اس نے ان سے دور ہوتے ہوئے شاہانہ انداز میں کہا۔۔۔

"دیکھو تو زرا کل تک تو تمہاری دوست میں تھی۔۔۔میرے بیٹے کے ساتھ دوستی کیا ہوئی اک رات میں ہی میں ساس بن گئی۔۔۔۔افسوس"انہوں نے دکھ سے کہا۔۔۔عریبہ ان کی بات پر کھلکھلا کر ہنس دی اور

اگلے ہی پل ان کے ساتھ لیٹ گئی۔۔۔"میری پیاری جانِ عزیز۔۔۔ بھلا آپ کی جگہ کوئی لے سکتا ہے۔۔۔؟"

انہوں نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔"پکا۔۔۔؟"

"جی پکا۔۔۔"اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارحان بھی نہیں۔۔۔؟"وہ صدف صاحبہ کی شرارت سمجھ چکی تھی۔۔۔

"لیں دیکھیں یہ تو اب آپ زیادتی کر رہی ہیں۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ پھر سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔ کتنے عرصے بعد انہوں نے اس کے چہرے کو پہلے جیسے کھلتے دیکھا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی وہ ان کے کمرے میں ان کو شکریہ کہنے آئی تھی۔۔۔ جو کچھ دیر پہلے وہ اس کی خاطر سب کو سنا آئی تھیں وہ کم تھوڑی تھا۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔ تھینک یو۔۔۔"اس نے ان کے گال پر پیار کیا تھا۔۔۔

"یہ تمہیں میری ماں سے لپٹنے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔۔۔؟"وہ چلتا ہوا ان کے پاس آ گیا۔۔۔

"آپ خیریت سے آئے ہیں۔۔۔؟"عریبہ کے سوال پر صدف صاحبہ نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔ اسے اس کے آنے کی وجہ نہیں جاننی تھی بلکہ یہ کہنا مقصود تھا کہ آپ ہمارے وقت میں مخل پذیر ہو رہے ہیں۔۔۔

"مجھے پتا تھا تم ماں کو چکنی چپڑی لگانے آئی ہو گی۔۔۔ اور یہ شکریہ وکریہ کرنے بھی تو میں نے سوچا میں بھی جا کر اپنی داد وصول کر آؤں۔۔۔"اس نے عریبہ کو آگے ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے آگے کو

کھسک گئی اور اس کے ساتھ صدف صاحبہ نے بھی آگے ہو کر ارحان کیلئے جگہ بنادی تھی۔۔۔ وہ دونوں اب صدف صاحبہ سے لپٹے انہیں گھیرے ہوئے تھے۔۔۔

"توبہ ہے میمونہ ممانی کے ساتھ زبان لڑا لڑا کر میری توزبان کا رنگ ہی بدل گیا ہے۔۔۔ "اس نے اپنی کہنی کو بیڈ پر ٹکائے اور ہتھیلی پر سر رکھے قدرے اونچا ہو کر عریبیہ کی جانب دیکھا۔۔۔ "چلو کرو اب میرا شکریہ۔۔۔ بولو تھینک یو ارحان۔۔۔"

"جبکہ اس بات پر تمہارا شکریہ کرنا نہیں چھتر کھانا بنتا ہے۔۔۔ "عریبیہ کی جگہ صدف صاحبہ نے کہا تھا۔۔۔

"آپ تو رہنے ہی دیں ماں۔۔۔ میں کتنا بھی نیکی کا کام کر آؤں آپ نے یہی کہنا ہے ارحان ضرور اس کے پیچھے تمہارے دماغ میں کوئی خناس ہی ہونا ہے۔۔۔"

"یہ زبان درازی نیکی ہے۔۔۔؟"

"اپنی بیوی کے تحفظ کیلئے زبان تو کیا ہاتھ چلانا بھی نیکی ہی ہے۔۔۔ میرے لئے تو ہے۔۔۔ "اس نے اپنی اک اور سائنس پیش کی تھی۔۔۔

"پہلے مجھے عریبیہ کی کم گوئی کی عادت سے ڈر لگتا تھا مگر اب چلو سکون ہے۔۔۔ تمہارے شوہر کی جتنی لمبی زبان ہے خیر سے یہ تمہارے حصے کی بھی زبان درازی کر ہی لے گا۔۔۔ "عریبیہ صدف صاحبہ کی بات پر ہنسنے لگی۔۔۔ ہنس تو ارحان بھی دیا تھا اس کے نزدیک یہ بات شرمندہ ہونے کی نہیں فخر کی تھی۔۔۔

صدف صاحبہ نے عریبیہ کا ہاتھ اپنے اوپر رکھ لیا اور پھر ارحان کا ہاتھ پکڑ کر عریبیہ کے ہاتھ کے اوپر رکھ دیا جسے ارحان نے سرعت سے پکڑ لیا تھا۔۔۔ عریبیہ نے حجاب کے زیرِ اثر اپنی انگلیاں بند کرنی چاہئیں مگر

ارحان نے اس کا ہاتھ کچھ یوں پکڑ رکھا تھا کہ اگر وہ انگلیاں بند کرتی تو ارحان کی انگلیاں اس کی انگلیوں میں مقید ہو جاتیں۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ کھولتے ہوئے ارحان کی جانب دیکھا وہ زیرِ لب مسکرا دیا تھا۔۔ان دونوں نے صدف صاحبہ کے ساتھ اپنا سر ٹیک دیا۔۔

\-

رباب کو رضیہ کی باتوں نے قدرے الجھا دیا تھا۔۔الجھانے سے زیادہ پریشان کر دیا تھا۔۔ایسا نہیں تھا کہ اسے آج پہلے عریبہ کیلیئے ان کی ناراضگی کا احساس نہیں ہوا تھا مگر اس حد تک۔۔۔یوں ہر لحاظ کو بالائے تاک رکھتے ہوئے وہ سب کے بیچ اس کے متعلق بول سکتی ہیں اس کا ادراک آج ہی ہوا تھا۔۔وہ لان میں بیٹھی مسلسل اپنے اور عمیر کے نکاح کے متعلق سوچ رہی تھی۔۔۔بینچ پر رکھی چائے بھی ابھی تک وہیں کی وہیں ویسی کی ویسی پڑی ہوئی تھی۔۔۔

عمیر کی وہاں سے گزرتے ہوئے اس پر نظر پڑی تو وہ اس کے پاس آگیا۔۔اس کے پاس پہنچ کر اس نے چائے کہ کپ میں جھانکا جو وہاں پڑا اس قدر ٹھنڈا ہو چکا تھا کہ اس پر ملائی کی اک موٹی تہہ جم گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کیا ہے اس بیچاری کے ساتھ۔۔۔"

رباب نے گردن گھما کر چائے کو دیکھا اور پھر اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔"دھیان ہی نہیں رہا۔۔"

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔"وہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

اس نے نفی میں گردن ہلادی۔۔۔"تم مجھے بہت اچھے سے جانتے ہو عمیر۔۔۔میں باتوں کو دل میں رکھنے کی عادی نہیں ہوں اور نہ ہی غلط بات کو برداشت کرنے کی۔۔۔"

"جانتا ہوں۔۔۔"وہ اس کی بات کو تحمل سے سن رہا تھا۔۔۔

"میں اس وقت نکاح کو لے کر بہت الجھ گئی ہوں۔۔۔مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ ماما کا یہ فیصلہ کس حد تک ٹھیک ہے۔۔۔"

"تمہیں ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے۔۔۔؟اگر کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ۔۔۔نکاح کوئی چھوٹی بات تو نہیں ہوتی۔۔۔"

"تم نے آج ممانی کا رویہ دیکھا ہی ہے۔۔۔وہ عریبہ کو کس حد تک ناپسند کرتی ہیں۔۔۔کل کو اگر انہیں میرے اور عریبہ کے ملنے پر کوئی اعتراض ہوا تو۔۔۔؟یاں اگر کبھی عریبہ نے ان کی باتوں کے جواب میں کچھ کہہ دیا۔۔۔"اس نے بات کرتے ہوئے سانس لینے کیلئے وقفہ لیا تھا۔۔۔"وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔لیکن پھر بھی ہر انسان کے ضبط کا اک پیمانہ ہوتا ہے۔۔۔تم جانتے ہو عریبہ میرے لئے کیا ہے۔۔۔اور میں ہر گز کسی کے کہنے پر اپنی بہن کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔"اس کا لہجہ کسی بھی قسم کے احساس سے پاک تھا۔۔۔

"دیکھو میں تمہیں ہر گز ان کے خلاف بدظن کرنا نہیں چاہ رہی۔۔۔ہر کسی کی اپنی سوچ۔۔۔اپنی پسند ناپسند ہوتی ہے۔۔۔ان کی بھی ہو گی۔۔۔"

"تو تمہیں یہ ڈر ہے کہ کل کو ماما یاں بابا میں سے کوئی تمہیں اس سے ملنے سے منع نہ کر دے۔۔۔"

"ہمم بلکل۔۔۔ہو سکتا ہے کل کو ان دونوں کے بیچ کوئی تلخ کلامی ہو جائے اور پھر اس کا سارا ملبہ ہمارے رشتے پر آ گرے۔۔۔اگر وہ کچھ برا کہتی ہیں تو میں کسی کی گیرنٹی نہیں دے سکتی۔۔۔اپنی بھی نہیں۔۔۔وہ میری بہن ہے۔۔۔اس کے متعلق بات کرنے میں انہیں بھی کچھ احتیاط کرنی ہو گی۔۔۔"وہ خاموشی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔۔۔

"اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ میں ان کی عزت نہیں کروں گی۔۔۔وہ میں ہر صوت کروں گی کیونکہ وہ تمہاری ماں ہیں۔۔۔لیکن اس چیز کو یقینی بنانے کے چکر میں اپنے گھر والوں کی بے عزتی بھی نہیں کرواؤں گی۔۔۔"وہ اب کی بار بھی خاموش رہا۔۔۔رباب جھنجھلا گئی۔۔۔"اب تم بھی کچھ بولو گے۔۔۔؟"

"تمہیں سن رہا تھا۔۔۔"اس نے اک پر سکون سی سانس اپنے اندر اتاری تھی۔۔۔"جہاں تک عریبیہ سے یاں کسی بھی اور سے ملنے نہ ملنے کا سوال ہے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس میں کوئی تمہیں مجبور نہیں کرے گا۔۔۔تم جانتی ہو میرے ٹیمپرامنٹ کو۔۔۔میری سوچ کو۔۔۔میں ممی کے جیسے نہیں سوچتا۔۔۔میں کوشش کروں گا کہ عریبیہ کے متعلق ان کے خیالات بدل سکوں۔۔۔"رباب اس کی بات سننے کے بعد سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

"بس۔۔۔؟"عمیر نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"ابھی کیلئے۔۔۔"وہ دونوں ہی مسکرا دیئے۔۔۔

آج مہندی کے فنکشن کا انتظام گاؤں کے پاس والے شہر میں کیا گیا تھا۔۔۔ عریبیہ اور رباب دونوں کے مہندی کے جوڑے سفید اور پیلے رنگ کے امتزاج سے اک ہی طرز کے بنے ہوئے تھے۔۔۔ پاؤں کے ٹخنوں تک آتی لمبی سفید فراک جس میں ہلکے پیلے رنگ کی کلیاں ڈلی ہوئی تھیں۔۔۔ فراک کے دامن کو سیلور رنگ کے موتیوں سے زینت بخشی گئی تھی۔۔۔

اس وقت وہ دونوں بھی باقی کزنز کی طرح اقراءاور فہیم کو سٹیج پر گھیرے ہوئے تھے۔۔۔ کچھ ہی دنوں میں اقراءاور عریبیہ میں خاصی شناسائی ہو گئی تھی۔۔۔

"سب سے پہلے عریبیہ مجھے مہندی لگائے گی۔۔۔ "اقراء نے اپنا دوپٹا درست کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"امم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ پھر ہماری بھی اک شرط ہے۔۔۔ "نورین نے اپنے دماغ میں چلتی شرارت کے اثرات کو چہرے پر جھلکنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"ہاں ہمیں ہر شرط منظور ہے۔۔۔ "اقراء نے ہامی بھری۔۔۔

"سب سے پہلے آپ کی جوٹھی میٹھائی بھی عریبیہ ہی کھائے گی۔۔۔ "سٹیج پر موجود سبھی کزنز نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔ دوسری جانب بھی عریبیہ تھی بنا سوچے میدان میں کود جانے والی۔۔۔ "ہاں تو اس میں کیا بات ہے کھا لوں گی میں۔۔۔ "اس کے کہنے کی دیر تھی سبھی کے قہقے اک ساتھ بلند ہوئے تھے۔۔۔

"ایسا کرتے ہیں آپ سے پہلے عریبیہ کی شادی کروا دیتے ہیں۔۔۔ کیا کہتی ہیں۔۔۔؟"رباب نے عریبیہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی نہیں میں نے صرف مٹھائی کھانے کا کہا ہے۔۔۔"اس کے انجان پن پر سبھی کزنزاک بار پھر ہنستے ہوئے اس کا ریکارڈ لگانے لگے تھے۔۔۔

"بھئی یہ بڑوں کا ماننا ہے جو دلہن کی جوٹھی میٹھائی کھاتا ہے اس کی شادی جلدی ہو جاتی ہے۔۔۔" نورین نے کہنے کے ساتھ جیسے ہی اقراء کی جوٹھی مٹھائی اٹھائی عریبیہ نے فوراً سے کھسکنے کی کی تھی لیکن اگلے ہی لمحے سبھی کزنزاسے گھیر چکے تھے۔۔۔ عریبیہ کے تھپڑوں کو نظرانداز کرتے رباب نے اس کا منہ پکڑ لیا تھا اور نورین نے بھی اچھی خاصی زور آزمائی کرنے کے بعد اس کے منہ میں مٹھائی ڈال ہی دی۔۔۔ ناچار برے منہ کے ساتھ عریبیہ کو مٹھائی نگلنی ہی پڑی اور پھر سے پورا حال تالیوں اور قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

خوب سارا اہلہ غلہ کرنے کے بعد وہ سٹیج سے نیچے آ گئی۔۔۔اس نے صدف صاحبہ کو ڈھونڈنا چاہا مگر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آئیں۔۔۔ وہ تھک کر سٹیج کے سامنے پڑے صوفوں میں سے اک صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ سبھی کزنز نے اپنا شغل فرمالیا تو اب دیگر لوگ رسم حنا کرنے لگے تھے۔۔۔ وہ وہاں بیٹھی بڑی دلچسپی سے وہ منظر دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا کروں میں باجی۔۔۔ میں تو اسے منع کر رہی ہوں کہ وہ اس لڑکی کو خود سے دور رکھے۔۔۔ مگر وہ سنتی کدھر ہے۔۔۔"اسے وہاں بیٹھتے وقت بالکل بھی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ اس کی ممانیاں بھی وہاں بیٹھی ہوئی ہیں۔۔۔اب میمونہ کی آواز پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"وہ تو بچی ہے مگر تم تو سمجھ دار ہو نا۔۔۔ میں تو صدف باجی کیلئے بھی کڑتی ہوں۔۔۔ کہیں ان کی اچھائی ان کے گلے ہی نہ پڑ جائے۔۔۔ماں نے خود کشی کر کے راہ فرار ڈھونڈ لیااور زمانے کی ساری رسوائی کریم بھائی اور ہم لوگوں کیلئے چھوڑ گئی۔۔۔"رضیہ نے خاصی سنگدلی کا مظاہرہ دکھایا تھا۔۔۔

"بس کیا بتاؤں۔۔۔ کبھی کبھی تو مجھے اس کیلئے دکھ ہوتا ہے کیسی ماں تھی اس کی۔۔۔ مگر پھر کہتی ہوں یہ بھی تو اس کے ہی وجود کا حصہ ہے۔۔۔اس کے جیسی ہی ہو گی۔۔۔"

اس سے ضبط اب مشکل ہونے لگا تھا۔۔۔ پانی سے بھری آنکھیں بھی چھلکنے لگی تھیں۔۔۔وہ وہاں کسی کا فنکشن خراب کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔اس کا اس وقت وہاں سے چلے جانا ہی بہتر تھا۔۔۔اس نے آگے کی جانب قدم بڑھائے اور ساتھ ہی میمونہ کی تحقیر آمیز آواز گونجی تھی۔۔۔"بد کردار ماں کی اولاد کیسی ہو گی۔۔۔"

عریبیہ نے اک بار پھر نظر انداز کرتے اپنے قدم آگے کی جانب اٹھانے چاہے مگر ناکام۔۔۔اس نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں اس کے باوجود بھی ضبط ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔۔اور پھر اگلے ہی پل ضبط ٹوٹ گیا ۔۔۔۔ عریبیہ نے سامنے میز پر پڑے گلاس کو اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا تھا۔۔۔ کرچیوں کی اک آواز ابھری تھی اور پھر سبھی اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔

"خدارا بس کر دیں۔۔۔بس کر دیں خدارا۔۔۔"وہ سسکتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

"لو دیکھ لو۔۔۔ کہتی تھیں نا میں اپنی ماں کی طرح اسے بھی ہماری خوشیوں سے بیر ہے۔۔۔"رضیہ کی آنکھوں میں اس وقت صرف حقارت ہی تھی۔۔۔

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں ہوں میں اپنی ماں کی طرح۔۔۔نہ ہی میری ماں کو آپ کی خوشیوں سے کوئی بیر تھا۔۔۔ جھوٹے۔۔۔ جھوٹے ہو تم سب لوگ۔۔۔" وہ رندھی ہوئی آواز کے ساتھ چیخی۔۔۔اور پھر وہاں سے اٹھتی وہ میمونہ کے پاس آئی۔۔۔"آ۔۔۔آپ ہی تھیں ناتائی ماں جو دادو کے ساتھ ہمارے گھر آئی تھیں۔۔۔ بھول گئیں آپ۔۔۔؟ کیسے آپ نے ماں کو واسطے دیئے تھے۔۔۔؟"

میمونہ ششدر رہ گئی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ عریبہ کو وہ سب یاد ہو گا۔۔۔

"میری ماں نے صرف آپ لوگوں کی وجہ سے خودکشی کی۔۔۔" وہ چلائی۔۔۔"آپ لوگ ہیں قاتل میری ماں کے۔۔۔ ہماری خوشیوں کے۔۔۔آپ سب کھا گئے۔۔۔ میرا بچپن۔۔۔میری خوشیاں۔۔۔میری ماں۔۔۔"

"ہاں تم تو کہو گی اس کی بیٹی جو ٹھہری۔۔۔" رضیہ نے اس کی سبھی باتوں کو جھٹلا دیا۔۔۔ لیکن آج اسے کسی کے جھٹلائے جانے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔وہ آج ظلم کی داستان سنانے جا رہی تھی۔۔۔

اک وقت ظلمت کا تھا۔۔۔

اک حکم سزا کا تھا۔۔۔

اک سزا تھی جو ناکردہ گناہ کی تھی۔۔۔

اک بہتان تھا۔۔۔اک فریب تھا۔۔۔

اک بنت حوا تھی۔۔۔جو پاک دامن تھی۔۔۔

اک ہجوم تھا جو الزام تراش تھا۔۔۔

kahanifreak.com

اک پری تھی جو ملکہ کی پرچھائی تھی۔۔۔

جس نے ملکہ کی ریت نہ نبھائی تھی۔۔۔

اس نے خود کو سمیٹا تھا۔۔۔

"بتائیں ان سب کو تائی ماں۔۔۔ کیا آپ نے اور دادو نے نہیں کہا تھا ماں سے اگر انھوں نے بابا کو نا چھوڑا تو آپ تایا کو چھوڑ کر چلی جائیں گی۔۔۔"اس نے آہ بھری۔۔۔

"میری ماں بری عورت نہیں تھی۔۔۔ بلکہ آپ لوگوں کی ذہنیت بری تھی۔۔۔تایا ابو ماں کو صرف بہن سمجھتے تھے اور آپ۔۔۔ آپ لوگوں نے میری ماں پر تہمت گڑھ دی۔۔۔ نہیں تھی میری ماں بری عورت۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے گال صاف کئے۔۔۔

"سب کو یاد ہے تو یہ کہ میری ماں نے خودکشی کی تھی اگر کچھ نہیں یاد تو وہ۔۔۔ وہ ظلم جو آپ میری ماں پر کرتے رہے۔۔۔ کیسے دادو تایا انہیں پیٹتے تھے۔۔۔اور وہ بیچاری تو۔۔۔ سب سے چھپاتی چھپاتی دنیا سے چل بسی۔۔۔"اس نے شہادت کی انگلی اٹھائی۔۔۔"میں معاف نہیں کروں گی۔۔۔ کسی ایک کو بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ کبھی نہیں کروں گی۔۔۔ نہیں کروں گی معاف۔۔۔"وہ ہزیانی کیفیت میں بولی تھی۔۔۔ کہنے کے ساتھ ہی وہ حال سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔ رباب نے آگے بڑھ کر اسے روکنا چاہا لیکن عریبیہ نے سختی کے ساتھ اسے منع کر دیا۔۔۔

"میں نہ آؤں تو پھوپھو کو اکیلا مت چھوڑنا۔۔۔ان سے کہنا عریبیہ ان سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔"

kahanifreak.com

رباب نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔"عریبیہ۔۔۔تم نے ارحان سے وعدہ کیا تھا تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔"رباب کی آنکھیں بھی بھیگنے لگی تھیں۔۔۔اس کی بات پر عریبیہ کی سسکی ابھری تھی اور ساتھ میں آنسو پوری رفتار سے بہے تھے۔۔۔"ایسا مت کرو پلیز۔۔۔ربی۔۔۔ہم سب تمہارے بغیر نہیں رہ پائیں گے۔۔۔"

"میں آجاؤں گی۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھپکتی باہر نکل گئی۔۔۔

وہ بے بسی سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔وہ جا رہی تھی۔۔۔وہ کچھ بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔۔۔وہ کس قدر تکلیف میں تھی۔۔۔اور یہ تکلیف اسے۔۔۔یہ تکلیف اسے رباب کے اپنوں نے دی تھی۔۔۔رباب وہاں سے قدرے بھاگنے کے انداز میں رضیہ اور میمونہ لوگوں تک آئی تھی۔۔۔وہ دونوں حیرانی سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔وہ ان کے سامنے کھڑی تاسف سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

"کتنی گندگی ہے آپ دونوں کے اندر۔۔۔کتنی غلاظت ہے۔۔۔"

"رباب۔۔۔"

"کیا رباب۔۔۔ہاں کیا رباب۔۔۔؟"وہ رضیہ سے زیادہ بلند آواز میں چلائی۔۔۔"شرم نہیں آتی آپ لوگوں کو۔۔۔؟آخر بگاڑا کیا ہے اس نے آپ کا۔۔۔؟تکلیف کیا ہے آپ کو اس سے۔۔۔؟بتائیں مجھے۔۔۔؟کیا چاہتے ہیں آپ اس سے۔۔۔وہ بھی مر جائے۔۔؟ممانی کی طرح وہ بھی اپنی جان لے لے۔۔۔؟"

kahanifreak.com

"عمیر۔۔۔"رضیہ نے رباب کے پیچھے کھڑے عمیر کو اپنی مدد کو بلایا۔۔۔وہ رباب کے پیچھے کھڑا اس کی ساری باتیں سن چکا تھا مگر اب اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔رباب نے اپنے ہاتھ سے منگنی کی انگوٹھی اتار کر رضیہ کے ہاتھ پر پٹخ دی۔۔۔"میں بیمار ذہنیت والی عورت کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔"

"رباب۔۔۔"عمیر کا لہجہ متوازی تھا۔۔۔رباب نے رضیہ سے رخ پھیرتے ہوئے عمیر کی جانب کیا تھا۔۔۔"میں نے تم سے کہا تھا مجھے نہیں پتا یہ رشتہ طے کر کے ہمارے گھر والوں نے اچھا کیا ہے یاں برا۔۔۔لیکن اب مجھے سمجھ آگیا ہے یہ اک غلط فیصلہ تھا۔۔۔میں ہر گز کسی ایسے گھر میں نہیں جاسکتی جہاں کے لوگوں کے دلوں میں میری بہن کیلئے اتنی نفرت ہو۔۔۔"اس کی خود کی آواز اس وقت نم تھی۔۔۔"تم اچھے انسان ہو مگر محض تمہاری اچھائی تو میری اور میری بہن کی عزت کا تحفظ نہیں کر سکتی ناں۔۔۔" اس نے عمیر کی جانب دیکھتے کہا تھا اور پھر اپنے پیچھے وہ سب کو خاموش چھوڑتی اپنی ماں کو ڈھونڈنے نکل پڑی۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ رباب کی کال سنتے ہی اسے ڈھونڈنے نکل پڑا تھا۔۔۔اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کبھی خود کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔۔۔مگر رباب کی باتیں اور اس وقت انجان شہر میں اس کا یوں اکیلے نکل جانا۔۔۔اس نے کار ڈرائیو کرتے ہوئے اک ہاتھ سے اپنے گلے میں لپٹا مفلر اتار دیا جو آج وہ مہندی کی مناسبت سے پہنے ہوئے تھا۔۔۔وہ ارحان تھا جس نے زندگی میں کبھی کسی چیز کو خود پر سوار نہیں کیا تھا مگر اس وقت عریبیہ کا خیال اس کے حواسوں پر سوار ہونے لگا تھا۔۔۔پریشانی۔۔۔خوف۔۔۔سنجیدگی۔۔۔بے بسی جیسے

احساسات کی شدت وہ آج پہلی بار اس وقت ۔۔۔اس لمحے محسوس کر رہا تھا۔۔۔اس کا اندر اس وقت اس قدر اندھیرے میں ڈوب رہا تھا کہ اسے اپنی ساتھ والی سیٹ پر پڑا چنری کا مفلر بھی گھبراہٹ کا شکار کرنے لگا تھا۔۔۔ارحان نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا اور پھر شیشہ نیچے کرتے ہوئے اسے باہر پھینک دیا۔۔۔خوف سے اس کا ماتھا بھیگنے لگا تھا۔۔۔اس کے دماغ پر وہی چھوٹی عریبیہ اپنی ماں کا دوپٹا پکڑے لہرائی تھی۔۔۔اس نے بے ساختہ ہی اپنا ماتھا مسلا۔۔۔"بیہ۔۔۔۔بیہ۔۔۔تم نے وعدہ کیا تھا۔۔۔"وہ گاڑی ڈرائیور کرتے ہوئے اسے متلاشی نگاہوں سے دیکھتا بڑبڑا رہا تھا۔۔۔"تم ممانی والی غلطی نہیں کرو گی۔۔۔یااللہ بیہ۔۔۔بیہ چاہیے۔۔۔"وہ بس بسی سے کہہ رہا تھا۔۔۔رباب ہوتی تو اس کی معصومیت بھری دعا پر ہنس دیتی۔۔۔وہ ہمیشہ اس سے کہتی تھی "ارحان تم اتنا مذاق کرتے ہو کہ تمہیں اب سنجیدگی سے دعا مانگنا بھی بھول گئی ہے۔۔۔"اور وہ اس سے کہتا تھا "دعا تو اہلیت نہیں دیکھتی۔۔۔"اور وہ کہتی "مگر بددعا ضرور دیکھتی ہے۔۔۔اس لئے تم عربیہ سے زرا بچ کہ ہی رہنا۔۔۔"

"یااللہ۔۔۔میری اہلیت مت دیکھنا۔۔۔بیہ چاہیے۔۔۔اس کی عافیت چاہیے۔۔۔"اسے رونے کا طریقہ نہیں آتا تھا۔۔۔آتا ہوتا تو وہ یقیناً دھاڑے مار کر رو دیتا۔۔۔اس کا دل بھاری ہونے لگا تھا گھٹن بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس نے سٹئیرنگ کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی۔۔۔"یااللہ۔۔۔بیہ چاہیے۔۔۔ابھی چاہیے۔۔۔"اس نے کسی بچے کی طرح ضد کی۔۔۔اور پھر۔۔۔پھر حیرت سے اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔دل کی دھڑکن دھیمی پڑی تھی۔۔۔وہ۔۔۔وہ اسے سامنے بیٹھی نظر آگئی تھی۔۔۔اسے بیہ مل

گئی تھی۔۔۔اسے بیہ ابھی مل گئی تھی۔۔۔وہ گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا بھاگا تھا مگر پھر اس کے ڈر جانے کے سبب اس نے اپنی رفتار کم کر دی۔۔۔

وہ سامنے ہی بلا خوف وخطر فٹ پاتھ پر ننگے پاؤں اپنے گھٹنوں پر رکھے بازوؤں پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔اس نے اپنا دوپٹا اپنے ارد گرد لپیٹ رکھا تھا۔۔۔اسے اس وقت صرف اپنی ماں کی آغوش میں چھپ جانے کی اور اپنے باپ کی شفقت میں لپٹ جانے کی خواہش تھی اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔کیا یہ اتنی بڑی خواہش تھی۔۔۔جن کے حیات تھے ان کیلئے اتنی بڑی خواہش نہیں تھی۔۔۔اس کے حق میں بڑی تھی اس کے ماں باپ ابدی نیند سو گئے تھے۔۔۔اس کی خواہش بہت بڑی تھی جس کا دیان ممکن نہیں تھا۔۔۔

ارحان خاموشی سے دھیمی چال چلتا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔عریبہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔ارحان کا دل کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچا تھا یوں کہ وہ اس کے دل کو آزاد کرنا بھول گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں جن میں جھانکنے کیلئے وہ ہمہ وقت تیار رہتا تھا آج ان میں دیکھنا سوہان روح تھا۔۔۔

وہ جب بھی روتی تھی وہ وہیں ہوتا تھا مگر اسے آج احساس ہوا تھا وہ جب بھی روئی تھی ان کی نظریں کبھی نہیں ملی تھیں۔۔۔کبھی وہ نہیں ملاتا تھا اور کبھی وہ نظریں جھکا لیا کرتی تھی۔۔۔اگر ملی تھیں تو شاید ایسی تکلیف پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔مگر کیوں۔۔۔؟شاید اسے آج سے پہلے کبھی اتنی تکلیف ہوئی بھی نہیں تھی۔۔۔ارحان نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔۔وہ ان آنکھوں کو گریہ کرتے دیکھنے کا عادی

نہیں تھااور وہ اس کی یوں نظریں پھیر لینے کی عادی نہیں تھی۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں میں سر جھکائے باآواز رو دی۔۔۔اس کی سسکیاں رات کے سناٹوں کا ہاتھ تھامے خوف کے قہقہے بلند کرنے لگی تھیں۔۔۔

وہ اس کے پاس سے اٹھتا ہوا اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔۔۔بہت بار صراط مشکل لگتا ہے مگر اس پر پاؤں دھرنے پڑتے ہیں۔۔۔خود کو تکلیف سے بچانے کیلیئے وہ اسے نظرانداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ارحان نے آہستہ سے اس کے ہاتھ اس کے چہرے پر سے ہٹا دیئے۔۔۔وہ کچھ پل سر جھکائے آنسو بہاتی رہی۔۔۔

"م۔۔۔مجھے لگتا ہے میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔بہت۔۔۔بہت تکلیف ہے۔۔۔"اس نے اپنی بات مکمل کرنے کیلیئے ہاتھوں کی بھی مدد لی تھی۔۔۔

"ایسے مت کہو۔۔۔"اس نے بے بسی سے خود کلامی کی تھی۔۔۔

"مج۔۔۔مجھے ماں بابا کے پاس جانا ہے پلیز۔۔۔"وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح روتے ہوئے فریاد کر رہی تھی۔۔۔"صرف ایک بار۔۔۔ایک بار مجھے ان کے پاس جانا ہے۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ارحان نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔"میں کبھی ماما کو معاف نہیں کروں گی۔۔۔انہوں نے لوگوں کی خاطر۔۔۔اپنی اذیت کو کم کرنے کیلیئے مجھے پس پشت ڈال دیا۔۔۔انہوں نے اپنی جان لینے سے پہلے اک بار بھی عریبہ کا نہیں سوچا۔۔۔کیوں۔۔۔کیا میں اتنی ہی بے وقت تھی۔۔۔عریبہ اتنی ہی بے وقت تھی۔۔۔"

وہ اس کو اپنے ساتھ لگائے سنتا رہا۔۔۔اس کے بولنے سے ہی اس کے اندر کا غبار نکل سکتا تھا۔۔۔

"انہوں نے اک بار بھی نہیں سوچا کہ ان کے بعد میرا کیا ہو گا۔۔۔سب کے پاس ان کے اپنے ہیں۔۔۔انہیں کسی قسم کا خوف۔۔۔کوئی ڈر نہیں ہے۔۔۔اک عریبیہ ہی ہے جس کا کوئی اپنا نہیں ہے۔۔۔اک وہی ہے جو کل بھی خالی ہاتھ تھی آج بھی خالی ہاتھ ہے۔۔۔میرے ہی ہاتھ خالی کیوں ہیں۔۔۔؟میرا ہی دامن اپنوں کی محبت سے خالی کیوں ہے۔۔۔مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔"

وہ اس کے ساتھ لگی ہچکیاں لیتے رو رہی تھی۔۔۔وہ خاموش ہو گئی تو ارحان نے اسے اپنے سے دور کرتے ہوئے اپنے سامنے کیا۔۔۔"میری طرف دیکھو۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔وہ ابھی بھی ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔

"بیہ پلیز۔۔۔دیکھو میری طرف۔۔۔کیا میں تمہارا نہیں ہوں۔۔۔کیا تم مجھے اس بھیڑ میں اکیلا چھوڑ دو گی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔آپ بھی میرے نہیں ہیں۔۔۔آپ کو عریبیہ کے دور جانے سے فرق پڑتا ہے۔۔۔"یہ سوال سے زیادہ اسے بتایا گیا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ نہیں پڑتا۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لئے کہہ رہا تھا۔۔۔"حقیقتاً تمہارا مجھ سے دور چلے جانا تو بہت دور کی بات۔۔۔اس بات کا تصور ہی میری گھٹن بڑھانے لگتا ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔تو طے ہوا جب جب وہ روٹھا کرے گی تب تب اسے اظہار کرنا پڑے گا۔۔۔

kahanifreak.com

اس نے انگوٹھے سے اس کی آنکھیں صاف کیں۔۔۔"مجھے بابا کے بعد لگتا تھا کہ میں اب اللہ کی رضا پر باآسانی صبر کر سکتا ہوں۔۔۔مجھے اب زندہ رہنے کیلئے کسی شخص کی ضرورت نہیں مگر۔۔۔تمہیں کچھ ہو گیا تو مجھے صبر نہیں آئے گا بیہ۔۔۔میں صبر کر ہی نہیں پاؤں گا۔۔۔مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میری سانسیں تم پر انحصار کرنے لگی ہیں۔۔۔"

ارحان نے کہتے ہوئے نظریں جھکالی تھیں۔۔۔وہ پہلی ہستی تھی جس کے سامنے وہ نظریں جھکا گیا تھا۔۔۔جس سے وہ نظریں چرا گیا تھا۔۔۔"یوں چلے جانے کی بات مت کیا کرو۔۔۔یوں چلے جانے کی بات مت کرنا۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ تھامے التجا کر رہا تھا۔۔۔

"آئیم سوری۔۔۔"اس نے آہستہ سے کہا۔۔۔اب رو لیا تھا۔۔۔دل کا غبار ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔ارحان نے اس کی جانب دیکھا وہ اب بہتر لگ رہی تھی اور اپنے ہاتھ چھڑوانے کے چکروں میں تھی۔۔۔ارحان نے اس کی اس حرکت کو نظرانداز کر دیا اور اس کے ہاتھوں کو یونہی تھامے رکھا۔۔۔"یہ دوسری بار ہے جو تم نے اتنی چالاکی سے مجھ سے اظہار کروالیا ہے۔۔۔چلو اب خود بھی اظہار کرو۔۔۔جلدی سے بولو ارحان آئی لو یو۔۔۔"وہ اپنی جوت میں واپس آیا تھا۔۔۔

"ارحان۔۔۔"وہ اک بار پھر سے اپنی نظروں کا زاویہ بدل چکی تھی۔۔۔اور آج اس کی جھکی نظریں ارحان کو کوفت زدہ نہیں کر رہی تھیں۔۔۔

"انگلش میں بولنا مشکل لگ رہا ہے۔۔۔؟اردو میں بول دو۔۔۔بولو ارحان مجھے آپ سے بہت ۔۔۔بہت۔۔۔بہت۔۔۔اور بہت سے بھی بہت زیادہ محبت ہے۔۔۔"وہ شرارت سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"گھر چلتے ہیں۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

"کس سے۔۔۔؟" وہ شوخ لہجے میں بولا۔۔۔

"اندھیرے سے۔۔۔" عریبہ نے ارد گرد نظر دوڑائی تھی۔۔۔

"مگر میرے آنے سے پہلے تو تم یہاں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔"

"آپ کے آنے سے پہلے۔۔۔" اس نے کہنے کے ساتھ ہی زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔

"میرے جاپانی پھل تم شرما رہی ہو۔۔۔؟" وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتا ہوا غلطی سے قہقہہ لگا بیٹھا تھا۔۔۔

"چھوڑیں۔۔۔اف بھئی چھوڑیں۔۔۔۔" اس نے اپنے ہاتھ زور سے کھینچے مگر ناکام۔۔۔

"اچھا۔۔اچھا۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ تھامے چل دیا۔۔۔ "ویسے شکر ہے تمہارا ز بانی لہجہ کافی بہتر ہے۔۔۔ نہیں تو جتنی بار تم مجھے بھئی بول چکی ہو ناں میں بھائی سمجھ کر جانے کتنی دیگیں دے چکا ہوتا۔۔۔" ارحان کے چٹکلے پر وہ دونوں ہنستے چلے گئے۔۔۔ان دونوں کی ہنسی رات کی خوفناکی کو کم کرنے لگی تھی۔۔۔اس نے اپنی ماں سے کہا تھا وہ خود کو ہیل نہیں کر پایا تو اسے کیا کرے گا۔۔۔ مگر اس نے اسے ہیل کر دیا تھا۔۔۔ عریبہ کی خاطر اس نے اپنے زخموں کو بھرنے دیا تھا اور پھر اس کے زخموں پر بھی مرحم رکھ دیا تھا۔۔۔اس نے کہا تھا اس کے الفاظ اس کی ڈھارس نہیں بندھا سکتے اور وہ اسے کھلکھلا گئے تھے۔۔۔

ان کا گاؤں شہر سے کچھ دور تھا۔۔۔اندھیرے اور چور چکاری سے بچنے کیلئے آتے وقت وہ سب آگے پیچھے اپنی اپنی گاڑیاں لئے نکلے تھے۔۔۔اب اس سب واقع کے بعد ان دونوں کو اکیلے گھر جانا پڑ رہا تھا۔۔۔ارحان نے عریبہ کی جانب دیکھا جو قدرے پر سکون سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"بیہ۔۔۔تمہاری وجہ سے ہمیں اتنا بڑا رسک لینا پڑ رہا ہے۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"کیسا رسک۔۔۔؟"وہ پہلے ہی اندھیرے سے ڈر رہی تھی مگر ظاہر یہی کروا رہی تھی کہ اسے کوئی ڈر نہیں ہے۔۔۔

"یہی اکیلے آنے کا۔۔۔اگر کہیں بیچ راستے میں ڈاکوؤں نے روک لیا تو۔۔۔"عریبہ اندھیرے کے سبب اس کی آنکھوں میں چھپی شرارت کو دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔"یہ تو سامان بھی لے لیتے ہیں اور مار بھی لگاتے ہیں۔۔۔پھر بھی دل نہ بھرے تو باندھ کر پھینک جاتے ہیں۔۔۔"

"آپ کو مجھے لے کر نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔"اس نے سارا ملبہ ارحان پر ڈال دیا۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔تم نے شاید خود ہی کہا تھا گھر جانے کا۔۔۔"وہ اس کو تنگ کرنے چلا تھا اور یہاں گیم ہی الٹی پڑ چکی تھی۔۔۔

"ہاں تو آپ منع کر دیتے۔۔۔"

"تم مان لیتی نہ جیسے۔۔۔؟"

"آپ ان حالات میں بھی ایسے لڑ رہے ہیں۔۔۔"وہ روہانسی سی ہوئی۔۔۔

"ہاں۔۔۔میں۔۔۔؟میں لڑ رہا ہوں۔۔۔؟"وہ حیران ہوا۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔مجھے پہلے ہی ڈر لگ رہا ہے اور اوپر سے آپ ڈانٹنا بھی شروع ہو گئے ہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں ڈھیروں خوف تھا۔۔۔وہ باہر کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"لڑکی۔۔۔میں نے کب ڈانٹا۔۔۔؟"

"آپ ہمیشہ ہی اپنی غلطی نہیں مانتے۔۔۔"

"یااللہ مجھے صبر دے۔۔۔"وہ بات کرتے کرتے رک گیا۔۔۔عریبیہ نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تو ارحان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیاہوا۔۔۔؟"عریبیہ نے اس کے چونکنے پر کہا تھا۔۔۔ونڈ سکرین سے پار دیکھتے ہوئے وہ مسکرا دیا۔۔۔

"اب زرا دھیان سے بیٹھنا اس سڑک پر ہمارے اچھے خاصے جن نکلنے والے ہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"ارے خوفزدہ ہونے والی بات نہیں ہے بس سڑک زرا ٹوٹی ہوئی ہے اور اس اندھیرے میں کار کی رفتار کم کنے کا رسک نہیں لیا جا سکتا۔۔"

ارحان نے ٹھیک کہا تھا اس سفر نے ان کے اچھے خاصے جن نکال دیئے تھے۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر پہنچے تھے عریبیہ نے شکر کا کلمہ ادا کیا۔۔۔وہ اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ ایسی ہی تھی۔۔۔اسے نارمل ہونے میں وقت نہیں لگتا تھا۔۔۔ارحان نے اس سے کھانے کا پوچھا مگر اس نے منع کر دیا۔۔۔

"میں تھوڑی دیر کیلئے سوناچاہتی ہوں۔۔۔"وہ کہہ کر آگے بڑھی اور وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا۔۔اس کے قدموں کی چاپ محسوس کرتی وہ رک کر اس کی جانب پلٹی۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"ارحان نے بھنویں اٹھائیں۔۔۔

"آپ کدھر جارہے ہیں۔۔۔؟"وہ حیران ہوئی۔۔۔

"اور کدھر جاؤں گا تمہارے ساتھ آرہاہوں۔۔۔"

"ارحان۔۔۔آپ کو پھوپھو سے کیا گیا عہد یاد ہے ناں۔۔۔آپ زرا دس فٹ کے فاصلے پر ہی رہیں گے۔۔۔"

اس کی بات پر وہ اپنی مسکراہٹ کو روک نہیں پایا تھا۔۔۔"تم ناایسے ہی بنتی ہو۔۔۔۔ویسے ماشاءاللہ کافی سمجھ دار ہو۔۔۔"اس نے اس کے ماتھے پر چپت لگائی۔۔۔

"یہ تمہاری پھوپھو کے وعدوں سے پہلے تم میری بیوی ہو۔۔۔میری عزت ہو۔۔۔تمہاری رسوائی کا سبب کبھی نہیں بننا چاہوں گا۔۔۔اب چلو۔۔۔"

"پھوپھو چھتر لگائیں گی۔۔۔"اس نے اسے خوف دلانا چاہا۔۔۔

"اب پھوپھو کے چھتروں کے ڈر سے کیا میں اپنی بیوی کو اکیلے رونے دوں۔۔۔"

"تو کیا آپ میرے ساتھ روئیں گے۔۔۔"یہ حقیقت میں اک سنجیدہ سوال تھا۔۔۔

kaharifreak.com

"خیر اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔ہاں مگر تمہیں رونے نہیں دوں گا۔۔۔" وہ کہتے ساتھ ہی آگے بڑھا تو وہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔۔۔"ویسے اک بات بتاؤں۔۔۔مجھے رونا نہیں آتا۔۔۔مطلب رونے کا طریقہ نہیں آتا۔۔۔"اک اور چیز تھی جس پر اسے فخر تھا۔۔۔

"رونے کا بھی کوئی طریقہ ہوتا ہے۔۔۔؟" عریبیہ نے اس کے پیچھے پیچھے چلتے سوال کیا۔

"میں کبھی رویا نہیں ہوں اس لئے مجھے نہیں پتا۔۔۔"

"ہاں آپ تو رلاتے ہیں۔۔۔" وہ کہہ کر اپنے کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی۔۔۔اب چونکہ یہ پہرادار صاحب اسکی پہرا داری کا کام سنبھال چکے تھے تو مجبوراً اسے اپنے رونے کے پلین کو منسوخ کرنا پڑا۔۔۔ عریبیہ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد اچھے بچوں کی طرح سونے کیلئے لیٹ گئی تو وہ ٹیرس پر آگیا۔۔۔ٹیرس پر پڑی کرسی کو اس نے کچھ اس اینگل سے سیٹ کیا تھا جہاں سے وہ گاہے بگاہے اسے بھی دیکھ سکتا تھا۔۔۔وہ اسے کہہ نہیں پایا تھا کہ اسے ابھی تک اسے کھو دینے کا خوف تھا۔۔۔اس کے خود کو نقصان پہنچا لینے کا خوف۔۔۔

ارحان اور عریبیہ کے گھر پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد باقی سب لوگ بھی آگئے تھے۔۔۔صدف صاحبہ کسی کا انتظار کئے بغیر تیز چال چلتی گھر میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔باقی بہن بھائی بھی ان کے پیچھے بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔۔انہوں نے آج سے پہلے ہمیشہ ان کے چہرے پر شفقت دیکھی تھی۔۔۔آج پہلی بار وہ سب ان کو

اس قدر غصے میں دیکھ رہے تھے۔۔۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سیڑھیاں اترتے ارحان کی جانب آئیں۔۔۔

"کدھر ہے عریبہ۔۔۔؟"

"سو رہی ہے۔۔۔"

"ہائے میری بچی۔۔۔ بھوکی سوگئی۔۔۔؟"

ارحان نے ہاں میں سر ہلادیا۔۔۔ان کو ڈھیروں دکھ ہوا تھا۔۔۔وہ غصے سے میمونہ اور رضیہ کی جانب پلٹیں۔۔۔

"تم لوگوں کو زرا سی شرم نہیں آئی میری بیٹی کا دل دکھاتے ہوئے۔۔۔؟" وہ دکھ سے بولی تھیں مگر دکھ نے ان کے لہجے کی گرج کو کم نہیں کیا تھا۔۔۔وہ دونوں خاموش کھڑی رہیں۔۔۔

"تم لوگوں نے یہی سب کرنا تھا تو مجھے کیوں بلایا۔۔۔ہاں۔۔۔"

"آپا ہم سب تو ایسے ہی بات کررہے تھے۔۔۔ ہمیں کیا پتا وہ ہمارے پاس بیٹھی ہماری باتیں سن رہی ہے۔۔۔"

"باتیں کررہے تھے۔۔۔؟" انہوں نے حیرانی سے سوال کیا۔۔۔ "باتیں نہیں کہو۔۔۔اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا کہو۔۔۔ چغلیاں کرتی ہو۔۔۔ بہتان تراشی کرتی ہو۔۔۔ طعنہ زنی کرتی ہو۔۔۔ کیوں اپنی قبر کو سانپ بچھوؤں سے بھر رہی ہو۔۔۔" کہنے کے بعد انہوں نے اپنے بھائیوں کا رخ کیا۔۔۔

"تم لوگوں میں کوئی حیا نہیں۔۔۔کوئی شرم نہیں۔۔۔؟مرے ہوئے بھائی کی نہ بیوی کی عزت کرواسکے نہ اب اس کی اولاد کو سکون لینے دے رہے ہو۔۔۔تمہاری بیویوں سے تو میں کیا ہی کہوں۔۔۔اپنا ہی خون بیغیرت ہے۔۔۔مجھے یہاں بلوالیا اور دو دن صبر نہیں ہوا۔۔۔دو دن اپنی زبانیں بند نہیں رکھ سکے۔۔۔میرے سامنے زبانیں اتنی بے لگام ہیں تو پیچھے سے تو پتا نہیں کیا کیا بکتی ہوں گی۔۔۔"وہ اپنے بھائیوں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غرائی تھیں۔۔۔

"آپا معزرت۔۔۔آئندہ نہیں ہو گا۔۔۔"وہ تینوں بھائی ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔۔۔

"بس۔۔۔بہت دیکھ لی میں نے اپنی بچی کی برداشت۔۔۔بہت بول لیا تم لوگوں نے۔۔۔ذرا بتاؤ نا مجھے آج تم لوگ مر جاؤ۔۔۔کیا کچھ ہے اپنے رب کے حضور پیش کرنے کو۔۔۔؟ایسے کرتوت لے کر جاؤ گے۔۔۔؟"

آج وہ سارالحاظ ساری مروت بالائے طاق رکھتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔۔اب انہوں نے وسیم کا رخ کیا۔۔۔"اور تم پر تو تف ہے۔۔۔میں نے ان سب چیزوں کو یہ سوچ کر بھلا دیا کہ جب وہی نہیں رہی تو اب پرانی باتیں کریدنے کا فائدہ۔۔۔مگر تم نے اور تمہاری بیوی نے حد ہی کر دی۔۔۔کیا تمہیں اتنی سنگدلی زیب دیتی ہے۔۔۔؟تمہیں خوف نہیں آتا تمہاری بھی ایک بیٹی ہے۔۔۔"

رضیہ تڑپی تھی۔۔۔"ہائے۔۔۔باجی اللہ خیر کرے میری بچی کیلئے۔۔۔"

"ہائے میں صدقے بی بی۔۔۔اب کیسے سینا جلا ہے۔۔۔بخش دو اسے وہ مر گئی ہے۔۔۔اب اس کی بچی کو زندہ رہنے دو۔۔۔"

kahanifreak.com

انہوں نے اک اچٹتی نگاہ میمونہ اور رضیہ پر ڈالی۔۔۔"بہت شکریہ تم لوگوں کا ہمیں یہاں بلوانے کا اور پھر ذلیل کرنے کا۔۔۔"

"رباب، ارحان اپنا سامان پیک کرو۔۔۔ صبح کی پہلی کرن پر ہی ہم نکل جائیں گے۔۔۔"

"آپا۔۔۔"وہ تینوں بھائی بیک وقت بولے تھے مگر وہ اپنے بچوں سے کہتی عریبہ کے کمرے میں چلی آئیں۔۔۔

اس کے بیڈ پر بیٹھتے انہوں نے اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگیں۔۔۔"ربی پھوپھو کی جان۔۔۔اٹھو۔۔۔"

اس نے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

"ربی پھوپھو کی جان اٹھو جاؤناں۔۔۔ بھوکے پیٹ نہیں سوتے۔۔۔"

"پھوپھو قسم سے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔۔۔سچ میں۔۔۔"وہ جانتی تھیں وہ کتنی نیند کی پیاری تھی۔۔۔

"لو میں پھر خوامخواہ میں تمہارے چکر میں بھوکی بیٹھی رہی۔۔۔"

عریبہ ان کی بات سنتی فورا سے اٹھ بیٹھی۔۔۔"ارے بھئی۔۔۔آپ نے کیوں نہیں کھایا۔۔۔؟"وہ اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کی تگ ودو کر رہی تھی۔۔۔

"تم نے جو نہیں کھایا تھا۔۔۔"

"اب کہاں سے کھانا ملے گا۔۔۔"وہ واپس سے ان کی گود میں سر رکھتی لیٹ گئی۔۔۔

"ارے اٹھو۔۔۔ شرم نہیں آتی شوہر کھانا لے کر آ رہا ہے اور تمہیں یہاں سونے سے فرصت نہیں۔۔۔"

وہ پھوپھو کی بات کو نظرانداز کرتی مزید سونا چاہتی تھی مگر شوہر صاجب حاضر ہو چکے تھے۔۔۔

"اللہ۔۔۔ آپ نے اس سوتو کیلئے ہم سے اتنی محنت کروائی ہے۔۔۔" ارحان ٹرے تھامے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

رباب نے ہاتھ میں پکڑا پانی کا جگ میز پر رکھ دیا۔۔۔ "یہ نہیں اٹھے گی۔۔۔"

"ایسے کیسے نہیں اٹھے گی۔۔۔ اتنی محنت سے ہم پرستان کی پری کیلئے کھانا لے کر آئے ہیں۔۔۔" اس نے اپنے ہاتھ میں پڑی ٹرے رباب کو پکڑا دی اور پانی کا جگ اٹھالیا۔۔۔ صدف صاحبہ نے اسے باز رہنے کو کہا مگر وہ ماں کی نظروں کو نظرانداز کرتا آگے بڑھا۔۔۔

"عریبہ ارحان تم پر پانی ڈالنے آرہا ہے۔۔۔" رباب نے اک سانس میں کہا تھا اور پھر اگلے ہی پل وہ بیڈ سے چھلانگ لگاتی زمین پر تھی۔۔۔ سب کی ہنسی نے ماحول کی تلخی کو ختم کر دیا تھا۔۔۔ وہ منہ بناتی فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

فجر پڑھنے کے بعد وہ لان میں ہی بیٹھی روشنی کے نمودار ہونے کا انتظار کرنے لگی تھیں۔۔۔ انہیں وہاں بیٹھا دیکھ کر ان کے بھائی بھی وہیں چلے آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔۔۔ وہ خاموش اپنی تسبیح کرتی رہیں۔۔۔ کچھ پل سرکنے کے بعد وسیم نے خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔

"آپا۔۔۔ وہ رباب نے منگنی کی انگوٹھی واپس کر دی ہے۔۔۔"

"بہت اچھا کیا اس نے۔۔۔جو کام مجھے کرنا چاہیے تھا وہ اس نے کر دیا۔۔۔"

"ایسے تو مت کہیں آپا۔۔۔آج شام ان دونوں کا نکاح ہے۔۔۔لوگ کیا کہیں گے۔۔۔؟"

"میں لوگوں کے ڈر سے اپنے بچوں کو جہنم میں نہیں جھونک سکتی۔۔۔" وہ جواب دینے سے زیادہ بات منہ پر مارنے والا لہجہ رکھے ہوئے تھیں۔۔۔

"کیسی بات کر رہی ہیں آپا آپ۔۔۔میری بھانجی ہے وہ۔۔۔میں اس کے ساتھ زیادتی تو نہیں کروں گا ناں۔۔۔"

"جب خون سفید ہوتا ہے ناں تو وہ سب سے پہلے رشتوں کو پہچاننے کی بینائی اچکتا ہے۔۔۔آج تم اپنی بھتیجی کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو میں کیسے مان لوں کل کو بھانجی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرو گے۔۔۔"

"آپا۔۔۔آپ صرف رباب کا کیوں نہیں سوچتیں۔۔۔"

"میں خود بھی اک بیٹی کی ماں ہوں وسیم۔۔۔میں کسی کی بیٹی کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتی۔۔۔اور اگر تم لوگ یہ سمجھ رہے ہو کہ تم لوگ میری اک بیٹی کو بیاہ کر لے جاؤ گے اور دوسری کے ساتھ زیادتی کرو گے تو میں اس کی اجازت ہر گز نہیں دوں گی۔۔۔"

"آپا۔۔۔رباب مجھے بہت پیاری ہے۔۔۔کچھ تو گنجائش نکال لیں۔۔۔"

"وسیم تم جانتے ہو۔۔۔منگنی کی انگوٹھی میں نے نہیں رباب نے واپس کی ہے۔۔۔اب جب تک وہ خود نہیں کہے گی میں کوئی ہامی نہیں بھرنے والی۔۔۔اور اگر رباب ہاں کہہ بھی دیتی ہے تب بھی میں پہلے تمہاری بیوی کا رویہ دیکھوں گی۔۔۔کچھ تبدیلی محسوس ہوئی تبھی بات آگے بڑھے گی۔۔۔"

"اچھا آپا۔۔۔ مگر اقراء اور فہیم کی شادی کیلیئے تو رک جائیں۔۔۔ میمونہ بھی آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہے۔۔۔"

"مجھے کسی کی معافی نہیں چاہیے۔۔۔ تم لوگ اپنے گھروں میں خوش رہو اور دوسروں کو بھی رہنے دو۔۔۔"

"پلیز پھوپھو۔۔۔ رک جائیں ناں۔۔۔ اب اماں بابا کی باتوں کی وجہ سے ہمارے ساتھ تو یہ مت کریں ناں۔۔۔" اقراء اور فہیم بھی آ کر ان کے پاس بیٹھ گئے تھے۔۔۔ "ہم گیرنٹی دیتے ہیں۔۔۔ اب کوئی عریبیہ کا دل دکھانے والی بات نہیں کرے گا۔۔۔" وہ دونوں امید بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔ انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا اور پھر باری باری دونوں کے سر پر پیار کیا تھا۔۔۔

وہ اور رباب سٹیج پر بیٹھیں اقراء اور فہیم کے ساتھ گپیں لگا رہی تھیں۔۔۔ صدف صاحبہ کی خاص تاکید پر وہ عریبیہ کا سایہ بنی ہوئی تھی۔۔۔ یہاں تک کہ واشروم تک وہ اس کے ساتھ جا رہی تھی۔۔۔ عریبیہ نے تنگ کر اس سے پوچھ ہی لیا تھا۔۔۔ "اب یہاں واشروم کے اندر کوئی مجھے نقصان پہنچائے گا۔۔۔؟"

"تم میری ممانیوں کی اہلیت پر شک مت کرو۔۔۔" اس نے بھی اس کی بات کا جواب ہی دیا تھا مگر وہاں سے ہٹی نہیں تھی۔۔۔ جبکہ اس کا یوں عریبیہ کے ساتھ ہر جگہ موجود ہونا ممانیوں کو شرمندہ کر رہا تھا اور وہ یہ کام بڑی خوشی خوشی کر رہی تھی۔۔۔ وہ اقراء کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی جب ارحان نے رباب کو اس کے پاس سے اٹھایا تھا اور پھر کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

"اوئے۔۔۔یہ تم نے میرے ساتھ میچنگ کی ہے۔۔۔؟"ارحان کے کہنے پر عریبیہ نے پہلے اسے پھر اپنی فراک کو دیکھا۔۔۔وہ حیران ہوئی اس کی فراک کا کلر اس کی ویسٹ کورٹ سے میل کھا رہا تھا۔۔۔یہ ساری کارستانی بھی ان دونوں بہن بھائیوں نے مل کر ہی کی تھی۔۔۔اور کیسے کی تھی یہ وہی بتا سکتے تھے۔۔۔

"آپ کتنے خوش فہم ہیں نا۔۔۔"وہ اس کی بات پر مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

"اور آپ کتنی سنگدل۔۔۔ڈیئر کزن۔۔۔"ارحان نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔۔"مطلب بندہ اتنی محنت سے تیار ہوا ہو تو تھوڑی سی تعریف تو بنتی ہے ناں۔۔۔"

"میں۔۔تعریف۔۔۔"وہ گڑبڑائی۔۔۔

"ہاں۔۔کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔؟"وہ اس کے اس اعتراض پر حیران ہوا۔۔۔

"آپ کی۔۔۔؟"وہ جس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کی تعریف میں کیا پیش کرے اس کو سلگا کر رکھ گئی

۔۔۔

"نہیں اس فہیم کی کر دو۔۔۔پتا نہیں اس بیچارے کی بھی کسی نے کی ہے یاں نہیں۔۔۔"ارحان نے ساتھ میں فہیم کو بھی کھینچا تھا۔۔۔"اور یہ تم میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہی ہو۔۔۔"

"گھوڑے۔۔۔زیادہ چپکو نہیں۔۔۔دور رہ کر بات کرو۔۔۔کسی نے تمہاری شوخیوں پر توجہ فرما لی نہ تو لینے کے دینے پڑ جانے ہیں۔۔۔"وہ صوفے کے پیچھے سے ارحان اور عریبیہ کے بیچ سر کئے بولی تھی۔۔۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟کیوں اچھے بھلے رومینٹک موڈ کو تیل کر رہی ہو۔۔۔"وہ آج پھر نکاح والے دن کی طرح زچ ہوا تھا۔۔۔

"تمہارا توہر وقت ہی رومانٹک موڈ ہوتا ہے۔۔۔اور یہ زبردستی تعریف وصولی کب سے رومینس میں آنے لگا۔۔۔"

"تمہاری نند کی کتنی لمبی زبان ہے۔۔۔"وہ کہتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔

"کیا اس کے شوہر سے بھی زیادہ لمبی۔۔۔؟"وہ واپس سے اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

بلآخر وہ شادی سے شریک ہو کر واپس اپنے گھر آہی گئے تھے۔۔۔گھر پہنچے ہی تینوں اپنے کمروں کی جانب فریش ہونے بھاگے تھے۔۔۔بس اک دوسرے سے سبقت لیتے وہ صدف صاحبہ کے پاس جانا چاہتے تھے۔۔۔رباب اور ارحان دونوں بھاگتے ہوئے جب اک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے سامنے ہی اپنی تیسری رقیب کو خود سے پہلے پا کر دونوں کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔۔۔وہ بڑے آرام دہ انداز سے صدف صاحبہ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

"ہم اس کو کیسے بھول گئے۔۔۔"ارحان نے چڑ کر کہا۔۔۔رباب بھی جلدی سے بھاگتی ہوئی ماں کی دوسری طرف خالی جگہ سنبھال گئی۔۔۔ارحان بیچارہ کچھ دیر تو کھڑا منہ دیکھتا رہا اور وہ دونوں اس کی موجودگی کو نظرانداز کرتی لیٹی رہیں۔۔۔

"ماں یہ کیا بات ہوئی۔۔۔یہ ہر وقت آپ کے ساتھ چپکی رہتی ہے۔۔۔"

"ہاں تو خود کی ہی محنت سے چپکتی ہوں۔۔۔"اس نے اور زور سے صدف صاحبہ سے جھپی ڈالی تھی۔۔۔

"ماں مجھے بھی آپ کے ساتھ لیٹنا ہے۔۔۔ان میں سے کسی ایک کو اٹھائیں۔۔۔"ابھی ماں کی مداخلت ہی اسے جگہ دلوا سکتی تھی۔۔۔

"بھئی عریبیہ اٹھے۔۔۔آخر کو بیوی ہی شوہر کی خواہش پوری کرتی ہے۔۔۔"

"کوئی نہیں۔۔۔جہاں پھوپھو ہوں وہاں کوئی شوہر نہیں۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے صاف انکار کر دیا۔۔۔

"یہ تو بچو کل ماں کو جانے دو پھر بتاؤں گا۔۔۔"

"اچھا اچھا بس۔۔۔ارحان تم ادھر رباب والی سائیڈ پر آجاؤ نا بیٹا۔۔۔تم لوگ جانتے ہو نا عریبیہ نہیں اٹھے گی۔۔۔"صدف صاحبہ کی بات نے اس کے دل میں ٹھنڈ ڈالی تھی۔۔۔وہ آنکھیں بند کرتی مسکرا دی۔۔۔ ناچار وہ رباب کی جانب چلا آیا۔۔۔

"پھوپھو آپ اتنے دن وہاں کیسے رہیں گی۔۔۔"

"اتنے دن کہاں ہے۔۔۔؟ تھوڑے سے دن کی تو بات ہے۔۔۔اور پھر اللہ سوہنے کے گھر جا کر واپس آنے کو کس کا دل چاہتا ہے۔۔۔"

"یار پھوپھو آپ مجھے بھی ساتھ لے جاتیں۔۔۔مجھے پتا ہے ان دونوں نے آپ کے جانے کے بعد مجھے بہت رلانا ہے۔۔۔بہت تنگ کرنا ہے۔۔۔"وہ مستقبل قریب کی بلاؤں کا سوچتی روہانسی ہوئی۔۔۔ارحان اور رباب اس کی حالت کا لطف لیتے دل کھول کر مسکرا دیئے۔۔۔وہ تینوں آج اپنی جنت میں آکر بہت خوش تھے۔۔۔

"ایسے کیسے ڈرائیں گے۔۔۔ یہ اک بار میری گڑیا کو کچھ کہہ کر تو دیکھیں۔۔۔"

"اور جو آپ کی گڑیا ہمیں اتنا تنگ کرتی ہے وہ۔۔۔" ارحان نے سر اٹھا کر عریبیہ کو دیکھا۔۔۔

"اچھا گاؤں میں کس نے کس کو تنگ کیا۔۔۔؟" عریبیہ بھی بھرپور مقابلے پر آئی تھی۔۔۔

"اچھا جی۔۔۔ جو خود آج تک تنگ کرتی آئی ہو اس کا کیا۔۔۔؟ میں نے اک زرا سا تنگ کر لیا وہ یاد ہے۔۔۔"

"اک زرا سا تنگ۔۔۔؟ ہاں اک زرا سا تنگ۔۔۔ وہ جو آپ مجھے اتنا ڈراتے رہیں ہیں وہ کس کھاتے میں جائے گا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ میں۔۔۔؟ میں تمہیں ناگ بن کر دکھاتا رہا ہوں نا جو میڈم مجھ سے ڈرتی رہیں ہیں۔۔۔"

"ناگ نہیں بنے تو ناگ سے کچھ کم بھی نہیں تھے۔۔۔" وہ اپنی طرف سے تو بہت آہستہ بولی تھی مگر جلد رباب کے قہقہے نے اس کی ساری غلط فہمی دور کر دی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ اب تو تم ماں کو اک بار جانے دو۔۔۔" وہ واپس سے لیٹ گیا۔۔۔

"دیکھا پھوپھو۔۔۔ دیکھا آپ نے۔۔۔ میں اب ان سب کے ساتھ کیسے رہوں گی۔۔۔" وہ لیٹی نہیں تھی۔۔۔

"بھئی اللہ آپ پر رحم کرے۔۔۔" رباب نے ارحان کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

"ارحان۔۔۔ خبردار اگر تم نے یا رباب نے اس کو تنگ کیا۔۔۔" عریبیہ ان کے ساتھ واپس سے لیٹ گئی۔۔۔

"اچھا دیکھو۔۔۔میرے بعد لڑنا مت۔۔۔مل جل کر رہنا۔۔۔یہ نہ ہو جب میں واپس آؤں تو تم لوگوں کے جھگڑے نپٹانے میں ہی مجھے سال لگ جائے۔۔۔"ان کی بات پر وہ تینوں ہنس پڑے۔۔۔

"ارحان اب تم سربراہ ہو گے گھر کے۔۔۔کسی بھی بات کیلئے تم جواب دہ ہو گے اور رباب اور عریبیہ تم دونوں بھی زیادہ اس کو تنگ مت کرنا۔۔۔رباب بھائی کو وقت پر ناشتا دینا ہے۔۔۔"انہوں نے باتیں کرتے ہوئے محسوس کیا کہ وہ تینوں سوچ چکے تھے۔۔۔

صبح وہ تینوں صدف صاحبہ کو سی آف کرنے کیلئے ایئرپورٹ پر تشریف لائے تھے۔۔۔ہر ماں کی طرح جہاں وہ اتنے خوبصورت سفر پر نکل رہی تھیں وہیں انہیں پیچھے کی فکر گھیرے ہوئی تھی۔۔۔جبھی انہوں نے سارے راستے تینوں کو ڈھیر ساری نصیحتوں سے نوازا تھا۔۔۔

واپسی پر وہ دونوں ہی اپنا دکھی سامنہ لے کر پچھلی سیٹ پر دراز ہو گئیں اور اسے ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھنے کیلئے چھوڑ دیا۔۔۔

"جان کی امان پا کر عرض کرنا چاہوں گا اگر آپ دونوں میڈ موں کو تکلیف نہ ہو تو ایک آگے آ کر بیٹھ جائے۔۔۔"

وہ دونوں ٹس سے مس نہیں ہوئی تھیں الٹا دونوں نے ہی اک دوسرے کو ملنے کیلئے ہاتھ مار دیا تھا۔۔۔ارحان نے مڑ کر پیچھے دیکھا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔"اوہ تو یہ وجہ ہے پیچھے بیٹھنے کی۔۔۔"وہ دونوں ہی نم آنکھیں لئے اداس بیٹھی تھیں۔۔۔

"ارحان۔۔۔بدتمیزی مت کرنا۔۔۔"رباب نے اسے تنبیہ کی۔۔۔

"ڈئیر کزن۔۔۔آپ کیسے آگے آنا پسند کریں گی۔۔۔"

"اپنے خود کے پاؤں پر ہی آنا پسند کروں گی۔۔۔"اب نام کا بلاوا تھا جانا تو پڑنا ہی تھا۔۔۔وہ آگے آ کر بیٹھ گئی تو ارحان نے گاڑی زن سے آگے بڑھا دی۔۔۔اور اپنی ہنسی دباتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر سٹیریو چلاتے ہوئے اس پر اخیر درجے کا دکھی گانا لگا دیا۔۔۔"رونے میں مدد ملے گی۔۔۔"اس نے شرارت سے کہا۔۔۔عریبہ نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسے بند کر دیا۔۔۔

"اللہ۔۔۔اب کیا چاہتی ہو تم دونوں۔۔۔میں بھی تم لوگوں کے ساتھ رونا شروع کر دوں۔۔۔"

"مگر آپ کو تو رونا ہی نہیں آتا۔۔۔"وہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"آئی لائیک اٹ۔۔۔پوائنٹ مارنا سیکھ رہی ہو ڈئیر کزن۔۔۔"

"مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے یہ تم دونوں کی رونی صورتیں اماں کی اداسی میں نہیں بلکہ کچن میں گھسنے کے غم سے بنی ہوئی ہیں۔۔۔"

"ہاں پہلے تو جیسے تم ہمیں کھانا بنا کر دیتے ہو۔۔۔؟"رباب نے تنک کر کہا تھا۔۔۔

"اوہو۔۔۔یعنی کہ تم لوگ سیریس میں سیریس ہو۔۔۔"

"نہیں ہم رو کر چیک کرنا چاہ رہے تھے کہیں آنسوؤں کی سپلائی پیچھے سے بند تو نہیں ہو گئی۔۔۔"

"اللہ کاٹنے کو کیوں دوڑ رہی ہو۔۔۔"اس نے رباب سے کہا۔۔۔"اچھا خیر کیا خیال ہے آج کا ناشتہ باہر کرتے ہیں۔۔۔؟"اس نے کہنے کے بعد باری باری دونوں کی جانب دیکھا انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

"لیکن پہلے منہ انسانوں والے بناؤ۔۔ایسے لے کر گیا تو انسانوں کو ڈرا دو گی۔۔۔"اس کی بات پر وہ تینوں ہی ہنسے لگے تھے۔۔۔

پتا نہیں ایسا کیوں ہوتا ہے جب ہم خوش ہونے لگتے ہیں۔۔۔جب ہمیں احساس ہونے لگتا ہے کہ اب زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہونے جا رہا ہے تبھی زندگی ہمارے سامنے کوئی نیا امتحان لی آتی ہے۔۔۔کوئی نئ آزمائش۔۔۔شاید یہی زندگی ہے جس میں صرف سفر ہے۔۔۔۔چلتے رہنا زندگی ہے اور رکنا موت ہے۔۔۔آپ نے بس اللہ پاک کے ساتھ اپنے تعلق کو روز بروز بہتر بناتے جانا ہے اور امتحانات کو جھیلتے جانا ہے۔۔۔جس میں کبھی آپ سرخرو ہو کر مضبوط ہوں گے تو کبھی ٹوٹ کر بکھر جائیں گے۔۔۔۔

وہ اور رباب دونوں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں جب ملازمہ نے انہیں عریبیہ کے ماموں کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔وہ وہاں سے اٹھتی ملازمہ کو چائے کا کہتی ڈرائیونگ روم میں آگئی۔۔۔

عریبیہ کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور اس کی جانب بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔رسمی علیک سلیک کے بعد وہ دونوں اپنی اپنی نشست سنبھال گئے۔۔۔

"صدف باجی کہیں گئیں ہیں۔۔۔؟چوکیدار بتا رہا تھا۔۔۔"

عریبیہ نے اک پل خاموشی کا اختیار کرتے ہوئے جمع تفریق کرنی چاہی تھی۔۔۔پتا نہیں چوکیدار کو بھی کیا ہی سوجھی تھی۔۔۔پھر وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔"ہاں جی۔۔۔ماشاءاللہ عمرہ کرنے گئ ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔تو گھر میں کون کون ہے۔۔۔؟"انہوں نے سوالیہ نظروں سے کہا۔۔۔

"میں رباب اور ارحان۔۔۔" ماموں کی نظروں کو پہچانتے ہوئے اس نے اپنے بعد رباب کا نام لیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔ صرف تم تین لوگ۔۔۔۔؟ اور گھر میں جوان لڑکے کے ہوتے ہوئے وہ تمہیں ایسے ہی ادھر چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔؟" وہ ان کی عقل پر حیران ہو رہے تھے۔۔۔

"ماموں جی عریبہ اسی جوان لڑکے کے ساتھ بچپن سے رہ رہی ہے۔۔۔" رباب ملازمہ کے ساتھ اندر آئی تھی۔۔۔ ملازمہ چائے رکھ کر چلی گئی تو انہوں نے اپنا استفہامیہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔۔۔

"ہاں بڑوں کے ہوتے ہوئے الگ بات ہوتی ہے۔۔۔ مگر اس طرح یہ کسی صورت مناسب نہیں ہے اور خاص کر جب تمہارا کزن اتنا بدتمیز اکھڑ مزاج ہو۔۔۔" انہیں اپنی اور ارحان کی آخری ملاقات یاد آئی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔؟ ایسا کیا کہہ دیا ہے میرے بھائی نے آپ کو۔۔۔" اسے ان کے اپنے بھائی کے متعلق خیالات برے لگے تھے۔۔۔

"ماموں۔۔۔ رباب ٹھیک کہہ رہی ہے وہ ایسے نہیں ہیں۔۔۔" عریبہ کے کہنے پر رباب نے فخر سے سر اٹھایا تھا یوں جیسے اس کے بھائی کو تمغہ مل گیا ہو۔۔۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا مگر تمہارا یہاں یوں رکنا مناسب نہیں۔۔۔ جاؤ شاباش اپنا سامان لے کر آؤ تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔۔۔"

وہ ان کی بات سن کر گنگ رہ گئی۔۔۔

"مگر ماموں۔۔۔ میں پھوپھو سے پوچھے بغیر کیسے جا سکتی ہوں۔۔۔"

"ان سے میں خود ہی بات کر لوں گا۔۔۔ ویسے بھی مجھے ان سے اس چیز کی توقع نہیں تھی۔۔۔"

"ماموں آپ تھوڑا انتظار کر لیں ارحان شام تک آجائے گا۔۔۔ پھر آپ اس سے بات کرنے کے بعد عریبہ کو لے جایئے گا۔۔۔"

"اس کا ان سب سے کیا تعلق۔۔۔ وہ کون ہوتا ہے اسے یہاں روکنے والا۔۔۔ ویسے بھی جتنی بدتمیزی اس نے آخری بار کی تھی میں تو کبھی اس کی شکل نہ دیکھوں۔۔۔ عریبہ تم سامان کے بغیر جانا چاہتی ہو۔۔۔؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں بس سامان لے کر آئی۔۔۔" وہ کہہ کر وہاں سے باہر آگئی۔۔۔

"یار رباب اب کیا کریں گے۔۔۔" وہ اپنے کمرے میں آگئی تھیں۔۔۔

"ارحان کو فون کروں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" عریبہ نے سر ہلایا اور اگلے ہی پل اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔ "روکو۔۔۔ وہ جانے نہیں دیں گے اور ماموں یہاں رکنے نہیں دیں گے۔۔۔" اس نے رباب کی جانب دیکھا۔۔۔ "اگر ان دونوں میں لڑائی ہو گئی۔۔۔؟ پھوپھو بھی نہیں ہیں ادھر۔۔۔ پھوپھو۔۔۔" پھوپھو کی یاد نے اک بار پھر سے زور پکڑا تھا۔۔۔

"پھر تم ایسے چلی جاؤ گی۔۔۔؟ ارحان بھی گھر پر نہیں ہے۔۔۔"

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"باجی آپ کے ماموں اپنی گاڑی میں بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" ملازمہ کے بتانے پر اس نے ناچارگی سے رباب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

اس کو اپنے ماموں کے ہاں آئے ہوئے دو ہفتے ہو چکے تھے۔۔۔اس سارے عرصے میں اس کی اک بار بھی ارحان سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔نہ اس نے کال کی تھی نہ عریبہ نے اسے۔۔۔دونوں نے ہی خود کو شکوؤں کے قلعوں میں مقید کر لیا تھا جہاں اتنے عرصے کی رفاقت بھی نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔۔ حسن کو نیند کا کہتی وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔۔۔

"اک بار۔۔اک بار بھی اتنا وقت نہیں نکال پائے کہ کال کر کے یہی پوچھ لیتے کیسی ہوں۔۔۔رباب نے بتا تو دیا ہی ہو گا ماموں زبردستی لے گئے ہیں۔۔۔"وہ کراؤن سے سر ٹیکے سوچ رہی تھی مگر پاس پڑے موبائل سے کال کرنے کی نیکی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"آخر کو رباب بھی تو اس سے روز بات کرتی ہے۔۔۔کیا اتنی ہی محبت کی عمر ہوتی ہے۔۔۔جتنا پل ساتھ ہوتی ہے تو زندہ ورنہ مر جاتی ہے۔۔۔"روز اک ہی جملہ۔۔۔اک ہی شکوہ اور پھر نیند کی وادی۔۔۔ابھی بھی یہی ہوا تھا۔۔۔

روز کی طرح رباب کے ساتھ اک ہی بات پر الجھنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گیا۔۔۔بیگ اک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس نے صوفے پر بیٹھتے اپنا سر پیچھے کو گرا دیا۔۔۔

"تم جانے سے پہلے مجھے بتا سکتی تھی۔۔۔یہ خواہش کوئی بہت بڑی تو نہیں ہے جو تم پوری نہ کر سکو۔۔۔"

اس نے گردن موڑتے ہوئے پاس میں پڑا اپنا موبائل اٹھا لیا اور پھر بلا مقصد ہی اس پر انگلیاں چلانے

لگا۔۔۔"تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔مجھے لگا تھا تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے مگر نہیں ہوئی۔۔۔نہ جانے سے پہلے بتا سکی اور نہ ہی اتنے دنوں میں کال کر سکی۔۔۔اور کیوں رکتی تم یہاں۔۔۔جن کیلئے تم یہاں تھی جب وہ چلی گئیں تو تم یہاں کس کیلئے رکتی۔۔۔؟"وہ صوفے کی پشت پر سر گرائے خود کو غلط فہمیوں کے حوالے کرنے لگا تھا۔۔۔"جب پھوپھو ہی نہیں تو پھوپھو کی بھتیجی کا یہاں کیا کام۔۔۔"اس کی ناراضگی مسلسل بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

اس نے پاس پڑا موبائل اٹھایا اور اس پر میسج لکھنے لگا۔۔۔

"ارحان تمہارے لئے کہاں سٹینڈ کرتا ہے۔۔۔؟"اس نے لکھنے کے بعد بھیج دیا۔۔۔پھر کچھ پل اس کے جواب کا انتظار کرتا رہا مگر کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

میں چاہتا ہوں تجھ پہ دل ہار دوں

میں چاہتا ہوں تجھ پہ جاں وار دوں

مگر میری جاں میں کیسے اپنی انا ہار دوں

میں چاہتا ہوں تیری قربت میں زندگی گزار دوں

مگر میری جاں میں کیسے خود کو ہار دوں

میں چاہتا ہوں تیرا رنگ اوڑھ لوں

مگر میری جاں میں کیسے اپنا رنگ چھوڑ دوں

میں چاہتا ہوں تجھ سے اقرار محبت کروں

مگر میری جاں میں کیسے اظہار محبت کروں

میں چاہتا ہوں تجھ سے عہد وفا کروں

مگر میری جاں میں کیسے خود کو پابند وفا کروں

عزہ اقبال

----

kahanifreak.com

وہ لان میں خاموش بیٹھی خیالات کی وادی میں اتری ہوئی تھی۔۔۔حسن اسے یوں گم سم دیکھتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔کچھ پل یونہی اندازہ لگانے کے بعد تھک کر خود ہی بول اٹھا تھا۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہے گڑیا۔۔۔؟"

"ارے آپ کب آئے۔۔۔"وہ چونکی۔

"بس ابھی ابھی جب ہماری گڑیا جانے کن خیالوں میں تھی۔۔۔"وہ پھیکا سا مسکرادی۔

"کیا پیچھے کچھ چھوڑ آئی ہو۔۔۔؟"

"کیا مطلب۔۔۔"

"مطلب جب سے آئی ہو جانے کدھر کھوئی کھوئی رہتی ہو۔۔۔"

"حسن بھائی۔۔۔"اس نے توقف کیا۔۔۔"کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ ماموں سے بات کریں اور وہ مجھے واپس جانے دیں۔۔۔"

حسن نے اسے تعجب سے دیکھا۔۔۔وہ اس کا ضد کرنا سمجھ نہیں پایا۔۔"گڑیا بھی صدف آنٹی بھی نہیں ہیں ادھر۔۔تو یہ سب مناسب تھوڑی ہے۔۔۔وہ آجائیں گی تو تم چلی جانا۔۔۔"

وہ سن کر چپ ہو گئی۔۔۔وہ کہنا چاہتی تھی کہ اس وقت یہی مناسب ہے۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"

"میں جا رہی ہوں۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟"

"اپنے گھر۔۔۔"وہ آگے بڑھی۔۔۔حسن بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔۔۔"اپنا گھر۔۔۔؟"اس نے کچھ نہیں کہا۔۔۔

"بابا ناراض ہو جائیں گے۔۔۔"

"مجھے پرواہ نہیں۔۔۔ہاں مگر جو وہاں ناراض ہے اس کی پرواہ ہے۔۔۔"

"رکو۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"وہ اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔۔۔عریبہ نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

رباب لان میں بیٹھی شام کی چائے کا لطف لے رہی تھی۔۔۔عریبہ بہت دھیمے بہت آہستہ سے قدم لیتی اس تک آئی تھی اور اس کے پاس پہنچتے ہی اس نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔۔۔اس کی یک دم چیخ بلند

kahanifreak.com

ہوئی اور پھر ایک کے بعد دوسری۔۔۔دوسری کے بعد تیسری۔۔۔پورا گھر اس کی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

"ربی۔۔۔تم واپس آگئی۔۔۔"وہ اپنی کرسی سے اٹھتی اس سے ملنے اس کی جانب لپکی تھی اور پھر فرطِ جذبات کے زیرِاثر رباب کی محبت کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ دونوں زمین بوس ہو گئی تھیں۔۔۔

"ربی۔۔۔تم واپس آگئی۔۔۔"وہ دونوں اب گھاس پر سر رکھے ہوئے تھیں۔۔۔"تمہارے ماموں نے آنے کیسے دیا۔۔"

"انہوں نے کہاں آنے دیا۔۔۔میں خود ہی آگئی۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی رباب اس کی جانب لپک گئی تھی۔۔۔

رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے اور وہ دونوں ہی ارحان کے انتظار میں جاگ رہی تھیں۔۔۔اتنے صبر کے بعد بالآخر اس نے خود ہی پوچھا۔۔۔

"یہ تمہارا بھائی روز ہی اتنا لیٹ آتا ہے یاں تم نے کوئی چغلی مار دی ہے۔۔۔؟"اس کا اشارہ خود کے آنے کی جانب تھا۔۔۔شاید وہ اس کے واپس آجانے کی وجہ سے جان بوجھ کر ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

"بہن میری چغلیاں اتنی چلتی ناں تو میں یوں اپنی منگنی توڑ کر نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔الٹا اپنی ساس کو چکر دیئے ہوتے۔۔۔"

عریبہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔"تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔۔۔؟"وہ فکر مند ہوئی۔۔۔

"رباب۔۔۔ تم میری وجہ سے ایسے مت کرو۔۔۔ مجھے ان کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ اگر وہ کبھی کچھ بول بھی دیں گی تو ہم نظرانداز کردیا کریں گے۔۔۔"

"ہاں جانتی ہوں۔۔۔ تمہیں فرق نہیں پڑتا مگر یہ جو تمہارا شوہر ہے اس کی زبان کو سکون نہیں۔۔۔"

"ان سے میں بات کرلوں گی۔۔۔ تمہیں جو اچھا لگتا ہے تم بس وہ کرو۔۔۔" وہ اسے سمجھاتی ہوئی کتنی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ اس سے زیادہ رباب کیلئے ڈرامہ کرنا ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔

"اس ویک اینڈ پر آرہا ہے عمیر۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔۔

"مگر پھوپھو تو ادھر ہیں ہی نہیں۔۔۔" اس نے کہنے کے ساتھ آہٹ پر دروازے کی جانب دیکھا اور پھر بنا کچھ دیکھے بنا کچھ سوچے وہ ان کی جانب بھاگی تھی۔۔۔ اس کے پیچھے رباب بھی بھاگی تھی۔۔۔ ان دونوں نے صدف صاحبہ کو گھیر لیا تھا۔۔۔

"اللہ۔۔۔ شکر آپ آگئیں۔۔۔ یار پھوپھو۔۔۔" وہ ان سے یوں لپٹ گئی تھی کہ رباب کو پیچھے ہونا پڑا تھا۔۔۔

"میں نے آپ کو کتنا یاد کیا۔۔۔ اف۔۔۔ آپ نے کہا تھا تھوڑے سے دن ہیں۔۔۔" ان کے ساتھ لگے اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔۔۔ وہ ہنستی جارہی تھیں۔۔۔ اور اس نے رونا شروع کردیا تھا۔۔۔

صدف صاحبہ نے اسے خود کی بانہوں میں بھینچ لیا۔۔۔ "کیا ہوا ہے۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟"

"یہ یہاں ہوتی تو کوئی کچھ کہتا۔۔۔" ارحان نے ان کا سامان والا بیگ اک جانب رکھ دیا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔ کہاں تھی یہ۔۔۔؟"

kahanifreak.com

"آپ کے پیارے بھائی اور آپ کی لاڈلی کے پیارے ماموں آئے تھے اور وہ انہیں ساتھ لے گئے تھے۔۔۔"اس نے بھنا کر کہا۔۔۔

"کیا مطلب لے گئے تھے۔۔۔ میں تمہیں گھر کا سربراہ بنا کر گئی تھی ناں۔۔۔"وہ الٹا اسی پر برہم ہو گئی تھیں۔۔۔

"اب میں زبردستی تو نہیں روک سکتا تھا ناں۔۔۔"اس نے اک بار اپنی خفگی کا اظہار کرنا چاہا۔

"زبردستی جانے دے سکتے ہو تو زبردستی روکتے ہوئے تمہیں کیا تکلیف ہوتی ہے۔۔۔"صدف صاحبہ بھی اس کی ناراضگی کی رتی برابر بھی پرواہ کیئے بنا اسے لتاڑ گئیں۔۔

"آپ پھر بلاوجہ میرے پیچھے پڑ گئی ہیں۔۔۔ کیا کہتا ان سے۔۔۔؟ کہ ماموں سسر میں آپ کو بتا نہیں سکتا لیکن یہ میری منکوحہ ہیں مگر آپ غصہ نہ ہوں نکاح کا اعلان بعد میں ہماری والدہ ماجدہ کی طرف سے کر دیا جائے گا آپ اپنی نشست پر جمے رہیئے۔۔۔"اس نے منہ بنا کر کہا اور پھر کہہ کر کپڑے تبدیل کرنے چلا گیا۔۔۔

رباب نے اب عریبہ کے اوپر سے ہی اپنی ماں کو گلے لگا لیا تھا۔۔۔

"پھوپھو میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔۔"

"میں نے بھی آپ کو بہت یاد کیا ماما۔۔۔"

وہ دونوں ان کی شفقت میں لپٹی کہہ رہی تھیں۔۔۔

وہ سب لوگ اس وقت ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ پچھلے کچھ دن ان سب کیلئے بہت مصروف گزرے تھے۔۔۔ صدف صاحبہ اللہ کے گھر سے ہو کر آئی تھیں۔۔۔ محلے کے لوگوں نے۔۔۔ان کے جاننے والوں نے پچھلے دنوں میں ان کے گھر کو آباد کئے رکھا تھا۔۔اسی دوران عمیر بھی ان سے ملنے آگیا تھا۔۔۔اس نے یقین دہانی کروائی تھی کہ اس کی اور رباب کی زندگی میں کسی تیسرے شخص کی کوئی دخل اندازی نہیں ہو گی اور وہ رباب کے ساتھ ساتھ اس کے گھر والوں خاص کر عریبہ کے احترام کو یقینی بنائے گا بالکل ویسے جیسے رباب بنائے گی۔۔۔تب وسیم نے اسے الگ گھر لے لینے کا مشورہ دیا تھا اور اب وہ اپنی ہونے والی شریک حیات کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے اس کیلئے چاردیواری کا بندوبست کر چکا تھا۔۔۔

"ارحان کیا بنا ہال کی بوکنگ کا۔۔۔؟"

"ہو جائے گی ماما۔۔۔"اس نے سرسری سا کہا۔۔۔

"میں سوچ رہی ہوں تمہاری دعوت ولیمہ پر رباب کے نکاح کی تقریب رکھ لیتے ہیں۔۔۔"

"میرا تو آپ ابھی رہنے دیں۔۔۔ باقی اس کا جو کرنا ہے وہ آپ اس سے پوچھ لیں۔۔۔"وہ ناشتہ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تمہارا کیوں رہنے دوں۔۔۔؟"

"میرا ابھی دل نہیں ہے۔۔۔ میں ان سب کیلئے ابھی تیار نہیں۔۔۔"اس سے پہلے صدف صاحبہ اس کی خاطر تواضع کرتی وہ سب عریبہ کی بات پر چونکے تھے۔۔۔

kahanifreak.com

"مگر میرا تو دل ہے۔۔۔اور میں تیار بھی ہوں۔۔۔"اس نے ارحان کو جواب دینے کے چکر میں جلدی جلدی کہا تھا۔۔۔اس نے اس سے ناراضگی نہ دیکھائی ہوتی تو یقیناً قہقہہ لگاتا اور قہقہہ بھی فلک شگاف۔۔۔

"ہاں تو میرا ابھی ایونٹ ہے ناں۔۔۔اب آپ خود بتائیں پھوپھو۔۔۔ولیمہ دونوں کا ہے ناں پھر دونوں کی مرضی شامل ہونی چاہیئے۔۔۔یہ نہیں کہ کوئی اک بس گردن اکڑا کر بول دے کہ میں تیار نہیں ہوں۔۔۔"اس نے بات کے اختتام پر پر ارحان کی نقل اتاری تھی۔۔۔

"ماما ریبی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔"رباب ارحان کو قابو آتا دیکھ کر یونہی جانے دیتی ایسا ممکن تو نہیں تھا۔۔۔

"آپ پھر کر لیں میں اپنا ولیمہ خود کر لوں گا۔۔۔"اس نے ٹکا کر کہا۔۔۔

"میرا ولیمہ تو آپ کے ساتھ ہی ہو گا۔۔۔مگر ڈئیر کزن آپ کس کے ساتھ اپنا ولیمہ کرنے کے چکر میں ہیں۔۔۔؟"اس نے ارحان کے ہی انداز میں اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

"اوئے گھوڑے۔۔۔تم اپنی کسی کرش کے ساتھ تو سیٹنگ کرنے کے چکر میں نہیں۔۔۔؟"

"رباب۔۔۔"عریبہ نے اس کے ارحان کو اک نئی راہ دکھانے پر افسوس سے دیکھا تھا۔۔۔

"میں کہہ کر گئی تھی میرے بعد لڑنا مت۔۔۔مگر میری اولاد میری تو نہ ہوئی اگر وہ میری ہی بات مان لے۔۔۔"صدف صاحبہ نے شرمندگی کا احساس دلانے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔

"اب یہ تم دونوں کے منہ بنائے رکھنے کا سلسلہ کتنا طویل ہونے والا ہے۔۔۔؟" انہوں نے ان دونوں کو اپنی اپنی پلیٹ پر جھکے دیکھ کر کہا۔۔۔ "پہلے تو تم سے صبر نہیں ہو رہا تھا کہ بس کب ماں سپیکر پکڑے اور نکاح کا اعلان کر دے۔۔۔اور اب یوں بندر کی طرح پہاڑ پر چڑھے جا رہے ہو۔۔۔؟"

"جیسے آپ کو اور آپ کی لاڈلی کو ٹھیک لگتا ہے ویسے کر لیں۔۔۔" وہ کہہ کر پھر سے کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا تو صدف صاحبہ عریبیہ کی جانب دیکھ کر ہنس دیں۔۔۔

\-

وہ اپنے پورشن میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب پہلے لاؤنج کے دروازے کے کھلنے کی آواز آئی تھی اور پھر اس کے زور سے دیوار سے لگنے کی۔۔۔ان دھماکوں سے وہ آنے والے کو پہچانتے ہوئے ہنس دیا۔۔۔اور پھر اگلے ہی پل عریبیہ ہاتھ میں ٹرے پکڑے اندر آئی تھی۔۔۔ارحان نے اسے نظر انداز کرتے نظریں ٹی وی پر ہی رکھیں۔۔۔وہ کافی لئے اس کی جانب بڑھی۔۔۔

"ارحان۔۔۔" اور پھر اگلے ہی پل اس کا پاؤں میز میں اٹکا تھا اور وہ کافی کے کپ کے سمیت اس کی جانب آنے کو تھی جب ارحان نے سرعت سے اسے اور اس کے ساتھ آتی بلا کو پکڑا تھا۔۔۔وہ سنبھلتے ہوئے سیدھی ہو گئی اور اس نے اپنے شولڈر تک آتے بال ٹھیک کئے۔۔۔۔ "آئیم ٹرائنگ۔۔۔" اس نے بھرپور اعتماد سے کہا۔۔۔

وہ ہنسی ضبط کرتا اثبات میں سر ہلا گیا اور ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو میز پر رکھ دیا۔۔۔

"آپ ناراض ہیں۔۔۔؟"

"کیا میرے پاس ناراض ہونے کا حق ہے۔۔۔؟" وہ واپس سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

"میں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ماموں زبردستی لے کر گئے تھے۔۔۔"

"ارے یار تم وضاحت کیوں دے رہی ہو۔۔۔میری اتنی حیثیت کہاں۔۔۔؟" وہ واپس سے ٹی وی کی جانب رخ کر گیا۔

"آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ آپ کی حیثیت میرے لئے کیا ہے۔۔۔" عریبہ اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"جی بہت اچھے سے جان گیا ہوں۔۔۔اتنی حیثیت ہے کہ ماشاءاللہ سے دو ہفتوں میں اک بار بھی آپ نے بات کرنا تک گوارا نہیں کیا۔۔۔"

"تو آپ نے بھی تو نہیں کی۔۔۔ کیا پھر مجھے بھی ایسے ہی ری ایکٹ کرنا چاہیئے۔۔۔" وہ آج دوبدو جواب دیتی خود کے سوال داغنے سے بھی باز نہیں آ رہی تھی۔

"میں تو تمہیں چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔۔۔"

"اللہ۔۔۔ بھئی میں کب چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔" وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ارحان ہنوز ٹی وی پر نظریں جمائے بیٹھا رہا۔۔۔"اگر آپ نے ٹی وی سے ہی باتیں کرنی ہیں تو میں چلی جاتی ہوں۔۔۔؟" وہ اس کے خود کو مسلسل نظرانداز کرنے پر تلملائی۔۔۔

ارحان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔۔۔وہ واپس سے بیٹھ گئی۔۔۔"ارحان تمہارے لئے کیا ہے بیبہ۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنے جواب کا منتظر تھا۔۔۔

kahanifreak.com

"کیا آپ کے اس سوال پر میرا وہاں سب کو چھوڑ کر یوں آپ کے پاس چلے آنا کافی نہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" وہ عملی اظہار سے زبانی اظہار کا بھی خواہاں تھا۔۔۔

"میں نے وہ سب آپ سے اس لئے نہیں کہا کہ میرے پاس کوئی اور سہارا نہیں ہے۔۔۔ میں نے وہ سب اس لئے کہا ہے کیونکہ مجھے آپ کے علاوہ کوئی سہارا چاہیے نہیں۔۔۔ آپ نے اس رات گاؤں میں مجھ سے پوچھا تھا میں کیوں روئی ہوں۔۔۔ میں اس رات آپ کو کھو دینے کے خوف سے روئی تھی۔۔۔ اس بات کے ادراک پر روئی تھی کہ مجھے آپ کے بغیر جینا بھول چکا ہے۔۔۔"

ارحان نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔۔۔

"میں شاید اتنی ایکسپریسو نہیں ہوں۔۔۔ مجھے اظہار کرنا نہیں آتا۔۔۔ لیکن اگر آپ کو میرا اظہار کرنا خوشی دیتا ہے تو میں اظہار کرنا سیکھ لوں گی۔۔۔" اس نے کس قدر معصومیت سے کہا تھا۔۔۔ ارحان نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"یہ تمہاری پھوپھو کو پتا ہے کہ تم یہاں بیٹھی پھوپھو کے بیٹے سے اظہارِ محبت کر رہی ہو۔۔۔" رباب کسی بلا کی طرح ان دونوں کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"اللہ۔۔۔ اس کا کچھ بنے تو یہ کسی اور کا کچھ بننے دے۔۔۔ اچھا بھلا رومینٹک موڈ تھا ستیاناس کر دیا۔۔۔" وہ اک بار پھر اپنی بہن کی انٹری پر زچ ہوا۔۔۔

"ارحان۔۔۔ ہفتے میں آٹھ دن اور دن میں اڑتالیس گھنٹے تمہارا موڈ رومینٹک ہی ہوتا ہے اب پتا نہیں بیچ میں یہ کون سا وقت ہے جب تمہارا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔ اب اٹھو ہمیں شاپنگ پر لے کر چلو۔۔۔۔" وہ

اس کے سر پر ہی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ارحان نے اک لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے آزاد کی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

شاپنگ کے بعد وہ تینوں آئسکریم پارلر میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔آج خلاف معمول تینوں میں کافی اتفاق تھا اور تینوں ہی لڑنے کے بجائے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

"عریبیہ۔۔۔؟"کامران کے عریبیہ کے پاس آکر پکارنے پر وہ تینوں چونکے۔۔۔۔

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"

عریبیہ نے ارحان کی جانب دیکھا وہ سہولت سے اپنی جگہ پر بیٹھا رہا مگر اس کی نگاہیں اسے اعتماد دلانا نہیں بھولی تھیں۔۔۔

"فرمایئے۔۔۔"وہ سر اٹھائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ اگر ایک سیکنڈ کیلیئے۔۔۔"وہ جھجھکتے ہوئے بولا۔۔۔

"بے فکر رہیں آپ ان کے سامنے ہر مناسب بات کر سکتے ہیں۔۔۔"

"میں آپ کے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"ہاں جم جم آؤ۔۔۔ہم بھی تمہیں بتائیں گے ہم اپنی عورتوں کا رشتہ تم جیسوں کو کیسے دیتے ہیں۔۔۔"

ارحان نے کھڑے ہوتے ہوئے اپنی گردن کو جنبش دیتے ہوئے لتاڑا۔۔۔

"تمہیں اتنی مرچیں کیوں لگ رہی ہیں۔۔۔"وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

"میری بیوی ہے۔۔۔"ارحان نے کہتے ساتھ ہی اس کے منہ پر مکا جڑ دیا اور بنا اس کو موقع دیئے اس کے بازو کو پکڑتے ہوئے اس کی کمر پر لگا دیا۔۔۔

"ارحان چھوڑو مجھے۔۔۔پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔"وہ درد سے کراہ رہا تھا اور ارحان۔۔۔وہ مزہ لیتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

"پاگل۔۔۔میں نے اسے کہا بھی تھا مناسب بات کرنا۔۔۔"اس نے رباب کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی مگر ہمیشہ کی طرح اس کی سرگوشی ہر کسی کو سنائی دی تھی۔۔۔کامران کے بازو کو بل دئے وہ مسکرا دیا۔۔۔

"آج تم دوسری بار میری بیوی کو پرو پوز کر رہے ہو۔۔۔"کہنے کے ساتھ اس نے اس کی کہنی کو اک اور بل دیا۔۔۔وہ بلبلا اٹھا تھا۔۔۔

"مجھے کیا پتا یہ تمہاری بیوی ہے۔۔۔"

ارحان نے اسے دھکا دیتے ہوئے دور دھکیل دیا۔۔۔

"سنکی انسان۔۔۔"وہ اپنے بازو کو سہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"ارحان۔۔۔تم تمیز سے نہیں رہ سکتے۔۔۔؟تمہیں باہر آ کر ہر بار دنگا فساد لازمی کرنا ہوتا ہے۔۔۔"رباب بری طرح زچ ہو گئی تھی۔۔۔

"تو تمہارے خیال سے کیا کہنا چاہیے تھا۔۔۔؟ کہ آیئے چائے پیتے ہیں آخر کو آپ نے میری بیوی کو پروپوز کیا ہے۔۔۔" اس نے رباب کا مذاق اڑایا پھر عریبیہ کی جانب دیکھا۔۔۔ "تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟ چل کر و یار۔۔۔ ہم لڑکوں میں اتنے سے ہاتھ تو عام ہوتے ہیں۔۔۔"

"وہ خاک ریلیکس کرے گی۔۔۔؟ تم جب بھی باہر آتے ہو کبھی کسی کا ناک توڑ دیتے ہو تو کبھی کسی کا جبڑا۔۔۔"

"یہ تم اتنا بول کر تھکتی نہیں ہو۔۔۔" ارحان نے اپنا کان صاف کرتے اس کی ساری نصیحتوں کو پھونک مار کر اڑا دیا تھا۔۔۔

آج رباب کا نکاح تھا اور ارحان اور عریبیہ کا ولیمہ۔۔۔ دونوں کے ایونٹس کے اوقات کا تعین بہت احسن طریقے سے کیا گیا تھا۔۔۔ دوپہر میں مسجد میں رباب کا نکاح پڑھوایا گیا تھا اور اب شام میں ارحان اور عریبیہ کی دعوت ولیمہ۔۔۔ یوں پہلے عریبیہ نے رباب کے انتظامات سنبھال لئے تھے اور اب رباب عریبیہ کی چیزیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس وقت وہ سٹیج پر ارحان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

گاؤں سے اس کے سبھی کزنز اور تایا تائی لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔۔۔ حیرت انگیز طور پر اس بار صدف صاحبہ نے اس کے ساتھ کافی سخت ہاتھ رکھتے ہوئے اسے زبان کو تالا لگائے رکھنے کی صورت میں برے طریقے سے پیش آنے کی دھمکی دے دی تھی۔۔۔ جیسے ہی ارحان سٹیج پر سے اٹھ کر آگے پیچھے ہوا تھا نورین اسے اکیلا دیکھ کر اس کے پاس چلی آئی۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"نورین نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟"عریبیہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ضرور ہوتی اگر ارحان مجھے نہ بتاتا۔۔۔"

"مطلب۔۔۔؟"

"اس نے مجھے گاؤں میں ہی بتادیا تھا کہ وہ تم میں دلچسپی رکھتا ہے۔۔۔اور میرا مقصد اسے زبردستی اپنا بنانا تھا بھی نہیں۔۔۔ تھوڑا سادکھ ضرور ہوا تھا کہ تم نے مجھے اتنی بڑی بات نہیں بتائی۔۔۔ مگر پھر شاید میری مام کا تمہارے ساتھ جو رویہ رہا اس کے بعد بتانا مشکل بھی تھا۔۔۔"

"آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔"اس نے نورین کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

"نہیں عریبیہ۔۔۔اصل میں تم بہت اچھی ہو۔۔۔میرے بابا نے تمہاری ماما کے ساتھ بہت برا کیا۔۔۔میری ماما نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا مگر تم نے تو کبھی میرے ساتھ برا نہیں کیا۔۔۔"اس کی آواز بھرائی تھی۔۔۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔"وہ شاید نورین کو دیکھ کر وہاں پہنچا تھا۔۔۔

"میں عریبیہ سے کہہ رہی تھی کہ ارحان بہت لکی ہے جو اسے تم جیسی شریک حیات مل رہی ہے۔۔۔"

"وہ تو میں ہوں۔۔۔"اس نے کندھے اچکائے۔۔۔"چلو اب میری جگہ چھوڑو۔۔۔"اس نے نورین سے کہا تو وہ مسکراتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔

"ارحان۔۔۔تم اب زرا سٹیج سے اترو گے۔۔۔؟"نورین گئی تھی تو رباب آگئی تھی۔۔۔

kahanifreak.com

"آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟اب تو تمہارا نکاح بھی کروا دیا ہے پھر بھی کیوں تم ہم دونوں میں سماج کی دیوار بن رہی ہو۔۔۔"

"یہ تمہیں اپنی کرش لیڈیز کی پلٹون کو بلانے کا کوئی اور موقع نہیں ملا تھا۔۔۔اللہ کی پناہ مسکرا مسکرا کر میرا جبڑہ دکھ گیا ہے۔۔۔"رباب صوفے پر بیٹھتی اپنا جبڑا دبانے لگی تھی۔۔۔عریبہ کو منہ کھولے ارحان کو تکتا پا کر اس نے کہا۔۔۔

"تم صحیح کہتی تھی۔۔۔اس کی کرش لسٹ بہت لمبی ہے۔۔۔"

"آپ نے اپنی فرینڈز کو بلایا ہے۔۔۔؟"

"گرل فرینڈز۔۔۔"رباب نے تصیح کی۔۔۔

"ایکس فرینڈز۔۔۔"ارحان نے مزید تصیح کی تھی۔۔۔

"جو بھی ہوں۔۔۔دوستیں تو ہیں ناں۔۔۔میرا مطلب تھیں ناں۔۔۔"

"گرل فرینڈ کا بھی انگلش میں یہی مطلب ہوتا ہے۔۔۔"رباب نے ان پڑھوں کے علم میں اضافے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔مگر اس کے پیچھے ذہنیت گندی ہوتی ہے۔۔۔"ارحان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔۔۔پھر عریبہ کی طرف گھومتے ہوئے وہ مسکرایا۔۔۔"میں چاہتا تھا سب دیکھ لیں اب میری شادی ہو چکی ہے۔۔۔"

عریبیہ اس کے چہرے پر بکھری مسکان کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔اس کے چہرے پر دوڑتی مسکان کو کوئی نام دینا مشکل تھا۔۔۔نہ الفاظ میں اتنی وسعت تھی نہ کسی جملے میں اتنی فراست کہ وہ عریبیہ کے ارحان کی مسکراہٹ پر ابھرتے احساسات کو بیان کر سکے۔۔۔اس کی مسکراہٹ کو۔۔۔اس کی خوشی کو صرف محسوس کیا جاسکتا تھا بیان نہیں۔۔۔ محسوس بھی صرف محبت کرنے والے کر سکتے تھے۔۔۔

"عمیر بھائی۔۔۔"ارحان نے سٹیج کے سامنے کھڑے عمیر کو آواز دی تھی۔۔۔ عمیر مسکراتا ہوا اس کے پاس آگیا۔۔۔

"یہ اگر اس نے ہمارے سر پر ہی سوار رہنا تھا تو پھر آپ سے نکاح کروانے کا کوئی فائدہ تو نہ ہوا ہمیں۔۔۔" ارحان نے رباب کی جانب اشارہ کیا۔۔۔وہ ہنس دیا۔۔۔

"آپ خدا کا واسطہ ہے اسے یہاں سے لے جائیں اور کچھ دیر کیلئے عریبیہ کی جان کو سکون آنے دیں۔۔۔" رباب نے بھی عمیر سے ہی مدد طلب کی تھی۔۔۔

"آجاؤ ارحان۔۔۔"عمیر ارحان کی جانب ہوا تھا۔۔۔

"حد کرتے ہیں میں نے آپ کو اپنی بلا کو لے جانے کیلئے بلایا تھا۔۔۔"

"اور میں عریبیہ کی بلا کو بھیج رہی ہوں۔۔۔"وہ اسی سہولت سے صوفے پر ٹکی بولی تھی۔۔۔

ارحان نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور پھر وہاں سے اٹھتا آگے بڑھ گیا۔۔۔رباب اپنی جگہ سے اٹھتی عریبیہ کے پاس آئی تھی۔۔۔اور اس نے اپنے پیچھے چھپایا مائیک عریبیہ کی جانب بڑھا دیا۔۔۔

"ارحان۔۔۔" وہ ابھی سٹیج سے اترا ہی تھا جب عریبیہ کی آواز پر اس کے قدم تھم گئے۔۔۔اس کی آواز پورے حال میں ایکو کر رہی تھی۔۔۔

"میری پیاری پھوپھو کے پیارے سے بیٹے۔۔۔"اس کے کہنے کے ساتھ ہی پورے حال میں ہنسی کے فوارے چھوٹ پڑے تھے۔۔۔ارحان نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔وہ وہاں سٹیج پر مائیک لئے کھڑی تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں مجھے تعریف اور اظہار کرنا نہیں آتا۔۔۔ مگر آج یہ پھوپھو کی لاڈلی پھوپھو کے بیٹے سے کہنا چاہتی ہے۔۔۔" وہ رک گئی۔۔۔رباب نے جلدی سے اک پیج کھول کر اس کی جانب بڑھایا۔۔۔ عریبیہ نے اس کو پڑھنے کی کوشش کی۔۔۔"آپ میری۔۔۔"آگے والا لفظ کسی ڈاکٹر نے لکھا تھا۔۔۔اس نے کاغذ پر سے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے ارحان کو دیکھا جو مسلسل ہنس رہا تھا۔۔۔

"رباب کی بچی مروا دیا۔۔۔یہ کیا کسی ڈاکٹر سے لکھوایا ہے۔۔۔ عمیر بھائی نے ہی لکھا ہو گا۔۔۔؟"عریبیہ کی بات پر پورا حال وہاں بیٹھے لوگوں کے قہقہوں سے لرز اٹھا تھا۔۔۔

"ربی مائیک تو نیچے کرو۔۔۔"رباب نے آگے بڑھ کر اس کا مائیک والا ہاتھ نیچے کر دیا۔۔۔ عریبیہ نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور پھر اپنا مائیک والا ہاتھ اپنے منہ کے سامنے کیا۔۔۔"آئیم ٹرائنگ۔۔۔"یہ بات خاص ارحان کی تشفی کیلئے تھی۔۔۔ارحان کی آنکھوں میں ابھرتی چمک اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔

"میری زندگی کے تاریک لمحوں سے لے کر روشن صبح تک میرے ساتھ چلنے کا بہت شکریہ۔۔۔میرے زخمی دل پر اپنی دوستی کا مرہم رکھنے کا شکریہ۔۔۔مجھے کبھی اکیلے بیٹھ کر رونے نہ دینے کیلئے شکریہ۔۔۔مجھے محبت جیسے احساس سے متعارف کروانے کا شکریہ۔۔۔میرے رازدار بننے کا شکریہ۔۔۔میری بیسا کھی نہ بنے کیلئے شکریہ۔۔۔مجھے پیراسائٹ نہ بننے دینے کیلئے شکریہ۔۔۔میرے بنا کہے مجھے تھام لینے کیلئے شکریہ۔۔۔"وہ آہستہ آہستہ مسکراتی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔۔وہ دونوں اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے یوں کہ نہ بیچ میں کوئی فاصلہ ہو نہ ارد گرد لوگوں کا ہجوم۔۔۔وہ دھیمی چال چلتا اس کے پاس آگیا۔۔وہ ابھی بھی مائیک تھامے کھڑی تھی۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔"اس نے صدف صاحبہ کو پکارا۔۔وہ پہلے ہی سامنے صوفے پر بیٹھے اسے دیکھ رہی تھیں اس کی آواز پر وہ اس کی جانب چلی آئیں۔۔۔۔"آئی لو یو عزیز از جان پھوپھو۔۔۔۔"

"شاباش۔۔۔"ارحان کا چٹکلا بھی مائیک میں گونجا تھا۔۔۔

"رباب۔۔۔مجھے پھوپھو کے بیٹے سے ہمیشہ بچانے کیلئے شکریہ۔۔۔"حال میں جس حساب سے قہقہے گونج رہے تھے اس حساب سے یہ تقریب دعوتِ ولیمہ کی کم سٹینڈ اپ کامیڈی زیادہ لگ رہی تھی۔۔۔

"میری خوشیوں کیلئے اپنی خوشیوں کو پس پشت ڈال دینے کیلئے شکریہ۔۔۔"عریبہ کی آواز نم ہوگئی تھی۔۔۔صدف صاحبہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔۔

گھر پہنچ کر انہوں نے سب کزنز کے ساتھ خوب ہلا گلا لگا یا تھا۔۔۔قریباً رات کے ایک بجے صدف صاحبہ نے سب کو جھاڑ پلا کر سونے بھیجا تھا۔۔۔رباب عریبیہ کا ہاتھ تھامے اسے کمرے میں چھوڑنے کیلئے بڑھی کہ ارحان سرعت سے اس تک آیا۔۔۔

"میں اپنی بیوی کو خود لے کر جا سکتا ہوں۔۔۔۔"اس نے رباب کے ہاتھوں سے عریبیہ کا ہاتھ چھڑاتے ہوئے خود تھام لیا۔۔۔وہ اس کا ہاتھ تھامے ہی سیڑھیاں اتر رہا تھا مگر خلاف معمول اپنی عادت کے برعکس بہت آہستہ وہ عریبیہ کی رفتار پر اس کے ہمقدم ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اسے یونہی زندگی میں بھی اس کے ہم قدم ہونا تھا۔۔۔وہ تیز قدم لینے کا عادی تھا اور وہ دھیمی چال چلنے کی۔۔۔وہ خود کو دھیمی چال پر لا رہا تھا۔۔۔اس چال پر جس پر عریبیہ کو اس کو پکڑنے کیلئے۔۔۔اس کے قدم سے قدم ملانے کیلئے اپنا سانس نہ پھلانا پڑتا۔۔۔اسے اس کو خود کے پیچھے بھگا کر تھکانا نہیں تھا۔۔۔اسے اس کا ساتھ چاہیئے تھا نہ اک قدم آگے نہ اک قدم پیچھے بالکل ساتھ۔۔۔وہاں جہاں ان دونوں کو اک دوسرے تاک پہنچنے کیلئے اک ساعت کی بھی تگ و دو نہ کرنی پڑتی۔۔۔

دروازہ کھول کر جیسے ہی وہ اس کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئی تھی اس کی پہلی نظر سامنے دیوار پر لگی اپنی اور ارحان کی تصویر پر پڑی تھی۔۔۔وہ تصویر رباب کی منگنی والے دن کی تھی۔۔۔ارحان کے ہاتھ تھامنے پر عریبیہ قدرے حیرانی سے اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی اور وہ شرارت سے اس کی جانب دیکھے اک آنکھ دبائے ہوئے تھا۔۔۔

"یہ تو فیملی فوٹو نہیں تھی۔۔۔" تصویر کی طرح اس کی آنکھوں میں اس وقت بھی حیرانی تھی۔۔۔ دانش نے فیملی فوٹو لی تھی۔۔۔ سب کے ساتھ۔۔۔ مگر یہاں لگی تصویر میں صرف وہ دونوں ہی تھے۔۔۔ وہ تصویر صرف ان دونوں کی ہی تھی۔۔۔

"یہ فیملی فوٹو ہی ہے۔۔۔" ارحان نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔ تصویر کے برعکس اس کی آنکھوں میں محبت تھی۔۔۔ وہ اب باری باری باقی تصاویر کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ نکاح والے دن کی بھی تصویر تھی۔۔۔ وہ جھکی نکاح نامے پر دستخط کر رہی تھی۔۔۔ اس نے گردن گھما کر ارحان کو دیکھا۔۔۔ آج حیرانی پر حیرانی اس کا مقدر بن رہی تھی۔۔۔

"رباب نے لی ہے۔۔۔ جبھی کوئی اینگل ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

"پیاری تو ہے۔۔۔"

"تمہیں پتا ہے نا میں تصاویر کو لے کر جذباتی ہوں۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ عریبہ نے اس کی بات پر دیوار پر لگی اک تصویر کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔ "اتنے۔۔۔؟" وہ اس کا مزاق اڑا رہی تھی۔۔۔ وہ بنا رات کے سناٹے کی مروت رکھے باآواز ہنس دیا۔۔۔ عریبہ سامنے دیوار پر لگی اپنی اور پھوپھو کی تصویر کی جانب اشارہ کر رہی تھی جہاں وہ پھوپھو کے گرد اپنے بازوؤں کا حلقہ بنائے ہوئے تھی۔۔۔ تب ارحان کو نیا نیا فوٹو گرافی کا شوق چڑھا تھا۔۔۔ بنا کوئی دیر کئے وہ کیمرہ خرید لایا تھا اور پھر اپنی ساری صلاحیتیں اس نے گھر والوں پر ہی دکھائی تھیں۔۔۔

"ہاں پہلی پہلی ٹرائے میں یہی ہوتا ہے۔۔۔"

سامنے لاؤنج کی اک دیوار پر تصاویر کے ڈھیر کو بڑی پیاری لے آؤٹ سے دیوار پر آویزاں کرتے ہوئے خوبصورتی کا بھرپور دھیان رکھا گیا تھا۔۔۔

"یوں اگر اک اک تصویر پر تبصرہ کرنے لگیں ناں تو زندگی کا اک خاص حصہ اس میں گزر جائے گا۔۔۔"

ارحان نے جھکتے ہوئے اس کے سامنے اپنا ہاتھ کیا۔۔۔ عریبیہ نے سرعت سے تھام لیا۔۔۔

کمرے میں آکر عریبیہ ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلی گئی تو وہ اپنی شیروانی اتارتا صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔

عریبیہ چینج کرتے جیسے ہی باہر آئی وہ صوفے کے بازو پر اپنے ہاتھ کی پشت پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے یوں دکھائی دے رہا تھا جیسے اس کا ہی انتظار کر رہا ہو۔۔۔ وہ وہاں سے اٹھتا اس کے پاس آگیا اور ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ بلآخر اس نے تنگ آکر کہا۔۔۔ "اب اور کتنی دیر تم نے بالوں کو سیٹ کرنا ہے۔۔۔ منہ دکھائی ٹائپ بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔۔"

"آپ نے میرے لئے منہ دکھائی لی ہے۔۔۔؟" وہ خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لئے بولی۔۔۔

"کیوں نہیں لینی تھی کیا۔۔۔؟" وہ اب پیچھے کو گھومے دراز سے منہ دکھائی نکال رہا تھا۔۔۔

"نہیں میرا مطلب بچپن سے ہی ہم اک دوسرے کو دیکھتے آرہے ہیں۔۔۔" اس نے اپنی حیرانی کی توجیہ پیش کی۔۔۔ ارحان اس کا ہاتھ تھامے اسے بیڈ کے پاس لے آیا اور اسے بیٹھاتے ہوئے خود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

kahanitreak.com

"ہاں مگر اس طرح سے تو نہیں دیکھتے آ رہے۔۔۔اس احساس کے زیرِاثر تو پہلی بار آئیں ہیں ناں۔۔۔"

ارحان نے ڈبیا کھول کر بریسلٹ باہر نکال لیا۔۔۔"میں پہناؤں۔۔۔؟"اس نے معصومیت بھرے انداز سے پوچھا۔۔۔ عریبیہ نے ہنستے ہوئے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔۔وہ بریسلٹ کو کھولتے ہوئے اسے پہنانے لگا۔۔۔"اک تو منہ دکھائی میں دینے کیلئے یہی چار پانچ چیزیں ہیں۔۔۔انگوٹھی ۔۔۔ بریسلٹ۔۔۔چین۔۔۔اگر یہ تینوں نہیں تو ان تینوں کو ملا کر اک سیٹ۔۔۔"وہ بریسلٹ پہنانے کے ساتھ اپنا تجزیہ پیش کر رہا تھا۔۔۔"اس لئے میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ میرا دیا گیا تحفہ بہت منفرد ہے۔۔۔ہاں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں یہ پل۔۔۔یہ احساس۔۔۔یہ سرائیت کرتا سکون یہ سب بہت منفرد ہے۔۔۔"بریسلٹ پہنانے کے بعد ارحان نے اس کے منہ کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کے ماتھے کا بوسہ لیتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر دیں۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی تھی۔۔۔وہ بوسہ دینے کے بعد پیچھے ہو گیا۔۔۔

"ارحان۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ اس سے نظریں چراتے اٹھنے لگا مگر عریبیہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"آپ رو رہے ہیں۔۔۔؟"وہ فکر مند ہونے لگی تھی۔۔۔"بتائیں تو ہوا کیا ہے۔۔۔؟"اس نے اس کے منہ کو ہاتھ بڑھا کر خود کی جانب کیا تھا۔۔۔وہ کچھ پل نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔"بیہ۔۔۔اس رات تم نے میری جان نکال دی تھی۔۔۔"

عریبیہ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی کہ وہ کس رات کی بات کر رہا ہے۔۔۔"مجھے اک پل کو لگا میں نے تمہیں کھو دیا ہے۔۔۔مجھے لگا تم مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جا چکی ہو۔۔۔میں اس رات کے بعد سے بہت ڈر

گیاہوں۔۔۔مجھے تمہارے متعلق بہت سے خدشات نے گھیر لیا ہے۔۔۔اگر تم نے کبھی ممانی والی غلطی دہرائی تو میں روز محشر خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔مجھے یوں کبھی مت چھوڑ کر جانا۔۔۔"اسے رونا نہیں آتا تھا تو پھر عریبیہ کی ہتھیلی کو کس چیز نے نم کیا تھا۔۔۔مجسمہ محبت کے خوف کے زیر سایہ آجانے نے۔۔۔ارحان کی آنکھ سے گرتے آنسو نے اس کی ہتھیلی کو نم کیا تھا۔۔۔وہ اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھ کر کہہ رہا تھا جن سے عریبیہ نے اس کے ہاتھوں کو تھام رکھا تھا۔۔۔عریبیہ نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے اس کی آنکھوں کی نمی کو صاف کیا تھا۔۔۔

"میں کبھی اپنے لئے حرام موت نہیں چنوں گی۔۔۔میں پیچھے رہ جانے والوں کی تکلیف کو جھیل چکی ہوں۔۔۔مجھے احساس ہے یوں چلے جانے سے پیچھے رہ جانے والے نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں۔۔۔وہ زندگی اور موت کے بیچ کہیں معلق ہو جاتے ہیں۔۔۔مجھ پر یہ ظلم ہوا ہے۔۔۔میں کسی اور پر یہ ظلم ہونے نہیں دوں گی۔۔۔"

"اور اگر کبھی۔۔۔کہیں آگے جا کر ہم ساتھ نہ چل سکے۔۔۔؟"وہ اس کا اندازہ کرنا چار ہا تھا۔۔۔۔

"تب بھی نہیں۔۔۔یہ جان اللہ کی امانت ہے۔۔۔اسے لوگوں کی ہتھیلی پر رکھ کر پیش نہیں کیا جاسکتا۔۔۔"اس نے اٹل لہجے میں قدرے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔۔۔ارحان نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے لبوں سے لگانے کے بعد اپنی آنکھوں پر رکھ دیا۔۔۔کچھ پل کے بعد اس نے اس کے ہاتھ اپنی آنکھوں پر سے ہٹا دیئے۔۔۔اس نے بغور عریبیہ کو دیکھا جو جائزہ لیتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟" وہ اس کے ہاتھ تھامے بیڈ پر لیٹ گیا اور اس کے ہاتھوں کو عین اپنے دل کے اوپر رکھ لیا۔۔

"آپ تو کہہ رہے تھے آپ کو رونے کا طریقہ نہیں آتا۔۔"

"اور تم نے کہا تھا رونے کا کوئی طریقہ نہیں ہوتا۔۔ ٹھیک کہا تھا۔۔" اس نے توقف کیا۔۔" جب قسمت میں رونا لکھا ہو نا تو خود ہی رونے کا طریقہ آ جاتا ہے۔۔۔ قسمت خود ہی چیخیں نکلوا نکلوا کر رلا دیتی ہے۔۔" وہ کہہ کر ہنس دیا۔۔

"آپ کو نہیں لگتا آپ تھوڑے سے عجیب ہیں۔۔" اس نے روانی میں کہا۔۔ ارحان نے اسے گھورا۔۔

"اک بات طے کرتے ہیں۔۔ دیکھو تمہیں تعریف نہیں کرنی آتی ناں۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ مگر تم نے تعریف کرنے کو شش بھی نہیں کرنی۔۔ میں نے اندازہ لگایا ہے پتا نہیں تمہاری تعریف کرنے پر اتنی خوشی ہو نہ ہو مگر یہ جو تم تعریف کرنے کی کوششوں میں بندے کی اچھی خاصی تباہی لگا دیتی ہو نا یہ بہت زور کی لگتی ہے۔۔"

عریبہ نے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ واپس لئے تھے۔۔ "میں سنجیدہ تھی۔۔"

"چلو یہ تو اور بھی تشویش کی بات ہے۔۔" اس نے اپنی ہنسی ضبط کی مگر پھر اس کی ناراضگی کو بڑھتا دیکھ کر اس نے واپس سے اس کے ہاتھ تھام لئے۔۔ "اچھا بتاؤ۔۔ کیوں عجیب لگتا ہوں۔۔"

"آپ گھر میں بالکل ہی مختلف انسان ہوتے ہیں اور باہر بالکل مختلف۔۔۔گھر میں ہنسی مذاق کرتے ہیں۔۔۔نرم مزاج لگتے ہیں مگر اس دن باہر۔۔۔میں نے اس دن آپ کا غصہ دیکھا ہے۔۔۔اور مجھے اندازہ ہوا میں تو ایبنوی آپ سے ڈرتی رہی۔۔۔"اس کی بات کے برعکس اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔۔۔

"کیا یہ اچھی بات نہیں ہے۔۔۔اک مرد کو نرم صرف اپنے گھر کی دنیا میں ہونا چاہیئے۔۔۔اسے صرف اپنے گھر کی عورتوں کے سامنے جھکنا آنا چاہیے۔۔۔باہر کی دنیا میں اگر نرم مزاج ہو گا تو اپنی گھر کی عورتوں کا تحفظ نہیں کر پائے گا۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے عریبیہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"آپ مسکراتے ہیں تو ارد گرد کی چیزوں کا اثر زائل ہونے لگتا ہے۔۔۔"وہ اس کی مسکراہٹ میں کھوئی بولی تھی۔۔۔وہ ہنس دیا۔۔۔"بیہ یہ تمہاری طرف سے پہلا اظہار ہے جو اظہار لگا ہے بے عزتی نہیں۔۔۔"

عریبیہ اس کی بات پر سر جھٹکتی ہنستی چلی گئی۔۔۔

"ویسے میں تمہاری منہ دکھائی میں کچھ اور لے کر آیا تھا۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"ارحان اس کا ہاتھ تھامتا اٹھ کھڑا ہوا اور اسے لئے لاؤنج میں آ گیا۔۔۔اسے صوفے پر بٹھا کر وہ خود فریج کی جانب چلا گیا۔۔۔جب واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں دو آئسکریم کپ تھے۔۔۔"پیشاوری آئسکریم۔۔۔"اس نے عریبیہ کا کپ اس کی جانب بڑھا دیا اور خود نیچے رکھے فلور کشن پر بیٹھ گیا۔۔۔عریبیہ نے مسکراتے ہوئے اپنا کپ پکڑ لیا۔۔۔"یہ تحفہ کچھ منفرد ہے۔۔۔"

وہ اس کی آئسکریم اس کو دینے کے بعد اپنی آئسکریم کو چمچ میں بھرنے لگا جب عریبیہ بولی۔۔۔"ارحان۔۔۔"

"کیاہوا۔۔۔؟"

"ہم رباب کو آؤٹ کر رہے ہیں۔۔۔"اس نے دکھ سے کہا تھا۔۔۔

ارحان کا منہ کی جانب جاتا ہاتھ رک گیا۔۔۔"عریبیہ۔۔۔"وہ بدمزہ ہوا تھا۔۔۔"فکر نہیں کرو اس کی بھی فریج میں پڑی ہے صبح کھالے گی۔۔۔۔"

"مگر ہم شروع سے اک ساتھ آئسکریم کھاتے آئیں ہیں۔۔۔"

"اب اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ ساری زندگی ساتھ کھائیں گے۔۔۔"

"مگر جب تک وہ یہاں ہے تب تک تو ساتھ کھا ہی سکتے ہیں۔۔۔"

"تو تم کیا اب اسے یہاں سے جلدی رخصت کروانے کے چکر میں ہو۔۔۔؟"اس نے ستے ہوئے چہرے سے کہا۔۔۔عریبیہ کا منہ بنا تھا۔۔۔

"یار تم اتنی فیملی آرئینٹڈ کیوں ہو۔۔۔؟"وہ کہنے کے بعد وہاں سے اٹھتا اپنے کمرے میں موبائل لینے بڑھ گیا تھا۔۔۔اور پھر اس کی کال کے ٹھیک ایک منٹ بعد رباب نیچے تھی یوں جیسے وہ پہلے سے ہی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔

اگلی دوپہر صدف صاحبہ بیٹھی اپنا کوئی کوکنگ شو دیکھ رہی تھیں جب رباب ان کے پاس آکر بیٹھی۔۔۔

"میں آپ کے کمرے میں گئی تھی صفائی کروانے۔۔۔مگر ماشاءاللہ سے وہاں نو بیاہتا جوڑا پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے۔۔۔"

صدف ہنس دیں۔۔۔"ہاں صبح میں عریبیہ میرے پاس آگئی تھی پھر وہیں سو گئی۔۔۔ارحان اس کو دیکھنے آیا تو خود بھی وہی سو گیا۔۔۔"

"میں تو خوش تھی کہ چلو اب اس عربیہ کی بچی کی شادی ہو گئی ہے تو یہ اب اپنے پورشن میں جائے گی اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ گزارنے کو کچھ وقت ملے گا۔۔۔"

"رباب اب تم اس کی نند نہ بننے لگ جانا۔۔۔اور زرا اب ان دونوں میاں بیوی کو آپس میں وقت گزارنے دو۔۔۔"وہ رات والی بات کا حوالہ دے رہی تھیں اسی دوران عریبیہ اٹھ کر آگئی اور صوفے کے اوپر پاؤں رکھتے ان کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔نیند ابھی بھی آنکھوں سے رخصت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

رباب نے فوراً سے اس کی جانب ہاتھ کا اشارہ کیا تھا۔۔۔"ایسے۔۔۔ایسے یہ دونوں میاں بیوی آپس میں وقت گزاریں گے۔۔۔"

"اچھا چلو اب اٹھو۔۔۔سکینہ کو بولو ناشتہ لگائے اور پھر بھائی کو اٹھاؤ۔۔۔"

"وہ اٹھے گئے ہیں۔۔۔اور آپ نے ابھی تک ناشتہ کیوں نہیں کیا۔۔۔"وہ مندی مندی آواز سے کہہ رہی تھی۔۔۔

"بس تم لوگوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔اب کرتے ہیں۔۔۔"

"یار آپ اٹھا دیتیں۔۔۔"

"ہاں رات کو نند نے جگائے رکھا ہے اور صبح میں ساس آواز دے دیتی۔۔۔"وہ ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگاتی رباب کو طنز کرنا نہیں بھولی تھیں۔۔۔

"یاراماں میں خود نہیں گئی تھی۔۔۔یہ اس نے مجھے کال کی تھی۔۔۔"اس نے اندر داخل ہوتے ارحان کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔

"بیہ نے کہا تھا۔۔۔ورنہ آپ جانتی ہیں میں تو کبھی اپنے اور اپنی بیوی کے وقت میں کسی کی شراکت برداشت نہ کروں۔۔۔"صدف صاحبہ کی ناراضگی کے سبب وہ فوراً سے بولا۔۔۔

"پھوپھو ارحان آئسکریم لے آئے تھے ناں۔۔۔اور اب رباب کو آؤٹ تو نہیں کر سکتے تھے ناں۔۔۔"

"عریبیہ۔۔۔اس میں آؤٹ کرنے والی کیا بات ہے۔۔۔؟تم دونوں اب اس کو ہر وقت ساتھ لئے تو نہیں گھوم سکتے ناں۔۔۔اور ویسے بھی اب تم دونوں کو اک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے یہ ساس نند کو نکال دو بیچ میں سے۔۔۔"

"یار پھوپھو۔۔۔چوبیس گھنٹوں میں سے پانچ منٹ۔۔۔یاں آدھے گھنٹے سے کیا ہو جاتا ہے۔۔۔اب زندگی کے اتنے اچھے باب کی شروعات دل تنگ کر کے تو نہیں کی جا سکتی ناں۔۔۔اور ارحان کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔"اس نے اپنی ہنسی دبائے ارحان کو دیکھا۔۔۔جس کو مسئلہ ہی مسئلہ تھا۔۔۔صدف صاحبہ نے ارحان کی جانب دیکھا۔۔۔اس نے پہلے سامنے بیٹھی اپنی بیوی کو اور پھر اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔۔"جی بیہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔۔"

"اگر تم نے اپنی بیوی کی طرفداری کرنی ہی ہے تو کم سے کم ڈھنگ سے تو کرو۔۔۔جتنے مرے لہجے میں تم کہہ رہے ہو ماں تو کیا میں بھی یقین نہ کروں۔۔۔"رباب نے ارحان پر چوٹ کی۔۔۔اس نے رباب کی بات کو نظرانداز کئے عریبیہ کی کرسی کو تھوڑا سا کھینچ کر پیچھے کرتے ہوئے اس کیلئے جگہ بنائی۔۔۔جب وہ

بیٹھ گئی تو وہ بھی اپنی کرسی کھینچتا اس پر بیٹھ گیا۔۔۔ان دونوں کے چہروں پر مسکان تھی۔۔۔طمانیت تھی۔۔۔دونوں کے چہرے دمک رہے تھے۔۔۔سفید رنگت زردی مائل تاثر لئے ہوئے تھی۔۔۔صدف صاحبہ نے بغور ان دونوں کے چہروں پر سکون کا ذخیرہ دیکھا۔۔۔ان کے چہروں کی دمک خیرہ کر رہی تھی۔۔۔

"ربی۔۔۔"انہوں نے عریبیہ سے کہا۔۔عریبیہ نے ان کی جانب سر اٹھایا۔۔۔

"جی پھوپھو۔۔۔"

"کیا اب بھی کہو گی ہائے پھوپھو یہ کیا ہو گیا۔۔۔"انہوں نے کہا تو بشمول عریبیہ کے سبھی کے قہقہے ہواؤں کے سنگ جھومتے چلے گئے۔۔۔

ختم شد

اس ناول میں صدف صاحبہ کا کردار میں نے اپنی پھوپھو سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔۔۔یہ کہنا ہر گز غلط نہیں ہو گا کہ اس کہانی کو تخلیق اور لکھا ہی میں نے اپنی پھوپھو کیلیئے ہے۔۔۔سبھی کردار تخلیقی ہیں۔۔۔کہانی بھی تخلیقی ہے۔۔۔اس کہانی کو لکھنے کا اک مقصد معاشرے میں پروان چڑھتے اس تاثر کے سامنے رکاوٹ بننا ہے جن میں ہمیشہ پھوپھو کا کردار منفی دکھایا جاتا ہے۔۔۔مجھے نہیں پتا آیا سب کی پھوپھیاں ایسی ہی ہوتیں ہیں یاں صرف میری پھوپھو ایسی تھیں۔۔۔مگر مجھے محبت جیسے احساس سے روشناس کروانے والی میری پھوپھو ہی تھیں۔۔۔کچھ لوگ گلاب کے پھول کی مانند ہوتے ہیں وہ دنیا سے چلے بھی جائیں تب بھی اپنی

kahanifreak.com

خوشبو چھوڑ ہی جاتے ہیں۔۔۔امید کرتی ہوں آپ کو اس ناول کو پڑھ کر مزہ آئے گا اور امید کرتی ہوں آپ میری پھوپھو کیلئے دعا کرنا نہیں بھولیں گے۔۔۔

kahanifreak.com